Presented by: https://jafrilibrary.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

انتخاب واختصار

علل الشرائع

احکامات الٰہی کا فلسفہ اوران کے اسباب ووجوہات
پر محمدؐ وآل محمدؐ کے ارشادات

تحقیق

شیخ اکبر حضرت شیخ صدوقؒ

انتخاب واختصار

مفسر قرآن: ڈاکٹر محمد حسن رضوی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے۔
انت کی
اس کا
ں۔

25-3-09

برائے ایصال ثواب

محترم بزرگ مرحوم

جناب روشن علی محمد حسین لدھو بھائی

پیش کش

جناب رضا لدھو بھائی صاحب

جناب عباس لدھو بھائی صاحب

جناب شبیر لدھو بھائی صاحب

جناب حسین لدھو بھائی صاحب

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: علل الشرائع
ترتیب وتالیف: ڈاکٹر سید محمد حسن رضوی
صفحات: 112
تعداد: 1000
قیمت: 70روپے
ناشر: اکیڈمی آف قرانک اسٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ
کمپوزنگ: اے کیو ایس گرافکس 0334-3665915
مطبوعہ: النجف پرنٹرز و پبلشرز

ملنے کا پتہ
[illegible] پرنٹرز و پبلشرز (فائیو اسٹار مارکیٹنگ)
الف 56 خیابان میر تقی میر رضویہ سوسائٹی، ناظم آباد، کراچی
فون: 021-6701290 موبائل: 0300-2459632

مفسر قرآن
ڈاکٹر محمد حسن رضوی
مصنف: خلاصۃ التفاسیر (۳۰ جلد)

اکیڈمی آف قرانک اسٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ

اب تک کئی کتابیں چھاپ چکی ہے۔ جن کی فہرست منسلک ہے۔
کچھ کتابیں تو بار بار چھپی ہیں اکثر کتابیں مفت ورنہ صرف اخراجات کی حد تک قیمت وصول کی جاتی ہے۔

۱) آیت اللہ سید علی سیستانی صاحب نے سہم امامؑ کا اجازہ عطا فرمایا ہے۔ اس لیے سہم امامؑ سے اعانت کی جاسکتی ہے۔ رسید آیت اللہ کے دفتر سے منگا کر دی جائے گی۔
۲) آپ کے مرحومین کے لیے ایک پہلا صفحہ مختص کیا گیا ہے جس پر ان کا نام چھاپا جائے گا تا کہ اس کا ثواب مرحوم کو ملے اور ان کا نام بھی زندہ رہے
۳) زندہ افراد پیش کش کے طور پر اپنا نام دے سکتے ہیں۔
۴) خدمت دین اور جہاد کی نیت سے بھی اعانت کی جاسکتی ہے۔
۵) ہم ان کتابوں سے دین اسلام اور محمد و آل محمد کا پیغام اور تعلیمات عام کررہے ہیں تعاون فرمائیں۔

اجرکم علی اللہ۔ والسلام مع الاکرام
دعا گو
25.3.09

خطیب، امام جماعت محفلِ شاہِ خراسان کراچی
President : Academy of Quranic studies & Islamic Research

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب واختصار

علل الشرائع

احکامات الٰہی کا فلسفہ اوران کے اسباب ووجوہات
پر محمدؐ وآل محمدؐ کے ارشادات

تحقیق: شیخ اکبر حضرت شیخ صدوقؒ

انتخاب واختصار:

مفسر قرآن: ڈاکٹر محمد حسن رضوی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

شیخ اکبر محقق حضرت شیخ صدوقؒ کا تعارف

ڈاکٹر محمد حسن رضوی

اصل نام محمد بن علی بن الحسن بن موسیٰ بن بابویہ متوفی ۳۸۱ھ یعنی چوتھی صدی ہجری کے عظیم شیعہ محقق اور عالم تھے جو حضرت امام مھدیؑ کی دعا سے پیدا ہوئے۔ عظیم محدث تھے اور علم کلام اور علوم محمدؐ و آل محمدؐ کے مستند عالم تھے، یہ علوم اپنے وقت کے اکابرین سے حاصل کیے۔ ایران کے شہر قم میں پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ ہزاروں طالبان علم کو پڑھایا۔

علوم آل محمدؐ کے بارے میں ۳۰۰ کتابیں لکھیں۔ علماء کی فرمائش پر ''من لا یحضرہ الفقیہ'' لکھی جو شیعوں کی چار فقہ کی بڑی کتابوں میں سے ایک ہے۔ شیخ المشائخ بھی تھے اور مرجع تقلید بھی تھے۔ ان کی کتابیں ۹۰۰ سال سے علماء اور فقہاء دونوں میں بے حد مقبول اور مستند مانی جاتی ہیں۔ آج تک ان کی کتابوں کے صحیح ہونے پر کسی معتبر آدمی نے اعتراض نہیں کیا۔ ان کی کتابوں پر تمام اصحابِ فقہ اور علماء حدیث کا اجماع ہے۔

ان کی بے حد مشہور کتابوں میں یہ کتاب ''علل الشرائع'' ایک منفرد بے مثال کتاب ہے۔ اس میں شرعی احکامات کے وہ اسباب بتائے گئے ہیں جو جناب رسولؐ خدا نے فرمائے اور ائمہ اہلبیتؑ نے نقل فرمائے۔

ان کی کتاب ''من لا یحضرہ الفقیہ'' کتب اربعہ میں سے ایک کتاب ہے۔ اس کتاب سے احکام شریعت اخذ کئے جاتے ہیں۔

ان کی ایک کتاب ''کمال الدین و تمام النعمہ'' ہے جو حضرت امام مھدیؑ کی معرفت اور غیبت پر

ہے۔ یہ اس موضوع پر سب سے معتبر کتاب ہے۔ اس میں امام عصرؑ کی شخصیت معرفت اور غیبت پر بحث کی گئی ہے۔ اور مخالفین کے شبہات کا جواب دیا گیا ہے۔ ائمہ اہلبیتؑ کی امامت اور حضرت امام مھدیؑ کی غیبت کو قرآن اور حدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔

شیخ صدوقؒ نے تقریباً ۳۰۰ کتابیں لکھی تھیں۔ اس طرح شیعہ قوم کو علمی اعتبار سے انہوں نے مفلس نہیں چھوڑا۔

کتاب خصال میں اعلیٰ ترین اور بدترین اخلاقی صفات پر عدد کے لحاظ سے احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ اس طرح تقریباً تمام اعلیٰ اخلاقی عادات اور بدترین عادات دونوں کا بیان ہو جاتا ہے اور ان کے آخری نتائج بھی سامنے آجاتے ہیں۔

مجھے معلوم ہے کہ لوگ بڑی بڑی کتابوں کے پڑھنے سے بے حد گھبراتے ہیں۔ اس لیے میں نے کتاب خصال سے بے حد اہم ترین احادیث کا انتخاب کر کے اسناد کو حذف کر کے ان کو بے حد آسان زبان میں ترجمہ کیا اور بہت ہی ضروری مقامات پر اکثر بریکٹ میں تشریحات لکھیں، تا کہ عام آدمی اس کتاب سے اچھی طرح سے استفادہ کر سکے اور اخلاقیات اسلامی کی روح کو سمجھ کر خود کو ان کے سانچے میں ڈھال سکے۔ اچھی بری عادتوں کے نتائج کو خوب سمجھ کر اپنی دنیا اور آخرت کو بنا سکے۔

آخر میں خداوند عالم سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ صرف اپنی رحمت عامہ اور محمدؐ و آل محمدؐ کے حقوق کے واسطے اور صدقے میں اس ناقص عمل کو قبول فرمائے۔

؎ گر قبول فتد زہے عز و شرف

خدا کرے کہ اور یہ کتاب علومِ محمدؐ و آل محمدؐ کو عام کرنے میں مددگار ثابت ہو

؎ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آگ کو کیوں پوجا جانے لگا؟

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب آدم کے بیٹے قابیل نے دیکھا کہ آگ نے اس کے بھائی ہابیل کی قربانی کو آسمان سے اچانک اتر کر جلا دیا (جس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا نے ہابیل کی قربانی قبول فرمائی اور قابیل کی قربانی قبول نہ فرمائی) تو ابلیس نے قابیل سے کہا کہ یہ اس لیے ہوا کہ ہابیل آگ کو پوجتا تھا۔ اس لیے آگ نے ہابیل کی قربانی کو جلا دیا۔ اس پر قابیل نے آگ کو خدا مان کر اس کو پوجا تا کہ پھر آگ میری قربانی (جلا کر) قبول کر لے۔ نتیجتاً اس کو خدا کی معرفت نصیب نہ ہوئی اور خود اس کی تمام اولادیں آگ کو پوجنے لگیں (وہ احمق یہ نہ سمجھا کہ قربانی خدا قبول فرماتا ہے اور وہی خدا آگ بھیج کر اس کو جلا دیتا ہے تاکہ لوگ جان لیں کہ خدا نے یہ قربانی قبول کر لی۔ آگ اور تمام قدرتی وسائل خدا کی دین ہیں اور یہ تمام فطری قوتیں از خود کوئی اختیار نہیں رکھتیں۔ بلکہ خدا کے حکم کی تابع ہیں)

(جناب رسولؐ خدا روایت امام جعفر صادقؑ)

خدا نے مخلوقات کو کیوں پیدا کیا؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ''خدا نے مخلوقات کو بے مقصد نہیں پیدا کیا۔ بلکہ ان کو اپنی قدرت کے ظاہر (ثابت) کرنے کے لیے پیدا کیا تا کہ لوگ خدا کی قدرت کو جان لینے کے بعد خدا کی اطاعت کریں اور خدا کو خوش کرنے کی کوششیں کریں۔ خدا نے مخلوقات کو اپنے فائدہ حاصل کرنے یا اپنے کسی نقصان سے بچنے کے لیے نہیں پیدا کیا۔ بلکہ اس لیے پیدا کیا تا کہ خدا لوگوں کو فائدے پہنچائے اور ان کو ابدی (سرمدی حقیقی) نعمتوں تک پہنچا دے۔

خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کو وحی کی کہ ''وہ صرف میری عبادت (غلامی۔ اطاعت) کریں اور جنت کو انہیں اطاعت کرنے والوں کے لیے پیدا کیا، جو میرے رسولوںؐ کی پیروی کریں گے۔۔ غرض میں تم لوگوں کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہارا امتحان لوں اور دیکھوں کہ میری اطاعت کے لحاظ سے تم میں کون سب سے بہتر ہے؟ صرف اسی لیے میں نے دنیا آخرت، زندگی موت، اطاعت معصیت اور جنت وجہنم کو پیدا

کیا ہے۔ اسی امتحان کے لیے میں نے تقدیروں کا فیصلے کیے تا کہ لوگوں کے رنگ شکلیں، جسم، روزیاں الگ الگ رکھوں، تا کہ جب کوئی صحتمند کسی بیمار کو دیکھے تو میرا شکر ادا کرے اور بیمار مجھ سے صحت کی دعا کرے اور میرے امتحان پر صبر کرے تا کہ میں اسے اجر عطا کروں۔ جب کوئی امیر کسی فقیر کو دیکھے تو میری تعریف اور شکر ادا کرے اور جب کوئی فقیر کسی دولتمند کو دیکھے تو مجھ سے دعا کرے۔ اس طرح کوئی مومن کسی کافر منکر کو دیکھے تو میری حمد وشکر کرے کہ میں نے اس کو ہدایت عطا کی۔۔

غرض میں اللہ ہوں۔ میں پوری قدرت رکھتا ہوں کہ اپنی تقدیر اور تدبیر کو نافذ کروں۔ پھر جو چاہوں بدل دوں۔ جس کام کو چاہوں پہلے کروں اور جس کام کو چاہوں دیر سے کروں۔ مجھ سے پوچھنے والا کوئی نہیں، لیکن میں اپنے بندوں سے ان کے کاموں کا حساب لوں گا۔''

(حدیث قدسی از جناب رسولؐ خدا بروایت امام جعفر صادقؑ)

(کیونکہ خدا جو کام بھی کرے گا اپنے علم رحم اور عدل کی وجہ سے درست ہی کرے گا۔ رہے ہم، تو ہم پیدا ہی امتحان کے لیے کئے گئے ہیں اس لیے ہمیں اپنے کاموں کا حساب دینا ہوگا)

کیا لوگ فنا کے لیے بنائے گئے ہیں؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ''نہیں ہم لوگ ہمیشہ باقی رہنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ہم بھلا کیسے فنا ہو سکتے ہیں جب کہ خدا نے ہمارے ہی لیے جنت کو بنایا ہے جو کبھی فنا نہ ہوگی۔ ہاں یہ ضرور ہوگا کہ ہم دنیا سے سفر کر کے دوسرے گھر کی طرف چلے جائیں گے۔۔۔''

خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے کہ ''میرے بندے کا کوئی عمل اس کو مجھ سے اتنا قریب (پسندیدہ) نہیں کرتا جتنا اس کا ان فرائض کو ادا کرنا مجھ سے قریب کرتا ہے جو میں نے اس پر فرض کئے ہیں اور جو بندہ مجھ سے مسلسل دعائیں مانگتا ہی رہتا ہے، تو میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں (کیونکہ اس طرح وہ مجھے اپنا پالنے والا مالک مان لیتا ہے) اور جس شخص سے میں محبت کرتا ہوں، اس کے کان، آنکھ، ہاتھ بن جاتا ہوں (یعنی اس کو بے حد اپنے قریب کر لیتا ہوں) پھر جب وہ مجھ سے دعائیں مانگتا ہے تو میں اس کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ وہ جو مانگتا ہے اس کو عطا کر دیتا ہوں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

البتہ میرے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ میری بہت زیادہ عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو روک دیتا ہوں تاکہ کہیں ان میں تکبر نہ پیدا ہو جائے۔ جس کی وجہ سے وہ بالکل برباد نہ ہوں جائیں۔ میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جن کا ایمان دولت پانے پر خراب ہو جاتا ہے۔ ان کو میں دولت زیادہ نہیں دیتا۔ جب کہ کچھ میرے بندے ایسے ہیں کہ اگر انکو دولت نہ دوں اور فقیر کر دوں تو ان کا ایمان خراب ہو جائے گا۔ اس لیے ان کو دولتمند کر دیتا ہوں۔ کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر ان کے جسم کو صحت دے دوں تو ان کا ایمان وعمل خراب ہو جائیگا۔ اور کچھ کا ایمان صحت کے بغیر خراب ہو جاتا ہے۔ اس لیے میں اپنے ہر بندے کا انتظام اس کے دل کا علم رکھتے ہوئے کرتا ہوں۔ کیونکہ میں بے حد علم رکھنے والا اور ہر بات کا جاننے والا ہوں۔

عبادت کی تین قسمیں

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا لوگ تین (۳) قسم کی عبادت کرتے ہیں۔ ایک گروہ خدا سے ثواب حاصل کرنے کی خواہش کی وجہ سے خدا کی عبادت (غلامی، اطاعت) کرتا ہے۔ یہ طمع لالچ (کاروباری) اطاعت ہے۔ دوسرا گروہ جہنم کے خوف کی وجہ سے خدا کی عبادت کرتا ہے۔ یہ غلاموں والی عبادت اور اطاعت ہے۔ لیکن میں اللہ کی محبت کی وجہ سے خدا کی عبادت کرتا ہوں۔ یہ عزت والے لوگوں کی عبادت ہے۔ انہیں لوگوں کے لیے خدا نے فرمایا ہے۔ ''ایسے لوگ قیامت کے خوف اور دہشت سے بے خوف ہوں گے'' (القرآن سورۃ نمل ۸۹) (جناب رسولؐ خدا بروایت امام جعفر صادقؑ)

انسان کی غرضِ تخلیق؟

خدا فرماتا ہے ماخلقت الجن والانس الالیعبدون (یعنی) میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر صرف اس لیے کہ وہ میری عبادت (غلامی، عاجزانہ مکمل اطاعت) کریں (القرآن سورہ الذاریات:۵۶)

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: خدا نے ان سب کو اس لیے پیدا کیا تاکہ یہ لوگ وہ کام کریں جن کی وجہ سے وہ لوگ خدا کی رحمتوں اور بخششوں کے مستحق بن جائیں، تاکہ پھر اللہ ان پر رحم کرے۔ (اور وہ کام

خدا کی عملاً اطاعت کرنا ہے)

حضرت آدمؑ کا نام آدمؑ کیوں رکھا گیا؟

آدمؑ کا نام آدمؑ اس لیے رکھا گیا کہ وہ ادیم یعنی زمین کی چمڑی، سطح یعنی زمین کے اوپر کی مٹی سے پیدا کئے گئے۔ (امام جعفر صادقؑ)

انسان کا نام انسان اس لیے رکھا گیا

کہ انسان کو نسیان ہوتا ہے۔ یعنی وہ بھول بھول جاتا ہے۔ اسی لیے خدا نے فرمایا ''اور ہم نے آدم سے عہد لیا تھا (کہ وہ شیطان کی بات نہ مانیں گے) مگر وہ اسے ''بھول'' گئے'' (القرآن سورۃ طٰہ ۱۱۵)

(امام جعفر صادقؑ)

اللہ نے آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے اس لیے پیدا کیا

تاکہ لوگ خدا کی قدرت کے کمال کو جان لیں کہ اگر خدا چاہے تو انسان کو بغیر ماں باپ کے پیدا کر دے۔ اور خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو صرف ماں سے پیدا کیا تاکہ لوگ جان لیں کہ خدا چاہے تو بغیر باپ کے انسان کو پیدا کر دے۔ اور تمام انسانوں کو ماں باپ سے پیدا کیا تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(بقول امام جعفر صادقؑ)

اللہ نے اس لیے روحوں کو جسموں میں ڈالا

کہ اللہ کو علم تھا کہ ارواح جن کو بلند رجہ حاصل ہے، اگر اپنے حال میں چھوڑ دی جائیں گی تو یہ روحیں اللہ کو چھوڑ کر خود اللہ ہونے کا دعویٰ کرنے لگیں گی۔ اس لیے خدا نے ان پر رحم کرتے ہوئے ان کو بدن میں ڈال دیا تاکہ یہ ایک دوسرے کی محتاج ہوں۔۔ پھر ان میں اپنے رسولؐ بھیجے تاکہ ان کی ہدات پا کر اللہ کی بندگی غلامی اور اطاعت کریں۔

پھر بدن میں رہتے ہوئے روزی کمانے میں مصروف ہوں تاکہ ان ارواح کو معلوم ہو جائے کہ یہ خود

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

پالنے والی مالک نہیں ہیں، بلکہ کوئی اوران کا پالنے والا مالک خدا ہے۔ یہ خود مربوب ہیں، یعنی خدا ان کو پال رہا ہے۔ یہ جان لیں کہ یہ خود اپنی خالق مالک نہیں ہیں۔ اس لیے خدا کی عبادت اور اطاعت میں لگ جائیں۔ تا کہ وہ ابدی دائمی سرمدی جنت کی نعمتوں کی مستحق بن جائیں اور خدا کی سزاؤں کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے بچیں تا کہ خدا کی سزا کی مستحق نہ بنیں۔ (بقول امام جعفر صادقؑ)

عورت کا نام نساء اس لیے رکھا گیا

کہ حضرت آدمؑ کا مونس حوّا کے سوا کوئی اور نہ تھا۔ (امام جعفر صادقؑ)

نوٹ: مونس انس سے نکلا ہے جس کے معنی جس سے انس اور محبت ہو۔ اس لیے عورت کو نساء کہتے ہیں کہ مرد کو اس سے محبت ہوتی ہے۔

آدم کی نسل کس طرح چلی؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خداوندِ عالم اس بات سے کہیں بلند پاک اور برتر ہے کہ تمام انسانوں انبیاءؑ اور مسلمانوں کی نسل حرام سے چلائے۔ کیا خدا میں اتنی قدرت نہ تھی کہ لوگوں کو حلال طریقے سے پیدا کرے؟ جب کہ اس نے خود لوگوں سے حلال کاموں کا عہد لیا ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ آدم کی نسل ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کی آپس میں شادی سے چلی، یہ بالکل غلط ہے۔ خدا نے کچھ حوریں بھیج کر ان کی شادیاں حضرت آدمؑ کے بیٹوں سے کیں)

امام نے فرمایا کہ اللہ نے جمعرات کے دن بعد عصر ایک حوریہ نازل کی اور آدم کو حکم دیا کہ اس کا نکاح اپنے بیٹے شیث سے کردو۔ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ بھائی بہن کی شادی ہوئی اور اس سے آدم کی نسل چلی یہ غلط ہے (خدا کی پناہ، معاذ اللہ) (امام جعفر صادقؑ)

اصل بات؟

جب خدا نے حضرت آدم کو مٹی سے پیدا کیا تو ایک نئی مخلوق ان کے لیے پیدا کی۔ کیا خدا کو اتنی قدرت

نہ تھی کہ حوا کو آدم کی پسلی کے علاوہ کسی اور چیز سے پیدا کرتا؟ خدا نے اس نئی مخلوق (حوا) کو پیدا کر کے آدم کے پہلو میں لٹا دیا۔ جب آدمؑ کی آنکھ کھلی تو خدا نے حوا کو حکم دیا کہ آدمؑ سے دور ہو جاؤ۔ جب آدم نے اس خوبصورت مخلوق کو دیکھا تو آدمؑ نے خدا سے پوچھا کہ یہ خوبصورت مخلوق کون ہے؟ اس کی قربت اور اس کو دیکھنا مجھے انس اور سکون دیتا ہے۔ خدا نے فرمایا یہ میری کنیز حوا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ رہے؟ آدم نے کہا ہاں جب تک میں زندہ رہوں گا، تیرا شکریہ ادا کرتا رہوں گا۔ خدا نے فرمایا اگر ایسا ہے تو تم مجھ سے حوّا کے لیے درخواست کرو۔ آدمؑ نے خدا سے کہا میں حوّا کے لیے پیام دیتا ہوں۔ خدا نے فرمایا میری مرضی یہ ہے کہ تم اس کو دین کی باتیں سکھاؤ۔ میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا ہے۔ آدمؑ نے حوا سے کہا میرے پاس آؤ۔ حوا نے کہا نہیں، تم میرے پاس ادھر آؤ۔ خدا نے حکم دیا کہ آدمؑ اٹھو اور تم خود حوا کے پاس جاؤ۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو عورتیں مردوں کو اپنے لیے پیام دیا کرتیں۔ (امام جعفر صادقؑ)

فضیلت کا معیار اور حضرت آدمؑ کی فضیلت

اللہ نے زمین (مٹی) کو نباتات (پودوں) سے کم درجہ پیدا فرمایا۔ نباتات کو زمین سے افضل قرار دیا۔ پھر حیوانات کو نباتات سے افضل قرار دیا۔ پھر انسان یعنی حیوان ناطق (عقل والی زندہ مخلوق) کو حیوانات سے افضل بنایا۔ پھر علم والے انسان کو دوسرے انسانوں پر فضیلت دی۔ اور عالم پر اپنی حجت (مراد نبی اور امام) کو فضیلت دی۔ اسی لیے جو آدمی اپنی خواہشات پر قابو رکھے اور خود کو برائیوں سے روک لے اور اس طرح جو اس امتحان میں کامیاب ہو جائے، وہ ان سب سے افضل ہے جو نفس پر قابو نہیں پا سکتے۔

پھر خدا کی جو حجت (رسول اور امام) ہے وہ ان سب سے افضل ہے جن پر خدا نے اس کو اپنی حجت (دلیل) بنایا ہے۔ مثلاً آدم جو تمام ملائکہ پر خدا کی حجت تھے، اس لیے اللہ نے آدم کو تمام ملائکہ پر فضیلت دی۔ کیونکہ ان کو خدا نے وہ علم دیا جو کسی دوسرے کو نہیں دیا، تا کہ ملائکہ جان لیں کہ یہ اللہ کا خاص بندہ ہے۔ اس لیے وہ ملائکہ سے افضل ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

فضیلتوں کی یہ ترتیب خدا کی طرف سے ہے۔ جو اس کے خلاف سوچے گا، وہ مذہب کا دشمن ہے۔ پھر یہ سارا شرف اور فضیلتیں حضرت محمدؐ پر پہنچ کر ختم ہوئیں۔ اس لیے وہ آدم اور تمام انبیاء کرامؑ کے وارث ہیں (اس لیے وہ سب سے افضل ہیں) (امام جعفر صادقؑ)

نوحؑ کا نام نوح اس لیے رکھا گیا

کہ ان کا اصل نام عبدالغفار تھا۔ کیونکہ وہ (اپنی قوم کے کرتوت اور) اپنی حالت پر نوحہ کرتے تھے۔ اس لیے ان کا نام نوح پڑ گیا۔ (امام جعفر صادقؑ)

نوحؑ کا نام عبدالشکور (بے حد شکر کرنے والا بندہ) اس لیے پڑا

کہ وہ رات دن یہ دعا پڑھتے تھے ''اے میرے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ ہر صبح اور ہر شام جو دین و دنیا کی نعمتیں مجھے ملی ہیں، جو راحت و سکون و عافیت مجھے ملتی ہے، وہ سب تیری عطا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں تیری عطاؤں پر تیری تعریف کرتا ہوں۔ تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ شکریہ صرف اس لیے ہے کہ تو مجھ سے خوب اچھی طرح سے راضی ہو جائے۔ (بقول امام محمد باقرؑ)

نوحؑ کا بیٹا کیوں نوحؑ کا اہل نہ رہا؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا نوحؑ کا بیٹا نوحؑ کا فرزند تھا۔ مگر جب اس نے دین کے معاملے میں حضرت نوحؑ کی مخالفت کی، تو خدا نے فرما دیا کہ یہ تیرا اہل نہیں ہے۔ (معلوم ہوا کہ جو شخص اولادِ رسول سے ہو مگر دین کا قولاً یا عملاً پیروکار نہ ہو وہ اس گروہ سے خارج ہے)

نجف کا نام نجف اس لیے پڑا کہ

نجف پہلے ایک بڑا پہاڑ تھا۔ مگر جب نوحؑ کے بیٹے نے کہا کہ میں اس پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا اور یہ پہاڑ مجھے خدا کے عذاب سے بچالے گا۔ تو خدا نے اس سب سے بڑے پہاڑ نجف سے کہا کہ کیا تو اس کو میرے عذاب سے بچالے گا؟ پہاڑ یہ بات سن کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور کربلا سے شام تک ریت بن کر پھیل گیا۔

پھر وہ ایک بڑا سمندر بن گیا۔ پھر وہ جف (یعنی خشک) ہو گیا۔ جب سمندر تھا تو اس سمندر کا نام بحرنی تھا یعنی چربی کا سمندر۔ اس لیے لوگ اس کو نی، جف کہنے لگے۔ آخر کار نجف نام ہو گیا کیونکہ نجف بولنا آسان تھا۔ (بقول امام جعفر صادقؑ) (نی اور جف مل کر نجف نام ہو گیا نی کے معنی سمندر اور جف کے معنی خشک)

اللہ نے کیوں زراعت اور گلہ بانی کو پسند فرمایا؟

خدا نے انبیاءؑ کے لیے زراعت اور گلہ بانی کو اس لیے پسند فرمایا تا کہ وہ لوگ کسی بھی کام کے کرنے کو برا نہ سمجھیں (زراعت اور گلہ بانی کے سلسلے میں ہر کام کرنا پڑتا ہے) (امام جعفر صادقؑ)

خدا نے اس لیے ابراہیمؑ کو خلیل (اپنا خاص دوست) بنایا

کہ (۱) وہ زمین پر کثرت سے سجدے کرتے تھے

(۲) اس لیے کہ وہ خدا کے سوا کسی سے کچھ مانگنے کبھی نہیں گئے، اور نہ کسی سے کوئی سوال کیا۔

(۳) اور وہ کثرت سے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھتے تھے

(۴) اور اس لیے کہ وہ لوگوں کو کھانا کھلاتے اور

(۵) جب لوگ سو جاتے تو نماز شب پڑھتے تھے۔

(۶) جب کسی کو کھانا کھلاتے یا خود کھانا کھاتے تو کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے اور مہمانوں سے بھی پڑھواتے اور جب کھانا کھا چکتے تو الحمدللہ فرماتے۔

ان باتوں کو دیکھ کر جبریلؑ نے کہا واقعاً ابراہیمؑ خدا کے خلیل (خاص دوست) ہونے کے حقدار ہیں۔

(امام جعفر صادقؑ)

حضرت ابراہیمؑ نے کیوں خدا سے دعا کی کہ مجھے دکھا دے کہ کس طرح مُردوں کو زندہ کرے گا؟

اس لیے کہ خدا نے ابراہیمؑ کو اپنے کسی خاص بندے کے پاس بھیجا۔ اس آدمی نے کہا کہ خدا کا ایک

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

بندہ ہے جس کا نام ابراہیمؑ ہے۔ خدا نے اس کو اپنا خلیل (خاص دوست) منتخب کیا ہے۔ ابراہیمؑ نے پوچھا اُس آدمی کی شناخت کیا ہے۔ اس نے کہا "اس کے لیے خدا مردوں کو زندہ کرے گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے یہ جاننے کے لیے کہ کیا وہ بندہ میں ہی ہوں، خدا سے دعا کی کہ میرے لیے مردوں کو زندہ کر دے۔
(امام جعفر صادقؑ)

موت کی حقیقت

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جب خدا نے ابراہیمؑ کی روح قبض کرنے کا ارادہ فرمایا تو ملک الموت کو بھیجا۔ حضرت ابراہیمؑ نے ملک الموت سے کہا کہ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ کوئی دوست اپنے دوست کو مار ڈالے؟ ملک الموت یہ سوال سن کر واپس آ گیا۔ خدا نے ملک الموت سے کہا تم واپس ابراہیمؑ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو" کیا تم نے کہیں دیکھا ہے کہ ایک دوست اپنے دوست سے ملاقات کرنے سے انکار کر دے؟ جب کہ دوست تو دوست سے ملاقات کی تمنا کرتا ہے" (ہم ہیں پیاسے شربت دیدار کے) (جنابِ رسولِ خداؐ)

مرگِ مومن چیست ہجرت سوئے دوست
ترکِ دنیاء اختیارِ کوئے دوست

(اقبالؒ)

یعنی مومن کی موت کیا ہے؟ اپنے دوست کی طرف جانا۔ دنیا کو چھوڑ کر دوست کی گلی میں جا کر ہمیشہ کے لیے رہنا)

وہ سبب جس کی وجہ سے ابراہیمؑ نے موت کو پسند فرمایا

جب ابراہیمؑ نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ جو کچھ وہ کھاتا ہے، منہ سے نکل نکل جاتا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر زندگی ناپسند ہوگئی اور موت پسند آنے لگی۔ (امام محمد باقرؑ)

ملک الموت کی شکل

جب ابراہیمؑ اپنے گھر واپس آئے تو گھر میں ایک بہت ہی خوبصورت شخص کو دیکھا۔ پوچھا کون؟ اس نے کہا میں ملک الموت ہوں۔ ابراہیمؑ نے فرمایا سبحان اللہ! ایسی خوبصورت شکل وصورت کے ہوتے ہوئے تم سے ملاقات کو کون ناپسند کرے گا؟ ملک الموت نے کہا خدا جب کسی بندے کے ساتھ خیر اور بھلائی چاہتا ہے، تو مجھے اس کے پاس اس شکل میں بھیجتا ہے، مگر جب کسی کے ساتھ خدا برائی چاہتا ہے، تو مجھے کسی اور شکل میں بھیجتا ہے۔ پھر شام کے علاقے میں ملک الموت نے ابراہیمؑ کی روح قبض کر لی۔ ان کے بعد حضرت اسماعیلؑ نے وفات پائی۔ جب کہ ان کی عمر ۱۳۰ سال تھی۔ وہ اپنی ماں ہاجرہ کے پہلو میں حجر (کعبہ کے ساتھ) دفن ہوئے۔ (امام محمد باقرؑ)

حضرت یعقوبؑ کا نام اسرائیل کیوں پڑا؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اسرائیل کے معنی اللہ کی قوت کے ہیں۔ حضرت یعقوبؑ بیت المقدس کے خادم تھے۔ جب صبح ہوتی تو قندیلیں بجھاتے۔ ایک دفعہ رات کو دیکھا کہ ایک جن قندیلیں بجھا رہا ہے۔ آپ نے اس جن کو پکڑ کر کوٹھری میں بند کر دیا۔ اس جن کا نام ایل تھا اس لیے حضرت یعقوبؑ کا لقب اسرائیل پڑ گیا۔

کیوں انبیاء اور مومنین پر بلائیں آتی ہیں؟

حضرت علیؑ کی کتاب میں لکھا ہے کہ سب سے زیادہ مصیبتیں انبیاء کرامؑ پر آتی ہیں۔

ان کے بعد ان کے اوصیاء (جانشینوں، اماموں) پر آتی ہیں۔ ان کے بعد مومنین اپنے اچھے اعمال کے مطابق درجہ بدرجہ مصیبتوں سے آزمائے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے دنیا کو مومن کے ثواب دینے اور کافر کو سزا دینے کے لیے نہیں بنایا (بلکہ امتحان لینے کے لیے بنایا ہے) اس لیے جس کا دین کمزور اور عمل ضعیف ہوتا ہے اس کی بلائیں اور امتحانات بھی کم ہوتے ہیں۔ لیکن متقی نیک لوگوں پر

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

بلائیں بارش کے قطروں سے زیادہ تیز اترتی ہیں۔ (امام جعفر صادقؑ)

(ـــــ گزرِ منزلِ تسلیم ورضا مشکل ہے
جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے)

امام نے فرمایا اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر بھی رہے تو بھی اللہ وہاں بھی ایک ایسے آدمی کو ضرور بھیجے گا جو اس کو تکلیف پہنچائے گا تا کہ اللہ اس مومن کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ (امام جعفر صادقؑ)

حضرت علیؑ نے فرمایا میں جب سے پیدا ہوا ہوں مظلوم رہا ہوں۔ کبھی عقیل کی آنکھیں دکھتی تھیں تو وہ چلاتے تھے کہ مجھے نہ چھوڑو، علی کو چھوڑ دو۔ اس لیے لوگ مجبوراً مجھے چھوڑ دیتے تھے۔

حضرت یعقوبؑ کیوں مصیبت میں پڑے؟

امام زین العابدینؑ نے فرمایا ایک دفعہ ایک سائل شبِ جمعہ افطار کے وقت حضرت یعقوبؑ کے دروازہ پر آیا اور کھانا مانگا۔ اس نے کئی مرتبہ کھانا مانگا۔ وہ لوگ اس کو مستحق نہ سمجھے۔ اس لیے کھانا نہ کھلایا۔ آخر رات گئے وہ واپس چلا گیا۔ خدا سے بھوک کی شکایت کی اور بھوکا سو گیا۔ دوسرے دن بھوکے ہی روزہ رکھا اور اللہ کی عبادت میں لگ گیا۔ ادھر یعقوبؑ اور ان کی اولادوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ صبح کو خدا نے وحی کی کہ اے یعقوبؑ! تم اس قابل ہو کہ تم پر مصیبت نازل کروں۔ مجھے سب سے زیادہ پسند وہ ہے جو مسکینوں پر رحم کھائے۔ ان سے قریب رہے اور ان کو کھانا کھلائے۔۔۔۔ میری بلائیں اپنے دشمنوں سے زیادہ جلدی میرے دوستوں کے لیے ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ بات میں ان کے لیے بہتر سمجھتا ہوں۔ اس لیے تم میرے امتحان اور بلاؤں کے لیے تیار ہو جاؤ۔ میرے فیصلے پر راضی رہ کر صبر کرو۔

وہ سبب جس کی وجہ سے یوسفؑ کے صلب سے پھر کوئی نبی نہ ہوا

حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹے حضرت یوسفؑ سے ملنے کے لیے چلے تو سواری سے اتر کر پیدل چلے لیکن حضرت یوسفؑ پیدل چل کر ان کے استقبال کے لیے نہیں بڑھے۔ بلکہ سواری پر بیٹھے رہے کیونکہ شاہی آداب یہی تھے۔

ابھی یہ دونوں گلے ہی مل رہے تھے کہ جبریلؑ نازل ہوئے اور کہا اے یوسفؑ! ایک صدیق نبی پیدل چل کر تمہارے پاس آیا مگر تم اس کے لیے پیدل نہ ہوئے۔ اچھا اپنا ہاتھ پھیلاؤ۔ ان کی ہتھیلی سے ایک نور نکلا۔ حضرت یوسف نے پوچھا یہ کیا ہوا؟ جبریلؑ نے کہا اب تمہاری نسل میں کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ یہ تمہاری سزا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ) (جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے)

حضرت یوسفؑ نے زلیخا سے کیوں نکاح کیا؟

بادشاہ ہو جانے کے بعد زلیخا حضرت یوسفؑ سے ملنے گئیں تو درباریوں نے کہا تم یوسفؑ سے ڈرتی نہیں؟ تم نے ان پر بڑے ظلم کیے ہیں۔ زلیخا نے کہا میں اس سے نہیں ڈرتی کیونکہ یہ جو خدا سے ڈرتا ہے۔

جب زلیخا یوسفؑ کے پاس پہنچی تو کہا۔ اس خدا کی تعریف جو بادشاہوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے غلام بنا دیتا ہے اور غلاموں کو ان کی اطاعت کی وجہ سے بادشاہ بنا دیتا ہے۔

یوسفؑ نے پوچھا میرے پاس کیوں آئی ہو؟ زلیخا نے کہا تمہارے چہرے کا حسن مجھے کھینچ لایا ہے۔

حضرت یوسفؑ نے کہا کاش تم اس نبیؐ کو دیکھتی جس کا نام محمدؐ ہے۔ وہ مجھ سے کہیں زیادہ خوبصورت اور اچھے اخلاق والا ہوگا۔ زلیخا نے کہا تم نے سچ کہا۔

یوسف نے کہا تم کو کیسے معلوم ہوا؟ زلیخا نے کہا تم نے جیسے ہی ان کا نام لیا، ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی۔

اسی وقت خدا نے یوسفؑ پر وحی بھیجی۔ ”کیوں کہ زلیخا محمد مصطفیؐ سے محبت کرتی ہے، اس لیے میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں“ پھر خدا نے یوسفؑ کو حکم دیا کہ زلیخا سے نکاح کرو۔ (امام جعفر صادقؑ)

موسیٰ کا نام موسیٰ کیوں رکھا گیا؟

جس صندوق میں موسیٰ کی والدہ نے موسیٰ کو بند کر کے پانی میں چھوڑا تھا وہ فرعونیوں کو پانی اور درختوں کے درمیان سے ملا تھا۔ اس لیے ان کا نام موسیٰ پڑ گیا۔ کیونکہ قبطی زبان میں پانی کو ”مو“ اور درختوں کو ”سی“ کہتے ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

خدا نے موسیٰؑ سے اس لیے کلام کیا

کہ موسیٰؑ نے خدا سے پوچھا مالک ساری دنیا کو چھوڑ کر تو نے مجھے کیوں چنا؟ خدا نے فرمایا ''میں نے سارے بندوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ میں نے کسی کو تجھ سے زیادہ خود کو میرے لیے ذلیل ہوتا (انکساری کرتا) نہیں پایا۔ موسیٰؑ جب تم نماز پڑھتے ہو تو اپنے دونوں رخسار تک زمین پر بچھا بچھا دیتے ہو۔

میں نے اپنی ساری مخلوق پر گہری نگاہ ڈالی، تو مجھے تم سے زیادہ میرے لیے تواضع کرنے والا (میری عزت کرنے اور میرے لیے جھکنے والا) کوئی نہ ملا۔ اس لیے میں نے تم کو منتخب کیا۔ امامؑ نے فرمایا موسیٰؑ جب نماز پڑھتے تھے تو اپنا دایاں بایاں رخسار زمین سے ملائے بغیر نہ اٹھتے تھے۔ (امام محمد باقرؑ)

اللہ نے موسیٰؑ جیسے نبی کو کیوں حضرت شعیبؑ کا نوکر بنایا؟

حضرت شعیبؑ اللہ کی محبت (فراق) میں اتنا روئے کہ آنکھوں کی روشنی جاتی رہی۔ خدا نے روشنی پلٹا دی۔ پھر روئے یہاں تک کہ اندھے ہو گئے۔ خدا نے پھر آنکھ کی روشنی پلٹا دی۔ پھر روتے روتے اندھے ہو گئے۔ پھر خدا نے بصارت پلٹا دی اور پوچھا کہ شعیبؑ! تم کیوں اس قدر روتے ہو؟ اگر جہنم کے خوف سے روتے ہو تو میں تم کو جہنم سے رہائی دیتا ہوں۔ اگر جنت کی تمنا میں روتے ہو تو میں نے جنت تم کو دے دی۔ شعیب نے کہا خدا تو خوب جانتا ہے کہ میں تیری جنت کی لالچ یا جنت کے شوق میں نہیں روتا۔ بلکہ تیری محبت نے میرے دل میں جگہ پالی ہے۔ جب تک تجھ کو دیکھ نہ لوں گا صبر نہ آئے گا۔ اللہ نے وحی کی اگر تجھے مجھ سے اتنی محبت ہے تو میں اپنے کلیم موسیٰؑ کو تیری خدمت کرنے کے لیے بھیج رہا ہوں۔

(جناب رسولؐ خدا)

فرعونیوں نے حضرت موسیٰؑ کو قتل کیوں نہ کر دیا؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا فرعون کے حلال زادہ ہونے نے اس کو موسیٰ کے قتل کرنے سے روکا تھا کیونکہ انبیاءؑ اور ان کی اولادوں کو وہی قتل کرتا ہے جو زنا سے پیدا ہوا ہو۔ یعنی حرامی ہو۔

خدا نے فرعون کو کیوں ڈبو دیا؟

خدا نے فرعون کو اس لیے غرق کر دیا کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو اس نے موسیٰ سے فریاد کی۔ اللہ سے فریاد نہ کی اور نہ خدا کو پکارا۔ اللہ نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ تم نے فرعون کی فریاد پر اس کی مدد نہ کی۔ اگر وہ مجھے پکارتا تو میں اس کی فریاد سنتا۔ (امام علی رضاؑ)

دونوں جوتیاں اتارنے کا مطلب

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب موسیٰؑ طور پر پہنچے تو خدا نے آواز دی فاخلع نعلیک موسیٰ جوتیاں اتارو۔ یعنی اے موسیٰ! تم اپنے دل سے دو (۲) خوف نکال دو۔

(۱) یعنی تم اپنی بیوی کے کو مرنے کا خوف دل سے نکال دو۔

(۲) دوسرے فرعون کا خوف دل سے نکال دو۔

موسیٰؑ نے کیوں دعا کی؟

موسیٰؑ کو شرم آتی تھی کہ جس زبان سے خدا سے بات کر چکا ہوں اس زبان سے خدا کے غیر (بلکہ خدا کے دشمن فرعون) سے کس طرح بات کروں؟ اس لیے موسیٰؑ کی زبان میں لکنت پیدا ہو گئی تھی۔ اس لیے خدا سے عرض کیا ''مالک مہربانی کر کے میری زبان کی گرہ کھول دے۔ اور میرے اہلبیت میں سے ایک کو میرا وزیر یعنی مددگار مقرر کر دے، یعنی میرے بھائی ہارون کو'' (القرآن سورہ طہٰ ۳۰۔۲۹)

(بروایت حضرت امام جعفر صادقؑ)

طور سینا کیوں نام پڑا؟

عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا جس پہاڑ پر پیڑ پودے درخت ہوں اور جس سے لوگوں کو فائدہ ہوا اس کو عربی میں طور سنین کہتے ہیں۔ لیکن جس پہاڑ پر کوئی درخت پودے نہ ہوں اس کو فقط طور کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے جس پہاڑ پر خدا سے کلام کیا تھا، اس کو طور سینا یا طور سنین اس لیے کہتے ہیں کہ اس پہاڑ پر زیتون

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے درخت تھے۔ (نیز حضرت موسیٰ نے اس پر خدا سے ہدایات لے کر پوری دنیائے انسانیت کو بے حد فائدہ پہنچایا اور فرعونیت کی فرعونت کو دفن کر دیا۔)

سلطنت دو قسم کی ہوتی ہے

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا ایک حکومت وہ ہوتی ہے جو ظلم و جور سے لوگوں کو مجبور کر کے حاصل کی جاتی ہے۔ دوسری حکومت وہ ہوتی ہے جو خدا عطا فرماتا ہے۔ خدا نے آل ابراہیمؑ کو ملک عطا فرمایا۔ یا مثلاً حضرت سلیمانؑ کو خدا نے ملک عطا فرمایا۔۔ (یعنی ہم محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت کو واجب فرما کر ہماری اطاعت کو فرض کیا)۔

مگر خدا کی قسم خدا نے جو ہم محمدؐ و آل محمدؐ کو ملک دیا وہ سلیمانؑ کو بھی نہیں دیا۔ سلیمانؑ کے لیے تو خدا نے فرمایا یہ ملک ہماری بخشش ہے۔ اب تم جس پر چاہو اس پر احسان کرو۔ جس پر چاہو، روک دو۔

(القرآن سورہ ص:۳۹)

مگر ہم محمدؐ و آل محمدؐ کے لیے خدا نے فرمایا ما اتا کم الرسول فخذ وہ وما نھا کم عنہ فانتھو

یعنی جو کچھ رسولؐ تم کو دیں وہ لے لو اور جس چیز سے وہ روکیں اس سے رک جاؤ (القرآن سورہ الحشر

(یہ وہ حکم ہے جو قیامت تک نافذ ہے) (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)

(عزت جسے دیتا ہے، خدا دیتا ہے)

خدا ہی اپنی اطاعت کی توفیق دیتا ہے

حضرت ایوبؑ نے خدا سے دعا کی کہ مالک تو نے میرا ابلاؤں سے امتحان لیا۔ حالانکہ جب تک میرے دستر خوان پر یتیم نہ بیٹھیں میں کھانا نہیں کھاتا ہوں۔ خدا نے ایوبؑ سے پوچھا "اچھا یہ بتاؤ تمہارے اندر میری اطاعت کا جذبہ اور شوق کس نے پیدا کیا؟" یہ سن کر ایوبؑ نے زمین کی مٹی اٹھائی اور اپنے منہ میں ڈال دی اور کہا میرے منہ میں خاک! اپنی اطاعت کا شوق تو نے ہی مجھے عطا کیا ہے۔ (اگر تو نہ عطا کرتا تو میں تیری اطاعت کر ہی نہ سکتا) (بروایت امام موسیٰ کاظمؑ)

(ایں سعادت بزور بازو نیست   تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خدا کی اطاعت کی سعادت ہم اپنے آپ زور بازو سے حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ چیز صرف خدا کی عطا سے ملتی ہے۔ بشرطیکہ ہم کوشش کریں)

(شوق ترا اگر نہ ہو تیری نماز کا امام

ایسی نماز بھی حجاب ایسا سجود بھی حجاب) (اقبالؔ)

حضرت یونسؑ کی قوم پر آیا ہوا عذاب کیوں پلٹ گیا؟

کیونکہ عذاب دیکھتے ہی فوراً قوم نے توبہ کی۔ خدا کو علم تھا کہ عذاب واپس ہو جائے گا۔ مگر خدا نے حضرت یونسؑ کو اس کی خبر نہ دی تا کہ وہ مچھلی کی پیٹ میں آرام سے عبادت کرتے رہیں۔ تا کہ وہ خدا کے ثواب اور عزت کے مستحق بن جائیں۔ (بروایت امام جعفر صادقؑ)

خدا نے حضرت اسماعیلؑ کو سچا وعدہ نبھانے والا کیوں کہا؟

اس لیے کہ انہوں نے ایک شخص سے ایک جگہ ملنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ وہ شخص نہ آیا مگر حضرت اسماعیلؑ اسی جگہ سال بھر اس کا انتظار کرتے رہے۔ (بروایت امام علی رضاؑ)

حضرت ایوبؑ پر مصیبتیں کیوں ٹوٹیں؟

اس لیے کہ حضرت ایوبؑ خدا کی نعمتوں پر بے حد شکریہ ادا کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر ابلیس کو سخت حسد ہوا۔ اس نے خدا سے کہا ایوبؑ صرف اس لیے تیرا شکر گزار ہے کہ تو نے اس کو نعمتیں دی ہیں۔ اگر تو اس سے نعمتیں چھین لے تو وہ کبھی تیرا شکریہ نہ ادا کرے گا۔ خدا نے ابلیس سے کہا اچھا جا میں نے ایوبؑ کے مال اولاد پر تجھے اختیار دیا۔

ابلیس نے فوراً! ایوب کا مال اولاد سب تباہ کر ڈالا۔

مگر ایوب پہلے کی طرح خدا کا ذکر اور شکر ادا کرتے رہے۔ (وفاداری بہ شرط بہ استواری اصل ایمان ہے)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس پر ابلیس نے خدا سے کہا اچھا ذرا مجھے ایوبؑ کے جسم پر اختیار دے دے۔ پھر دیکھتا ہوں وہ کس طرح تیرا شکرادا کرتا ہے؟ خدا نے فرمایا جا ایوبؑ کے دل ودماغ، زبان آنکھ اور کان کے علاوہ سارے بدن پر اختیار دیتا ہوں۔ (ایوبؑ سخت بیمار ہوگئے)

ایوب پر آخری مصیبت یہ آئی کہ خود ان کے اصحاب ان سے کہنے لگے کہ ایوبؑ آخر آپ نے کون سے چھپ چھپ کر برے برے کام کئے ہیں کہ جن کی وجہ سے آپ پر ایسی مصیبتیں اتری ہیں کہ ہم کسی کو اس قدر مصیبتوں میں نہیں دیکھتے؟ یہ سن کر ایوبؑ نے خدا سے دعا کی مالک! تو جانتا ہے کہ میرے سامنے جب دو کام آتے ہیں تو میں وہ کام کرتا ہوں جو زیادہ مشکل ہوتے ہیں۔ (تاکہ تو راضی ہوجائے) میں کبھی کھانا نہیں کھاتا جب تک یتیم میرے ساتھ نہ کھائے۔ (خدا نے تمام تکلیفیں دور کرکے) ایوبؑ سے پوچھا اچھا یہ بتاؤ تمہارے اندر میری اطاعت کا شوق کس نے پیدا کیا؟ یہ سنتے ہی ایوب نے مٹی اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال دی اور کہا مالک یہ شوق اطاعت بھی تو نے ہی مجھے عطا فرمایا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

جناب رسولؐ خدا نے پیدا ہوتے ہی کلام کیوں نہ کیا؟

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا میرا معاملہ حضرت عیسیٰؑ جیسا معاملہ نہ تھا۔ حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ اگر وہ پیٹ سے نکلتے ہی کلام نہ کرتے تو لوگ ان کی والدہ کے ساتھ وہی سلوک کرتے جو کسی بدکار عورت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس لیے خدا نے پیدا ہوتے ہی عیسیٰؑ سے کلام کروایا تاکہ ان کی ماں کی بے گناہی ثابت ہوسکے۔ (جب کہ مجھے ایسی کوئی ضرورت درپیش نہ تھی۔ معلوم ہوا خدا معجزات خواہ مخواہ نہیں دکھاتا۔ کسی معقول سبب کی وجہ سے معجزات دکھائے جاتے ہیں۔ معجزات کوئی بندر کا تماشا نہیں ہوتے)

حواریوں کو حواری کیوں کہا جاتا ہے؟

حضرت عیسیٰؑ کے اصحاب کو لوگ اس لیے حواری کہتے ہیں کہ وہ لوگ دھوبی تھے۔ کپڑوں کا میل کچیل صاف کرتے تھے۔ مگر ہم ان کو حواری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ پاک باطن اور صاف دل لوگ تھے اور لوگوں

کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی کوششیں کرتے تھے۔ (حضرت امام رضاؑ)

(حواری کے معنی پاک صاف کرنے والے)

نصاریٰ کو نصاریٰ اس لیے کہتے ہیں

کہ یہ لوگ ناصرہ گاؤں کے رہنے والے تھے۔ جو شام میں ہے۔ وہیں پر حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریم نے مصر سے واپس آکر قیام فرمایا تھا۔ (بروایت حضرت امام علی رضاؑ)

(جس طرح دہلی کے رہنے والوں کو دہلوی کہتے ہیں)

بچوں کو رونے پر نہ مارو اس لیے کہ

بچہ چار مہینے تک روکر لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہے۔ چار مہینے کے بعد محمدؐ وآل محمدؐ پر درود پڑھتا ہے۔ چار مہینے کے بعد چار ماہ تک روکر اپنے ماں باپ کے لیے دعا کرتا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا)

(نوٹ: اس حقیقت کو سمجھنا ہمارے لیے ممکن نہیں)

دل سخت اور آنسو خشک اس لیے ہوجاتے ہیں

جب گناہوں کی کثرت ہوجاتی ہے تو دل سخت بے رحم ہوجاتے ہیں۔ پھر انسان کسی کی مصیبت پر نہیں رو سکتا۔ (حضرت علیؑ)

خدا نے حضرت موسیٰؑ پر وحی کی کہ مال زیادہ ہوجانے پر کبھی خوش نہ ہونا اس لیے کہ مال زیادہ ہونے پر انسان اپنے گناہ بھول جاتا ہے۔ اور اے موسیٰؑ کسی حالت میں ہو، مجھے یاد کرتے رہنا اس لیے کہ اگر میرا ذکر چھوڑ دو گے تو تم سخت دل اور بے رحم بن جاؤ گے۔ (امام موسیٰ کاظمؑ)

اگر آدم گناہ نہ کرتے

تو کبھی کوئی مومن گناہ نہ کرتا اور اگر آدم کی توبہ قبول نہ ہوتی تو پھر کبھی کسی گناہگار کی توبہ قبول نہ ہوتی۔ (امام محمد باقرؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جن لوگوں میں میل ملاپ اور محبت قبل خلقت تھی

انہی میں یہاں بھی میل میلاپ اور محبت ہے جب کہ قبل خلقت لوگ سایہ کی شکل میں تھے۔ جن روحوں میں وہاں محبت میل میلاپ تھا، انہیں میں یہاں بھی میل ملاپ ہے۔ اور جن روحوں میں وہاں اختلاف تھا، یہاں بھی اختلاف ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

اختلاف امتی رحمۃ؟

رسولؐ خدا نے کا فرمانا کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ کا مطلب یہ ہے کہ اختلاف کے معنی محمدؐ و آل محمدؐ کے پاس آنا جانا ہے۔ کیونکہ خدا نے حکم دیا ہے کہ لوگوں کو چاہیے کہ گروہ در گروہ رسولؐ کے پاس آتے جاتے رہیں تا کہ علم دین حاصل کر سکیں۔ پھر اپنی قوم کی طرف پلٹ کر ان کو علم دیں (القرآن) (اختلاف کے معنی آنا جانا بھی ہے) اگر حدیث میں اختلاف کے معنی وہ ہیں جو اتحاد کی ضد ہے تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ رسولؐ نے یہ فرمایا کہ (معاذ اللہ) میری امت کا اتحاد عذاب ہے (اگر اختلاف رحمت ہے تو اتحاد عذاب ثابت ہوا) اس لیے حدیث رسولؐ میں اختلاف کا مطلب وہ نہیں ہے جو عام لوگ سمجھتے ہیں (بلکہ اختلاف کا مطلب رسولؐ اور آل رسولؐ کے پاس آنا جانا ہے تا کہ علم حاصل کر کے دوسروں کو علم سکھایا جا سکے) کیونکہ اللہ کا دین ایک ہے۔ اس میں اختلاف کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

دین میں قیاس کیوں جائز نہیں؟

امام جعفر صادقؑ نے امام ابو حنیفہؒ سے فرمایا اچھا تم اپنے سر کے اندر ہی قیاس نہیں کر سکتے تو پھر سارے حلال حرام کے معاملات میں کیسے قیاس کر سکتے ہو؟ بتاؤ کہ خدا نے کانوں میں تلخ مادہ کیوں رکھا؟ امام ابوحنیفہ جواب نہ دے سکے۔ امام صادقؑ نے فرمایا خدا نے کان کے اندر تلخ مادہ اس لیے رکھا کہ جو جراثیم کان میں داخل ہوں، وہ پہلے ہی مر جائیں۔ خدا نے دونوں ہونٹوں میں شیرینی اس لیے رکھی تا کہ انسان میٹھے کڑوے ذائقہ کو محسوس کر سکے۔ ناک کو گیلا اور بہنے والا اس لیے رکھا تا کہ اگر کوئی فاسد مادہ ہو تو وہ بہ جائے اور دماغ بھاری اور بیمار نہ ہو۔

کیوں لوگ موت کو بھول جاتے ہیں؟

امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو موت کو ان کی آنکھوں کے سامنے رکھا اور ان کی تمناؤں کو ان کے پیچھے رکھا۔ لیکن جب آدمؑ سے خطا ہو گئی تو (خدا نے ان کی عقل کا امتحان لینے کے لیے) ان کی امیدوں اور خواہشوں کو ان کے سامنے رکھ دیا اور موت کو ان کے پیچھے رکھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ عقل رکھتے ہوئے سمجھ نہیں رکھتے (موت کو بھول کر خواہشوں کے غلام بن جاتے ہیں)

(بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدھا و شیر نہ مارا تو کیا مارا؟)

خدا نے احمقوں کے رزق میں اس لیے وسعت دی

تا کہ عقلمند جان لیں کہ دنیا عقل یا حیلے تدبیر سے نہیں ملتی۔ (ضروری نہیں کہ جو عقلمند ہے وہ دولتمند بھی ہو) (امام جعفر صادقؑ)

بلا وجہ خوشی اور غم کیوں ہوتا ہے؟

اس لیے کہ دنیا میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان نہ ہو۔ جب تم کو خوشی محسوس ہو تو سمجھو کہ فرشتہ قریب ہے اور جب غم محسوس ہو تو سمجھ لو کہ شیطان قریب ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ شیطان تم کو فقر و فاقے سے ڈراتا ہے۔ بے حیائی کے کام سکھاتا ہے۔ جب کہ خدا کہ تم سے اپنی معافیوں بخششوں اور رحمتوں کا وعدہ کرتا ہے کیونکہ خدا بڑی وسعتوں والا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

(القرآن سورہ بقرہ:۲۸۶) (بقول امام جعفر صادقؑ)

خدا کو سب سے زیادہ ناپسند احمق ہے

خدا نے احمق سے زیادہ ناپسندیدہ چیز کوئی نہیں پیدا کی۔ کیونکہ خدا کو سب سے زیادہ عقل پسند ہے۔ خدا احمق (عقل دشمن) سے عقل چھین لیتا ہے۔ ہر شخص کا اصل دوست اس کی عقل ہے اور اس کا اصل

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

دشمن اس کی جہالت (عقل دشمنی) ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

یہ کہنا ہرگز مناسب نہیں کہ میرا بیٹا مجھ سے مشابہ نہیں ہے

کیونکہ خدا جب کسی بچے کو پیدا کرتا ہے تو اس کے باپ سے لے کر آدم تک تمام صورتوں کو جمع کرتا ہے، پھر ان میں سے کسی ایک شکل پر بچہ پیدا کرتا ہے (اس لیے ممکن ہے کہ کسی کا بیٹا اس کی ہم شکل نہ ہو)

(امام جعفر صادقؑ)

اولاد کو ماں باپ سے زیادہ محبت اس لیے نہیں

ہوتی کہ ماں باپ اولاد سے پیدا نہیں ہوتے۔ جب کہ اولاد ماں باپ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے ماں باپ کو اولاد سے بہت زیادہ محبت ہوتی ہے۔ (جب کہ اولاد کو ماں باپ سے کم محبت ہوتی ہے)

(امام جعفر صادقؑ)

بالوں کے سفید ہونے کا فلسفہ

یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا تو خدا سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ خدا نے فرمایا یہ وقار ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اگر یہ وقار ہے تو اس میں اور اضافہ فرما۔

(امام جعفر صادقؑ)

حضرت علیؑ نے فرمایا پہلے جب باپ بیٹے کہیں محفل میں جاتے تو لوگ فرق نہ کر سکتے تھے۔ اس لیے حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی مالک مجھے بڑھاپا عطا فرما تاکہ میں پہچانا جا سکوں (کہ میں بڑی عمر کا تجربہ کار ہوں) خدا نے سر اور داڑھی کے بالوں کو سفیدی عطا فرما دی۔

خدا نے انسان اور حضرت آدمؑ کو کیوں پیدا کیا؟

جب فرشتوں نے زمین پر نسناسوں کو خون ریزی فساد کرتے دیکھا تو ان کو سخت ناگوار ہوا۔ انہوں نے خدا سے عرض کی کہ مالک یہ لوگ تیرا دیا کھا رہے ہیں اور تیری اتنی بڑی بڑی نافرمانیاں کر رہے ہیں

خدا نے فرمایا کہ میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ (ہادی) بنانے والا ہوں جو زمین پر میری مخلوق میں میری حجت (دلیل ہادی) ہوگا۔ اس پر فرشتوں نے کہا کہ تو ایسے کو اپنا خلیفہ بنائے گا کہ جو زمین پر فساد کریگا حالانکہ ہم تو تیری تسبیح تعریف اور تقدیس یعنی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں۔ خدا نے فرمایا میں سب کچھ خوب جانتا ہوں۔ مگر میرا مقصد یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے ایسی مخلوق بناؤں جس کی اولاد میں انبیاءؑ ہوں، ان کی پاک اولاد ہو۔ پھر ان کی ہدایت کی وجہ سے لوگ نیک ہوں۔ یہ سب مل کر میرے بندوں کو گناہوں سے روکیں۔ میری سزاؤں سے ڈرائیں۔ میری اطاعت کی طرف بلائیں تاکہ سب پر حجت تمام ہو۔ پھر ان کے اور جنوں کے درمیان پردہ ڈال دوں گا تاکہ وہ نئی مخلوق (مراد انسان) جنوں سے نہ مل سکیں۔ اس کے بعد بھی اگر انسان میری نافرمانی کریں گے تو ان کا حشر نشر بھی وہی کروں گا جو نافرمانوں کا ہونا چاہیے۔

پھر خدا نے فرمایا کہ اے فرشتو میں ایک بشر گیلی مٹی سے پیدا کروں گا۔ جب اس میں اپنی صفات کی روح (صلاحیت) پھونک دوں، تو تم سب اس کے سامنے سجدہ میں جھک جانا۔ (اس کا احترام کرنا)

(مطلب یہ ہے کہ خدا چاہتا تھا کہ با اختیار مخلوق اپنی عقل استعمال کر کے اپنے اختیار سے میری اطاعت کرے) (حضرت علیؑ)

مومن اور کافر میں کیا فرق ہے؟

مومن کا نفس (روح) نور ہے۔ اس کی مدد عقل سے ہوتی ہے۔ اور کافر کا نفس نار ہے۔ اس کی مدد مکر و فریب، چالاکی مکاری دھوکے بازی سے ہوتی ہے۔ اس لیے مومن بندوں کے لیے، خدا کی رحمت (فائدہ) ہے اور کافر کے لیے عذاب ہے۔ خدا کافروں کو اس طرح سزا دیتا ہے کہ کچھ لوگوں کو کچھ لوگوں پر قابو دے دیتا ہے۔ خدا کی دوسری روحانی سزا بیماری فقر و افلاس ہے۔ مومن کو دنیا میں گناہوں پر اس طرح بھی سزا دی جاتی ہے کہ ظالم اس پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ مگر کافر کے لیے یہ سزا دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی ہے۔ یہ ساری سزائیں، گناہوں پر ملتی ہیں۔ مومن اگر بری خواہشات پر چلتا ہے تو خدا اس کو خطا اور نسیان (بھول) شمار کرتا ہے۔ لیکن خدا اور رسولؐ کا منکر جب بری خواہشات پر عمل کرتا ہے تو اس کا ش[illegible] کر گناہ کرنے والا ہوتا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

(کیونکہ وہ جان بوجھ کر خدا رسول کا انکار کرتا ہے اور اسی لیے گناہ پر گناہ کرتا ہے جب کہ مومن صرف اپنی خواہشات اور شیطان کے بہکانے اور دباؤ پر برے کام کرتا ہے۔)

عقل اور جہل میں فرق یہ ہے کہ

خدا نے اپنے نور سے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا۔ خدا نے عقل سے کہا پیچھے ہٹ۔ (یعنی برائی سے رک) عقل پیچھے ہٹ گئی۔ پھر خدا نے عقل سے کہا آگے آ (یعنی میرے مقرر کیے ہوئے فرائض کو ادا کر) عقل آگے آ گئی۔

اس پر خدا نے عقل سے کہا کہ میں نے تجھے ایک عظیم مخلوق بنایا ہے۔ تجھے اپنی تمام مخلوقات پر فضیلت دی ہے (معلوم ہوا عقلمند وہ ہوتا ہے جو خدا کے مقرر کیے ہوئے فرائض ادا کرتا ہے اور خدا کے حرام ہوئے کاموں سے رک جاتا ہے)

پھر خدا نے جہل کو سیاہ پانی سے پیدا کیا اور اس کو حکم دیا کہ پیچھے ہٹ (یعنی برائی سے رک) پھر اس کو حکم دیا کہ آگے آ۔ مگر جہل نے کوئی حکم قبول نہ کیا۔ خدا نے اس سے کہا کہ تجھ میں تکبر آ گیا۔ تجھ پر میری لعنت ہو۔ (بروایت امام جعفر صادقؑ)

(معلوم ہوا تمام خرابیوں جہالتوں کی جڑ تکبر ہے)

مومن کی نسل سے کافر اور کافر کی نسل سے مومن کیوں پیدا ہوئے؟

خدا نے انبیاء کرامؑ کے دل (دماغ) اور بدن دونوں کو علیین (سب سے اونچے لوگوں) کی مٹی سے پیدا کیا۔ اور جو لوگ کفر کرنے والے تھے ان کی دماغ اور بدن دونوں کو سجین (بدترین قیدیوں) کی مٹی سے پیدا کیا۔ پھر ان دونوں قسم کی مٹیوں کو ملا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ مومن کی نسل سے کافر، اور کافر کی نسل سے مومن پیدا ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے مومن سے گناہ ہو جاتے ہیں اور کافروں سے اچھے کام ہو جاتے ہیں۔ مگر مومنین کے دل ان لوگوں کی طرف جھکتے ہیں جن کی مٹی سے وہ پیدا ہوتے ہیں (یعنی انبیاء ائمہ طاہرین) اور کافروں کے دل ان لوگوں کی طرف مائل ہوتے ہیں جو سجین (بدترین قیدیوں) کی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔

ہمارے شیعوں (دوستوں اور ہماری پیروی کرنے والوں) کے دل و دماغوں کو اسی مٹی سے پیدا کیا جس مٹی سے ہمارے جسم پیدا کیے اور ان کے بدن کو اعلیٰ علیین (بلند ترین لوگوں) کی مٹی سے کم درجہ کی مٹی سے پیدا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے شیعوں کے دل ہم (محمدؐ و آل محمدؐ) کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دل ہماری اس مٹی سے بنے ہیں جس سے ہمارے جسم بنے ہیں۔ لیکن خدا نے ہمارے دشمنوں کے دل سجین (قیدیوں) کی مٹی سے بنائے ہیں اور ان کے جسم اس سے بھی گھٹیا مٹی سے بنائے۔ اس لیے ان کے دل ہمارے دشمنوں کی طرف جھکتے ہیں۔ (بروایت امام زین العابدینؑ)

(یہ سب کام خدا نے اپنے اس علم کی بنا پر کیے کہ اس کو پہلے سے معلوم تھا کہ کون اچھے کام کرے گا اور کون برے کام کرے گا)

شیعوں کے دل محمدؐ و آل محمدؐ سے کیوں محبت کرتے ہیں؟

اس لیے کہ اللہ نے ہم (محمدؐ و آل محمدؐ) کی مٹی سے علیین (بلند لوگوں) کو پیدا کیا۔ اور ہماری روحوں کو اس سے بھی اعلیٰ مٹی سے بنایا اور ہمارے شیعوں کی روحوں کو علیین کی مٹی سے پیدا کیا۔ مگر ان کے جسم اس سے گھٹیا مٹی سے پیدا کیے۔ اسی لیے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے درمیان قرابت (قربت) محبت ہے۔ اور اسی لیے ان کے دل ہماری طرف جھکتے اور مائل ہوتے ہیں

خدا کو علم تھا کہ کون لوگ اپنے اختیار سے محمدؐ و آل محمدؐ سے محبت کریں گے (امام جعفر صادقؑ)

اگر تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ تمہارے اندر کچھ خیر ہے؟

تو اپنے دل کو جانچو۔ اگر تمہارا دل اللہ کی اطاعت کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور گناہگاروں سے نفرت کرتا ہے، تو سمجھ لو کہ تمہارے دل میں کچھ بھلائی ہے۔ اور اگر اس کے برعکس تمہارا دل سرکشوں بدکاروں سے محبت کرتا ہے اور خدا کی اطاعت کرنے والوں سے نفرت کرتا ہے، تو سمجھ لو کہ ہم میں کوئی اچھائی نہیں ہے، اللہ بھی تم سے نفرت کرتا ہے۔ کیونکہ آدمی اسی کے ساتھ محشور ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔ (امام محمد باقرؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

لوگ اللہ کو کیوں یاد رکھتے ہیں اور کیوں بھول جاتے ہیں؟

یہ اس لیے ہے کہ خدا فرماتا ہے جب ہمارے پالنے والے مالک نے آدم کی اولاد کو ان کی پیٹھوں سے نکالا تو خدا نے ان سے پوچھا کیا میں تمہارا پالنے والا مالک نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا ہاں (بے شک تو ہی ہمارا پالنے والا مالک ہے) (القرآن سورۃ اعراف:۱۷۲)

امام محمد باقرؑ نے فرمایا اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ خدا نے خود ہمیں اپنی معرفت (پہچان) کروائی ہے۔ مگر لوگ اس کو بھول جاتے ہیں۔ مگر ایک نہ ایک دن ان کو یاد آ جائے گا۔ اگر خدا نے اپنی پہچان نہ کرائی ہوتی تو ایک آدمی بھی نہ جانتا کہ اس کا خالق مالک رازق کون ہے؟ کیونکہ خدا نے ہمارے ضمیر اور فطرت میں اپنی پہچان رکھ دی ہے۔ اس لیے ہم بالآخر خدا کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں (امام محمد باقرؑ)

اللہ اپنی مخلوق کو نظر کیوں نہیں آتا؟

اس لیے اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہوتے تو ان کے دلوں سے اللہ کی ہیبت، عظمت، رعب وجلال ختم ہو جاتا، اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی آدمی پہلی دفعہ خانہ کعبہ کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں کعبہ کی عظمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن بار بار دیکھتے رہنے سے وہ عظمت دلوں میں باقی نہیں رہتی۔ (امام زین العابدینؑ)

محمدؐ وآل محمدؐ کو کیوں خدا نے اپنی معرفت کا ذریعہ بنایا؟

عالم ارواح میں جب خدا نے روحوں سے پوچھا کہ بتاؤ تمہارا پالنے والا مالک کون ہے؟ تو سب سے پہلے حضرت محمدؐ، حضرت علیؑ اور ائمہ اہلبیتؑ نے جواب دیا تھا اور کہا تھا کہ بے شک تو ہی ہمارا پالنے والا مالک ہے۔ اس لیے اللہ نے علم دین کی دولت محمدؐ وآل محمدؐ کے سپرد فرما دی اور فرشتوں سے کہا دیکھو یہ لوگ میرے دین اور میرے علم کے حامل اور امین ہیں۔ اس لیے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ تم نے ان سے دین سیکھا یا نہیں سیکھا؟ ان کی اطاعت کی یا نہیں کی؟ پھر خداوند عالم نے اولاد آدم سے کہا تم لوگ بھی میرے پالنے والے مالک ہونے کا اقرار کرو۔ سب نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔ خدا نے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تمام فرشتوں سے کہا کہ تم سب گواہ رہنا تاکہ کل یہ لوگ یہ نہ کہہ دیں کہ ہم اپنے پالنے والے مالک سے واقف نہ تھے۔ کیونکہ ہمارے باپ دادا مشرک تھے، اور ہم تو انہی کی اولاد ہیں۔ ہر دور کے نبی نے اس عہد کو یاد رکھنے کی تاکید کی ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

خدا نے رسولوںؐ اور اماموںؑ کو کیوں بھیجا؟

یہ اس لیے تاکہ جو ہلاک و برباد ہو، وہ دلیل کے ہوتے ہوئے ہلاک ہو۔ اور جو خدا رسول کو مانے وہ دلیل کی بنا پر مانے۔ اس طرح خدا کی ہم پر حجت مکمل ہو جائے (اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہمیں کسی نے صحیح راستہ دکھایا ہی نہیں تھا) (امام جعفر صادقؑ)

خدا نے رسولوںؐ کو اس لیے بھیجا تاکہ لوگ خدا کے سامنے یہ دلیل نہ دے سکیں کہ ہمارے پاس تو کوئی سمجھانے ڈرانے والا اور خوشخبریاں سنانے والا (مراد سمجھانے والا) آیا ہی نہیں تھا۔ اسی لیے خدا نے فرمایا کہ جہنم کے فرشتے ہر جہنمی سے جہنم میں جھونکتے وقت یہ پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے (سمجھانے) والا نہیں آیا تھا؟ ہر جہنمی کہے گا ہاں خدا کی سزاؤں سے ڈرانے سمجھانے والا تو ضرور آیا تھا مگر ہم اس کو جھوٹا جھوٹا کہتے رہے۔ اور یہی بکتے رہے کہ "اللہ کے پاس سے کوئی حکم نازل نہیں ہوا ہے۔ یہ سب تم نے خود اپنے پاس گھڑ لیا ہے۔ تم لوگ خود بھٹکے ہوئے گمراہ ہو" (امام جعفر صادقؑ)

خدا نے مختلف انبیاءؑ کو مختلف معجزات کیوں دیئے؟

خدا نے جس دور میں حضرت موسیٰؑ کو بھیجا اس زمانے میں جادو کا غلبہ اور دور دورہ تھا۔ خدا نے موسیٰؑ کو ایسا معجزہ دیا جس نے تمام جادو باطل کر دیئے۔ خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو جس زمانے میں بھیجا، اس زمانے میں بیماریاں بہت عام تھیں۔ طب کی سخت ضرورت تھی۔ عیسیٰ ایسے معجزے لائے کہ مردوں کو زندہ کر دیا۔ مادر زاد اندھوں، کوڑھیوں برصیوں کو اچھا کر دیا۔ اس طرح اپنے نبی ہونے کو ثابت کر دیا۔ خدا نے حضرت محمدؐ کو جس زمانے میں بھیجا، اس زمانے میں کلام، خطابت، فصاحت، بلاغت شعر و شاعری کا زور تھا۔

اس لیے خدا نے حضرت محمدؐ کو وہ کتاب دی جس نے تمام ادبیات، خطبات اور شعر و شاعری کا منہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بند کر دیا۔ اس طرح آپ نے اپنے نبی ہونے کو دلیل اور حجت سے ثابت کر دیا۔ (امام علی رضاؑ)

خدا نے رسولوں اماموں کو معجزے کیوں عطا کیئے؟

تا کہ وہ لوگ جو کچھ تعلیمات اللہ کی طرف سے لائے ہیں، اس کی سچائی ثابت ہو سکے۔ ہر معجزہ خدا کی ایک نشانی اور دلیل ہے۔ اسی لیے خدا معجزات دکھانے کی طاقت اپنے نبیوں رسولوں اور حجتوں (اماموں) کے سوا کسی کو عطا نہیں کرتا تا کہ سچے کی سچائی اور جھوٹے کا جھوٹ ثابت ہو جائے اور سچا جھوٹا پہچانا جا سکے۔ (امام جعفر صادقؑ)

اولوالعزم انبیاء کو اولوالعزم اس لیے کہتے ہیں

کہ خدا فرماتا ہے کہ ہم نے پہلے آدم سے عہد لیا مگر وہ اسے بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم (پکا ارادہ) نہ پایا۔ (القرآن سورہ طٰہٰ ۱۱۵)

اصل میں خدا نے آدمؑ سے محمدؐ اور ان کے بعد آنے والے ائمہ اہلبیتؑ سے متعلق عہد لیا تھا۔ مگر آدم نے اس کو بھلا دیا۔ جن انبیاء کرام حضرت نے اس عہد کو نہیں بھلایا اور وہ اپنے یقین اور عزم پر قائم رہے، انبیاء کو اولوالعزم کہتے ہیں (یعنی پختہ عزم اور ارادے والے) (بروایت امام محمد باقرؑ)

خدا نے رسولوںؐ اور ائمہ اہلبیتؑ کی اطاعت کا حکم اس لیے دیا

کیونکہ خدا کو معلوم تھا کہ وہ معصوم ہیں۔ ہر قسم کی برائی سے پاک رہیں گے اور کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کریں گے اور نہ لوگوں کو گناہوں کی ترغیب دیں گے۔ (حضرت علیؑ)

نبی اور امام کی ضرورت

یہ ہے کہ دنیا کا باقی رہنا اور دنیا والوں کی اصلاح کا سارا دارومدار انبیاءؑ اور ائمہ اہلبیتؑ پر ہے۔ اسی لیے نبی یا امام کے زمین پر ہونے کی وجہ سے خدا اپنا عذاب روکے رکھتا ہے (کیونکہ ان لوگوں کی وجہ سے اصلاح کی امید باقی رہتی ہے۔) اسی لیے خدا نے فرمایا "خدا ایسا نہیں ہے کہ ان پر عذاب کرے جب

تک تم ان کے درمیان موجود ہو" (القرآن سورہ انفال: ۳۳)

اسی لیے جناب رسولؐ خدا نے فرمایا "جس طرح ستارے آسمان والوں کے لیے امان اور حفاظت کا سامان ہیں اس طرح میرے اہلبیتؑ (ائمہ) زمین کے لیے امان ہیں۔" یعنی اگر زمین پر ائمہ اہلبیتؑ میں سے کوئی نہ رہے گا تو زمین پر خدا کا عذاب اتر آئے گا۔ اسی لیے خدا نے اپنی اور رسول کی اطاعت کے ساتھ ساتھ امام کی اطاعت کا حکم دیا۔ الوالامر وہی ہیں جو تمام برائیوں سے پاک یعنی معصوم ہیں۔ جو کوئی گناہ نہیں کرتے۔۔۔ خدا انہیں معصوم لوگوں (آئمہ اہلبیتؑ) کی وجہ سے لوگوں کو رزق دیتا ہے اور بستیوں کو آباد رکھتا ہے بارشیں اور رحمتیں برساتا ہے۔

پودے پھول کھلاتا ہے سنبھلنے اور اپنی اصلاح کرنے کی گناہگاروں کو مہلتیں عطا فرماتا ہے اور اپنی سزاؤں کے اتارنے میں جلدی نہیں کرتا۔ ان پاک لوگوں سے روح القدس (پاک روح) کبھی جدا نہیں ہوتی اور نہ یہ لوگ اس سے جدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ پاک لوگ کبھی قرآن سے الگ نہیں ہوتے اور نہ قرآن کبھی ان سے الگ ہوتا ہے۔ (امام محمد باقرؑ)

(یعنی ہمیشہ قرآن کے مطابق بولتے اور عمل کرتے ہیں۔

اہلبیت پاکؑ کے ہر سانس کو اے مدعی
ہاں ملا کر دیکھ لے آیات قرآنی کے ساتھ)

خدا نے حضور اکرمؐ کا نام ابوالقاسم اس لیے رکھا کہ

جناب رسولؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ قیامت کے دن ساری مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کرے گا۔ ایک حصہ جہنم کے لیے ہوگا۔ اولین و آخرین میں جو شخص بھی میری نبوت کا انکار کرے گا جہنم میں جائے گا۔ لوگوں کا دوسرا گروہ جنت میں جائے گا جو مجھ کو دل سے نبی مانتا ہوگا اور زبان سے میری نبوت کا اقرار کرے گا۔ میرا نام داعی اس لیے ہے کہ میں خدا کے دین کی طرف بلاتا ہوں۔ میرا نام نذیر (ڈرانے والا) اس لیے کہ جو میری (اور خدا کی) نافرمانی کرتا ہے میں اسکو جہنم سے ڈراتا ہوں۔ میرا نام بشیر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

(خوشخبری دینے والا) اس لیے ہے کہ جو میری عملاً اطاعت کرتا ہے اس کو میں جنت کی بشارت دیتا ہوں۔

(جناب رسولؐ خدا)

۲۔ جناب رسولؐ خدا کو ابوالقاسم اس لیے بھی کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا علی کے (مثل) باپ کے ہیں اور علیؑ جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہیں۔ اس طرح قاسم یعنی تقسیم کرنے والے علیؑ ہیں اور رسول ابوالقاسم ہیں یعنی جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے (علی) کے باپ۔ کیونکہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ ”میں اور علیؑ امت کے باپ ہیں۔ اب کیونکہ علی بھی رسول کی امت میں شامل ہیں اس لیے رسول علیؑ کے بھی باپ ہیں (اس لیے ابوالقاسم ہیں یعنی اس علی کے باپ جو جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہیں۔

(حضرت امام علی رضاؑ)

رسولؐ خدا کو یتیم کیوں کہا گیا؟

اس لیے کہا گیا کہ رسولؐ خدا ساری مخلوقات میں یکتا (بے مثل) تھے، اس لیے خدا نے اپنا احسان جتاتے ہوئے رسولؐ سے کہا کہ کیا ہم نے تم کو یتیم مراد یکتا یعنی بے مثل و بے نظیر پایا، تو لوگوں کو تمہاری طرف موڑ دیا تاکہ لوگ تم کو پہچانیں، تمہارے مقام اور منزلت کو جانیں (اور پھر تم سے محبت کریں اور عملاً تمہاری پیروی کریں)

اس لیے خدا نے فرمایا الم یجدک یتیما فاوی

یعنی کیا خدا نے تم کو یتیم (بے مثل) نہ پایا اور پھر تم کو (لوگوں کے لیے) پناہ لینے کا ٹھکانا بنا دیا۔

(القرآن سورہ الضحیٰ) پھر خدا نے فرمایا وجدک ضالا فھدیٰ

یعنی میں نے دیکھا کہ تمہاری قوم تم کو گمراہ سمجھتی ہے، تو میں (خدا) نے تمہاری پہچان کے لیے ان کو راستہ دکھایا۔ پھر میں نے تم کو تمہاری قوم کی نظر میں مفلس اور فقیر پایا تو خدیجہؑ کی دولت کے ذریعے تم کو مالدار کر دیا۔ پھ خدا نے تم پر یہ اور مہربانی کی کہ تمہاری دعاؤں کو قبول فرمایا۔ یہاں تک اگر تم کسی پتھر کے لیے بھی دعا کرو تو وہ سونا بن جائے گا۔ تمہاری ایسے وقت فرشتوں کے ذریعہ مدد کی جب تمہارا کوئی مددگار

نہ تھا اور اس طرح تم کو دشمنوں پر فتح عطا کی۔ (حضرت ابن عباسؓ)

جناب رسولؐ خدا کو خدا نے اس لیے بھی یتیم بنایا تاکہ ان پر کسی کی بھی اطاعت فرض نہ ہو (بلکہ سب پر ان کی اطاعت فرض ہو) (امام جعفر صادقؑ)

(کیونکہ اگر ماں باپ زندہ ہوتے تو رسول پر ان کی اطاعت فرض ہوتی)

کیا سبب ہوا کہ رسولؐ خدا کا کوئی بیٹا زندہ نہ رہا

اس لیے کہ کوئی بیٹا زندہ رہتا تو وہ حضرت علیؑ سے زیادہ رسولؐ خدا کا وصی (جانشین) بننے کا حقدار ہوتا اور اس طرح حضرت علیؑ کے وصایت (خلافت) ثابت نہ ہو سکتی۔ (امام جعفر صادقؑ)

خدا نے رسولؐ کو معراج پر کیوں بلایا؟

اس لیے بلایا تاکہ آسمانوں کی عجائبات اور آسمانوں پر خدا کی حکومت اور اس کی عجیب مخلوقات کو دکھائے۔ امام سے پوچھا گیا کہ خدا کے اس فرمانے کا کیا مطلب ہے کہ ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین اوادنیٰ یعنی پھر وہ رسول نزدیک ہوئے۔ پھر نیچے دیکھا پھر صرف دو کمانوں کا فاصلہ باقی رہا۔

(القرآن سورۃ نجم ۸)

امام نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب رسولؐ خدا نے معراج کے سفر میں خدا کے نور کے حجابوں کے قریب ہوئے تو آپ نے آسمانوں پر خدا کی ملکوت (حکومت) کو دیکھا۔ فتدلی یعنی پھر وہاں سے نیچے کی طرف دیکھا تو زمینوں کے ملکوت (حکومتوں) کے پورے نظام کو دیکھا اور ایسا محسوس کیا کہ زمین کے بالکل قریب ہیں۔ اتنا قریب ہیں کہ جیسے دو کمانوں کے برابر قریب ہیں، بلکہ اس کے بھی زیادہ قریب ہیں۔

(حضرت علیؑ)

(معلوم ہوا زمین کا آسمان سے حقیقتاً کوئی زیادہ فاصلہ نہیں۔ یہ فاصلے ہماری کم نظری ہیں۔ مظلوم کی آہ عرش کو ہلا دیتی ہے“

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے   پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے)   (اقبالؔ)

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ خدا رسول کو معراج پر اپنی ذات کے دیدار کے لیے نہیں بلکہ بقول حضرت علی زمین اور آسمانوں میں اپنی حکومت کو چلتا دکھانے اور آسمان کی عجیب مخلوقات دکھانے لے گیا تھا۔)

حضرت علیؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زمان ومکان کی قید سے بے حد بلند ہے مگر خدا نے چاہا کہ رسول کو اپنے آسمان کے فرشتوں اور آسمانوں کی عجیب وغریب مخلوقات کو دکھائے (نہ کہ اپنی ذات کو دکھائے) اس لیے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا نے اپنی ذات کے دیدار کے لیے معراج پر بلایا تھا وہ خدا کو تشبیہ سے قید کرتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے

خدا کسی چیز سے مشابہ نہیں۔ وہ بے مثل ہے اس لیے اس کی ذات کو دیکھنا سمجھنا ممکن نہیں

پانچ فرض نمازیں پچاس ۵۰ نمازوں کے برابر ہوگئیں

جناب رسولؐ خدا کو خدا سے جو حکم ملتا تھا، آپ اس پر کوئی بات نہیں کرتے تھے۔ فوراً حکم قبول فرما لیتے۔ مگر جب معراج کے موقع پر حضرت موسیٰؑ نے جناب رسولؐ خدا سے کہا کہ آپ پچاس نمازوں کے حکم پر کمی کی درخواست خدا سے کریں، اس کا مطلب یہ تھا کہ آپ خدا سے اپنی امت کی شفاعت فرمائیں، تو جناب رسولؐ خدا کے لیے یہ مناسب نہ تھا کہ حضرت موسیٰؑ کی شفاعت (مشورے) کو رد کردیں۔ اس لیے آپ نے خدا کی طرف رجوع فرمایا اور نمازوں میں کمی کی درخواست کی۔۔۔ اس طرح جناب رسولؐ خدا نے یہ چاہا کہ میری امت پر بوجھ بھی کم پڑے اور ساتھ ساتھ ان کو پچاس نمازوں کا ثواب بھی ملے (صرف پانچ نمازیں پڑھنے پر) اسی لیے خدا نے فرمایا جو شخص خدا کے سامنے ایک نیکی لے کر آئے گا، اس کو ویسی ہی دس (۱۰) نیکیاں دی جائیں گی (القرآن) (سورہ انعام:۱۶۰)

اسی لیے جب رسولؐ خدا معراج سے واپس تشریف لائے تو جبریلؑ نازل ہوئے اور فرمایا کہ خداوند عالم آپ کو سلام فرماتا ہے اور یہ بھی فرماتا ہے کہ ان پانچ (فرض) نمازوں کو ہم پچاس ہی شمار کریں گے۔ کیونکہ ہم نے جو کہہ دیا وہ کہہ دیا (کیونکہ پچاس نمازوں کا حکم دیا وہ ٹل نہیں سکتا۔) رعایت یہ ہوگی کہ ہم

تمہاری پانچ نمازوں پر پچاس نمازیں لکھیں گے۔ اس طرح ہماری بات بھی پوری ہوگئی اور تمہاری شفاعت بھی قبول کی گئی۔ ہمارا قول بدلا نہیں کرتا۔ اور ہم اپنے بندوں کے ساتھ سختی بھی نہیں کرتے (امام زین العابدینؑ)

خدا کی طرف جانے کا مطلب؟

زید بن علیؑ نے اپنے والد امام زین العابدینؑ سے پوچھا کہ معراج میں حضرت موسیٰؑ نے جو رسولؐ خدا سے فرمایا کہ آپ اپنے رب کے پاس واپس جا کر یہ فرمائیں کہ پچاس نمازوں میں کمی فرمادے، تو خدا کے پاس جانے کا مطلب کیا ہے؟ امام نے فرمایا جس طرح کعبہ کے لیے حج پر جانا گویا اللہ کی طرف جانا ہے۔ اسی طرح ساری مسجدیں اللہ کا گھر ہیں۔ جو ان مسجدوں میں جاتا ہے وہ خدا کے پاس جاتا ہے۔ اسی طرح حاجی جب عرفات میں ٹھہرتا ہے یا نماز پڑھتا ہے تو اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اسی طرح آسمانوں میں ایک علاقہ ہے جو اس بلندی پر جاتا ہے گویا وہ خدا تک پہنچ گیا۔ ورنہ خداوند عالم مکان (جگہ) مکانیت میں محدود ہونے سے بلند وبالا ہے۔ وہ کسی جگہ مقید نہیں ہے (امام زین العابدینؑ)

رسولؐ خدا کو عقیل ابن ابی طالبؑ سے دوہری محبت اس لیے تھی

کہ جناب رسولؐ خدا نے عقیلؑ سے فرمایا ایک تو میں تمہاری خوبیوں کی وجہ سے تم سے محبت کرتا ہوں اور

۲۔ دوسرے ابوطالبؑ کی محبت کی وجہ سے بھی تم سے محبت کرتا ہوں (کیونکہ تم ابوطالب کے بیٹے ہو جو میرے محسن اور پالنے والے چچا ہیں) (جناب رسولؐ خدا)

حضرت فاطمہؑ بنت اسد کی شان اور علیؑ کا نام

جناب فاطمہ بنت اسدؑ فرماتی ہیں کہ حضرت مریمؑ نے تو کھجور کی شاخوں کو ہلایا اور تازہ پھل کھائے مگر میں کعبہ کے اندر جنت کے پھل تین دن کھاتی رہی۔ جب چوتھے دن میں نے کعبہ سے نکلنے کا ارادہ کیا تو آواز آئی اے فاطمہ اپنے بیٹے کا نام علی رکھنا، اس لیے کہ یہ واقعاً علی (بلند) ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیونکہ علی الاعلیٰ (خداوند عالم) کا ارشاد ہے کہ میں نے علی کا نام اپنے نام علی الاعلیٰ پر علی رکھا ہے۔ کیونکہ اس کو میں نے خود ادب سکھایا ہے۔ اپنے راز بتائے ہیں۔ یہ میرے گھر میں رکھے ہوئے بتوں کو توڑے گا اور میرے گھر کی چھت پر اذان دے گا۔ میری پاکی اور بزرگی کو بیان کرے گا۔ خوش نصیب ہے وہ جو علیؑ سے محبت کرے گا اور ویل (بربادی) ہے اس پر جو اس کی نافرمانی کرے گا۔ اور اس سے نفرت کرے گا۔ سیعد بن جبیرؒ نے فرمایا کہ لوگ عباس ابن عبدالمطلب کے پاس بیٹھے تھے کہ فاطمہ بنت اسد کعبہ کے پاس تشریف لائیں اور دعا کی مالک میں تیری تمام کتابوں اور انبیاء مرسلین کو دل سے مانتی ہوں۔ اپنے دادا ابراہیمؑ کی تمام باتوں کی تصدیق کرتی ہوں۔ پس ابراہیمؑ کے حق کا واسطہ جنھوں نے تیرا گھر تعمیر کیا اور اس بچہ کا واسطہ جو میرے شکم میں ہے، میرے وضع حمل کو آسان کر دے۔ یزید بن کعب کہتا ہے کہ ہم نے دیکھا کہ کعبہ کے پیچھے والی دیوار پھٹی اور فاطمہ بنت اسد کعبہ کے اندر داخل ہوگئیں اور دیوار پھر مل گئی۔ پھر ہم نے لاکھ کوشش کی کہ کعبہ کا تالا کھولدیں مگر وہ نہ کھلا تو ہم سمجھ گئے کہ ضرور یہ کوئی خدا کا خاص کام ہے۔ پھر چوتھے روز فاطمہ بنت اسد اور کعبہ سے بچے کے ساتھ نکلیں۔

حضرت علیؑ کی خاص فضیلت

۱۔ یہ ہے کہ کعبہ کے اندر علیؑ کے قدم رسولؐ خدا کے کندھوں پر بلند ہوئے۔ پھر انہوں نے بتوں کو توڑا اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ رسولؐ کے کاندھوں پر پیر رکھے۔

۲۔ آسمان کی بلندیوں پر علیؑ کا نکاح فاطمہؑ کے ساتھ ہوا

۳۔ علیؑ کا نام خدا نے علیؑ (بلند) اس لیے رکھا کہ جنت میں علی کا محل انبیاءؑ کرام کی محلات کی برابر بلند ہوگا۔ ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ علیؑ کا نام علیؑ اس لیے رکھا گیا کہ علیؑ خدا کے رسولؐ کے بعد علم میں سب سے بلند اور اعلیٰ تھے۔

حسنؑ حسینؑ نام کیوں رکھے گئے؟

جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا جب امام حسنؑ پیدا ہوئے تو علیؑ اور رسولؐ نے ان کا نام نہ رکھا اور فرمایا کہ ہم خدا پر سبقت نہیں کرسکتے۔ خدا نے جبریلؑ کو بھیجا اور جبریلؑ نے خدا کا سلام پہنچا کر کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ اے رسول علیؑ کو تم سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ اس لیے اس بچے کا نام ہارون کے بیٹے کے نام پر شبر رکھوں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا مگر میری زبان تو عربی ہے (یہ نام تو عبرانی ہے) جبرائیل نے کہا پھر آپ اس کا نام حسن رکھیں (یعنی بہت اچھا) پھر جب امام حسینؑ پیدا ہوئے تو پھر جبریلؑ خدا کا یہی پیغام لائے کہ اس کا نام ہارون کے دوسرے بیٹے کے نام پر رکھو۔ ان کا نام شبیر تھا۔ آخر میں جبریلؑ نے کہا آپ اس کا نام حسین رکھیں (جو شبیر کا عربی ترجمہ ہے)

(بروایت عبداللہ ابن عباسؓ و جابر ابن عبداللہؓ)

خدا نے اپنے رسول کی اور رسولؐ کے اہلبیتؑ کی محبت اس لیے واجب کی

کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اللہ سے محبت کرو اس لیے خدا نے تم کو اپنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کی وجہ سے اور میرے اہلبیتؑ سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے۔ (رسولؐ خدا)

(مطلب یہ ہے کہ خدا کی محبت کا نتیجہ اور معیار رسولؐ خدا کی محبت ہے اس لیے کہ رسول خدا خداوند عالم کو بے حد پیارے ہیں۔ اور اہلبیتؑ رسول کی محبت نتیجہ اور معیار ہے رسولؐ خدا سے محبت کا۔ اس لیے کہ رسول خدا کو خدا کے بعد آل محمدؐ سب سے زیادہ پیارے تھے۔ اب اگر کوئی شخص یہ جاننا چاہیے کہ اس کو خدا سے کتنی محبت ہے؟ تو وہ یہ دیکھے کہ اس کو خدا کے رسولؐ سے کتنی محبت ہے۔ اور اگر کوئی یہ جاننا چاہے کہ اس کو رسولؐ خدا سے کتنی محبت ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اس کو آل محمدؐ سے کتنی محبت ہے)

رسولؐ خدا نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے نفس، اپنی جان سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے اور اس کے نزدیک اس کی اپنی اولاد سے زیادہ اس کو میری اولاد سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

محبت ہو۔ اس کو اپنی ذات میری ذات سے زیادہ عزیز نہ ہو، اور اس کو اس کی اپنی اولاد میری اولاد سے زیادہ عزیز نہ ہو۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: جو دل ذکر خدا سے خالی رہتا ہے، اس کو غیر خدا کی محبت کا مزہ چکھایا جاتا ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اگر کسی سے محبت کرو تو صرف اللہ تعالیٰ کو خوش رکھنے کے لیے محبت کرو اور اگر کسی سے دشمنی کرو تو خدا کو خوش کرنے کے لیے دشمنی کرو۔ اس لیے کہ اس کے بغیر خدا کی ولایت محبت اور دوستی حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ جب تک وہ ایسا نہ کریگا، چاہے کتنی ہی نماز روزہ کرے، ایمان کا ذائقہ نہ چکھ سکے گا۔ اگر کسی سے کچھ فائدوں کے لیے محبت کروگے تو یہ محبت اللہ کے پاس تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گی۔

ایک صحابی نے رسولؐ سے پوچھا کہ میں کیسے معلوم کروں کہ فلاں آدمی اللہ کا دوست ہے یا دشمن ہے؟

رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا جو علیؑ کا دوست ہے وہ اللہ کا دوست ہے۔ جو اس کا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔ تم علیؑ کے دوست سے محبت کرو اور علی کے دشمن سے دشمنی کرو۔ جو علیؑ کو دوست رکھے، تم اس کو دوست رکھو، چاہے اس نے تمہارے باپ یا تمہاری اولاد کا قتل ہی کیوں نہ کیا ہو۔
(قول رسولؐ بروایت علیؑ)

پاک ولادت کا معیار

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا جو شخص مجھ سے اور میرے اہلبیت سے محبت کرتا ہے اس کو چاہئے کہ اللہ کی دی ہوئی نعمت کا پہلے شکریہ ادا کرے۔ کیونکہ پاک ولادت اس کے لیے ہے جو ہم لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا بروایت امام جعفر صادقؑ)

ہم لوگوں سے وہی محبت کرے گا جو مومن ہوگا اور اس کی ولادت پاک ہوگی۔ اور ہم سے وہی دشمنی رکھے گا جس کی ولادت ناپاک یا حرام سے ہوگی۔ (امام حسینؑ)

جو شخص ہم محمدؐ وآل محمدؐ کی محبت کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس کرے، اس کو (خدا کا شکر ادا کرنے کے بعد) اپنی ماں کو بے حد دعائیں دینی چاہئیں۔ اس لیے کہ اس کی ماں نے اس کے ساتھ خیانت نہیں کی تھی۔ (امام جعفر صادقؑ)

لوگوں نے حضرت علیؑ کو خلیفہ کیوں نہ مانا جب کہ ان کی عظمت کو جانتے تھے؟

یہ اس لیے کہ ایک گروہ کو حکومت حاصل کرنے کی لالچ تھی جب کہ ہمارے نزدیک اس کی کوئی خاص اہمیت نہ تھی۔ مگر بہت بری ہے وہ قوم جس نے مجھے میرے مرتبے سے گرایا اور دین خدا میں خوشامد کو داخل کیا۔ اب جب کہ یہ امتحان مجھ سے دور ہو گیا (اور اب لوگوں نے مجھے خلیفہ رسول مان لیا) تو میں ان کو حق پر چلاؤں گا۔ اور اگر اب بھی یہ لوگ حق پر نہ چلے، تو پھر اس فاسق (حق دشمن) قوم پر کوئی افسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔ (کیونکہ وہ اپنی تباہی کے خود ذمہ دار ہیں) (حضرت علیؑ)

حضرت علیؑ نے تلوار کیوں نہ اٹھائی؟

امام جعفر صادقؑ سے یہی سوال پوچھا گیا تو فرمایا خدا فرماتا ہے کہ "اگر مومن کافر سے جدا ہوجاتے تو جو کافر ہیں ہم ضرور ان کو دردناک سزا دیتے۔" (القرآن سورہ فتح: ۲۵)

کیونکہ بہت سے مومنین اس وقت کافروں کے صلبوں میں تھے (اس لیے علیؑ نے تلوار نہ اٹھائی) اس طرح امام مھدیؑ اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک اللہ ان تمام امانتوں کو کافروں کے صلب سے نکال نہ لے گا۔ اس کے بعد امام مھدیؑ ظاہر ہو کر دین کے تمام دشمنوں کو قتل کریں گے۔ (امام جعفر صادقؑ)

حضرت علیؑ نے فرمایا میرے لیے ابراہیمؑ کے خالہ زاد لوطؑ کا عملی نمونہ ہے کہ جب انہوں نے فرمایا تھا "اے کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا میرے پاس کوئی مضبوط قلعہ پناہ لینے کے لیے ہوتا"
(القرآن سورہ ھود)

اور میرے لیے حضرت موسیٰؑ کا عمل بھی ایک اچھا نمونہ ہے جب انہوں نے کہا "جب میں تم (فرعونیوں) سے ڈرا تو میں یہاں سے چلا گیا" (القرآن سورہ شعراء: ۲۱)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیونکہ حضرت موسیٰ کو فرعونیوں سے واقعاً قتل کیے جانے کا خوف تھا۔ تو میرے پاس جو رسول کا وصی ہوں اس سے بھی زیادہ عذر ہے۔ (کہ مجھے بھی قتل کیے جانے کا خوف تھا اس لیے تلوار نہ اٹھائی) پھر میرے لیے موسیٰ کے بھائی ہارونؑ کا عمل بھی بہترین نمونہ ہے۔ انہوں نے موسیٰ سے کہا تھا۔ ''اے میرے ماں کے بیٹے! لوگوں نے مجھے کمزور کر دیا تھا اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں'' (القرآن سورۃ اعراف: ۱۵۰) تو رسولؐ خدا کے وصی کے (یعنی میرے) پاس ان سے زیادہ بڑا عذر ہے۔

پھر میرے لیے خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا عمل بہترین نمونہ ہے۔ جب وہ اپنی قوم سے نکلے اور مکہ والوں کے خوف سے غار میں جا چھپے، مجھے اپنے بستر پر سلایا اور غار میں پناہ لی۔ تو میں تو انہی کا وصی (جانشین) ہوں، میں تو ان سے بھی زیادہ معذور (مجبور) تھا۔ (حضرت علیؑ)

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: امیر المومنین (علیؑ) نے تلوار اس لیے نہ اٹھائی کہ انہیں یہ خوف بھی تھا کہ سب لوگ مرتد ہو جائیں گے اور نماز تک پڑھنا چھوڑ دیں گے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

حضرت علیؑ نے فرمایا: ''خدا کی قسم اس شخص نے رسولؐ خدا کی خلافت کو قمیص سمجھ کر پہن لیا حالانکہ اس کو خوب علم تھا کہ اس خلافت کے لیے میں اتنا ہی ضروری ہوں جتنا چکی کے لیے وہ کیل ہوتی ہے جس پر چکی کے دونوں پاٹ گھومتے ہیں۔ اس کو معلوم تھا کہ مجھ سے علم وحکمت کے سیلاب اور چشمے ابلتے ہیں۔ میری بلندی تک کوئی نہیں اڑ سکتا۔

یہ سب کچھ جانتے ہوئے اس نے مجھ سے، منہ پھیر لیا۔ پھر میں سوچنے لگا کہ کیا میں اپنے ان کٹے ہوئے ہاتھوں سے حملہ کر دوں؟ یا اس اندھیر نگری چوپٹ راج پر صبر کروں؟ ایسا لمبا صبر کروں جس میں بچے بوڑھے ہو جاتے ہیں اور غریب اپنی کوششیں کرتے کرتے اللہ کو پیارا ہو جاتا ہے۔

پھر میں نے سوچا کہ اس پر صبر کرنا ہی بہتر ہے۔ حالانکہ میری آنکھوں میں وہ کھٹک (تکلیف) محسوس ہو رہی تھی جو آنکھوں میں مٹی کے پڑ جانے سے محسوس ہوتی ہے۔ اور مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے گلے

میں ہڈی اٹکی ہوئی ہے۔ اس لیے میں اپنی آنکھوں سے اپنے دین کی میراث لٹتے دیکھ رہا تھا۔

پھر جب پہلے نے اپنا راستہ لیا تو یہ خلافت اپنے ایک بھائی عدی کے قبیلے والے کو دے گئے جب کہ وہ زندگی بھر زبانی یہی کہتے رہے کہ میں خلافت سے الگ ہو جانا چاہتا ہوں مگر پھر بھی اپنے بعد دوسروں کے لیے خلافت کا بندوبست کر گئے۔

جہاں دین اور خلافت نے گہرے زخم کھائے۔ پھر تو اس کا چھونا بھی مشکل معلوم ہونے لگا۔ انہوں نے بہت زیادہ غلطیاں کیں اور پھر ہمیشہ معافیاں ہی مانگتے رہے۔۔۔ انجام یہ ہوا کہ لوگ سرکش ہو گئے بہت سے لوگ مصیبتوں میں گرفتار ہو گئے۔ میں طویل عرصے تک اس مصیبت پر صبر کرتا رہا۔ جب وہ جانے لگے تو خلافت کو ایک جماعت کے سپرد کر گئے۔ پھر اللہ ہی اس شوریٰ سے سمجھے۔ کسی کو میرے رتبے مرتبہ اور فضیلت میں قطعاً کوئی شبہ نہ تھا مگر ان میں سے ایک شخص تو میری ذاتی دشمنی اور حسد کی وجہ سے میرا مخالف ہو گیا۔ دوسرا دامادی کی وجہ سے اس کا طرف دار بن گیا۔ بالآخر تیسرا اپنا سینہ پھلائے اٹھ کھڑا ہوا۔ جسے سوا کھانے پینے ہگنے موتنے کے کچھ نہ آتا تھا۔ اس نے خدا کے مال کو خوب چبا چبا کر ٹھونسا جیسے اونٹ بہار کے موسم کی گھاس خوب مزے لے لے کر تھورتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی بداعمالیاں خود ان کے سامنے آئیں۔ اور ان کو منہ کے بل گرا دیا۔ اس وقت کسی چیز نے مجھے اتنا پریشان نہیں کیا جتنا میری بیعت کرنے والوں کے ہجوم نے مجھے پریشان کیا۔ مجھ پر ایسا زبردست ہجوم کیا کہ میرے دونوں بیٹے حسنؑ حسینؑ کچل کچل گئے۔ میری عبا پھٹ گئی۔ مگر جب میں نے خلافت ظاہری کو (مجبوراً) قبول کیا تو ایک گروہ نے میری بیعت توڑ دی۔

دوسرے نے فسق و فجور، فتنہ و فساد اختیار کیا۔ تیسرا گروہ دین سے نکل کر باغی ہو گیا۔ گویا ان لوگوں نے خدا کا یہ کلام سنا ہی نہ تھا کہ ''یہ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے ہے جو زمین پر (ناحق) بلند ہونا نہیں چاہتے ہیں۔ اور اچھا انجام برائیوں سے بچنے والوں کا ہے۔'' (القرآن سورہ قصص: ۸۳)

ان سب لوگوں نے خدا کے اس حکم کو خوب سنا تھا، اچھی طرح سنا تھا، مگر دنیا کی خوبصورتی ان کی آنکھوں

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں رچ بس گئی تھی۔ وہ دنیا کی محبت میں اندھے ہو گئے تھے۔ اگر لوگوں کی بیعت کر لینے کی وجہ سے، خدا کی قسم، مجھ پر خدا کی حجت تمام نہ ہو چکی ہوتی، اور اگر عالم سے خدا نے یہ عہد نہ لیا ہوتا کہ وہ ظالم کے ظلم سے پیٹ بھرنے پر اور مظلوموں کی بھوک پر خاموش نہ بیٹھیں گے، تو میں خدا کی قسم اس خلافت کے اونٹ کی لگام اسی کی پیٹ پر پھینک کر اس کو اسی طرح ہنکا کر بھگا دیتا جس طرح میں نے اول کے زمانے میں کیا تھا۔ تم خود دیکھ لو کہ یہ بچی بنی دنیا اور اس کی حکومت میرے نزدیک ایک بکری کی چھینک سے بھی کم قیمت ہے۔"

حضرت علیؑ یہاں تک کہہ پائے تھے کہ کسی نے ایک خط آپ کو پیش کر دیا اور اس طرح خطبہ رک گیا۔

ابن عباسؓ نے عرض کیا کہ یا علیؑ! خطبہ مکمل کر دیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا اے ابن عباسؓ یہ تو ایک شقشقہ (نعرہ) تھا جو میرے منہ سے ابل پڑا تھا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مجھے جتنا افسوس اس خطبہ کے مکمل نہ ہونے کا ہوا اتنا افسوس کسی بات کے کٹنے پر نہیں ہوا۔ کیونکہ حضرت علیؑ جس مقام تک بات کو پہنچانا چاہتے تھے، بات وہاں تک نہ پہنچ سکی۔

امام محمد باقرؑ سے پوچھا گیا کہ حکومت آپ کے غیروں کے پاس کیوں چلی گئی؟ امام نے فرمایا کیونکہ خدا جانتا تھا کہ آنے والے زمانے میں بے حد فسادات اور خرابیاں پیدا ہوں گی، حرام نکاح ہوں گے۔ خدا کے احکامات اور فیصلوں کے خلاف کام اور فیصلے ہوں گے۔ اس لیے اللہ نے چاہا کہ ان تمام برائیوں اور ظلم کے ذمہ دار ہمارے غیر ہوں۔

حضرت علیؑ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی اس لیے پہنتے تھے

کہ وہ داہنی طرف والوں کے امام تھے۔ جن کو قرآن نے اصحاب یمین فرمایا ہے۔ جب کہ بائیں طرف والوں کی مذمت کی ہے۔ نیز یہ کہ جناب رسول خداؐ بھی داہنے ہاتھ ہی میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت علیؑ کی محبت کے فوائد؟

جناب رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تم ہی میرے وزیر اور خلیفہ ہو، تم ہی میرے قرضے ادا کرو گے اور میری تمام ذمہ داریاں پوری کرو گے۔ جو شخص میرے بعد تم سے محبت کرے گا (۱) خدا اس

کا خاتمہ امن و ایمان پر کرے گا

۲۔ جو شخص تمہارے بعد تم سے بغیر دیکھے محبت کرے گا خدا اس کا خاتمہ بھی امن و ایمان پر کر لے گا اور قیامت کے انتہائی خوفناک دن اس کو امن و سکون عطا کرے گا۔ اے علی جو تم سے دشمنی کی حالت میں مر جائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ اور جو برا عمل اس نے مسلمان کی حیثیت سے کیا ہوگا، خدا اس کا اس سے حساب لے گا۔ (رسول خداؐ)

ذوالفقار کا نام ذوالفقار (دومنہ والی) کیوں پڑا؟

اس لیے کہ علیؑ جس کو ذوالفقار سے ضرب مارتے اسکو دنیا میں اس کے گھر والوں سے جدا کر دیتے اور آخرت میں جنت سے جدا کر دیتے۔ (امام محمد باقرؑ)

امام مھدیؑ کو قائم آل محمدؐ کیوں کہتے ہیں

اس لیے کہ جب امام حسینؑ شہید کیئے گئے تو فرشتوں نے بے قرار ہو کر خدا سے فریاد کی۔ خدا نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں ضرور حسینؑ کا انتقام لوں گا۔ (امام محمد باقرؑ)

جناب رسول خداؐ نے فرمایا "وہ قائم (امام مھدیؑ) ہم میں سے ہوگا۔ اس کا نام میرا نام ہوگا۔ وہ میری سنت (طریقوں) پر عمل کرے گا۔ اور زمین کو عدل انصاف اور نور سے بھر دے گا۔ جب کہ وہ پہلے ظلم جور اور برائیوں سے بھری ہوگی۔ (جناب رسول خداؐ)

حضرت علیؑ جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے کیوں بنائے گئے؟

اس لیے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علی کی محبت ایمان اور علی سے دشمنی کفر ہے۔ اور جنت ایمان والوں کے لیے بنائی گئی ہے۔ اور جہنم کفر و انکار کرنے والوں کے لیے بنائی گئی ہے۔ اس لیے علیؑ جنت جہنم کی تقسیم کرنے والے ہیں۔ کیونکہ جنت میں علیؑ سے محبت کرنے والے جائیں گے اور جہنم میں علیؑ کے دشمن جائیں گے۔ (امام جعفر صادقؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں کیوں رسول خدا کا وارث اور خلیفہ برحق ہوں؟ (حضرت علیؑ)

اس لیے کہ رسولؐ کی بعثت کے وقت رسولؐ خدا نے عبدالمطلب کی تمام اولادوں کو ایک گھر میں جمع کیا اور صرف ڈیڑھ سیر گوشت کا کھانا تیار کرلیا۔ سارے مہمانوں کو (جو چالیس آدمی تھے) وہ کھانا کھلایا۔ پھر بھی وہ کھانا اپنی جتنا تھا اتنے کا اتنا باقی رہ گیا۔ حالانکہ ان لوگوں میں ہر ایک، ایک پوری بھیڑ اکیلے کھانے والا تھا۔ پورا ایک ڈول پی جانے والا تھا۔ پھر رسولؐ خدا نے فرمایا لوگو! تم نے میرا معجزہ دیکھا۔ اب بتاؤ تم میں کون میرا بھائی میرا وارث میرا وصی میرا خلیفہ اور مددگار بننے کو تیار ہے؟ یہ بات رسولؐ خدا نے تین دفعہ پوچھی۔ ہر مرتبہ کوئی نہ اٹھا، صرف میں اٹھا اور رسولؐ خدا نے مجھے بٹھا بٹھا دیا۔ جب تیسری بار بھی کسی نے جواب نہ دیا تو رسولؐ خدا نے مجھ سے اپنی بیعت لینے کے لیے میرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا۔ اس طرح میں اپنے چچازاد بھائی کا وارث بنا اور میرے چچا (عباس) یا کوئی دوسرا رسولؐ کے وارث نہیں بنے۔

پھر رسول خدا نے فرمایا: لوگو یاد رکھو یہ (علیؑ) میرا بھائی، میرا وارث، میرا وصی، میرا وزیر، میرے بعد تمہارے درمیان میرا خلیفہ ہے۔ یہ سن کر ساری قوم ہنستے ہوئے اٹھ گئی اور سب نے ابوطالبؑ سے کہا لیجئے آپ کو حکم ملا ہے کہ اپنے اس بچے کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں (حضرت علیؑ)

حضرت علیؑ حضرت عمرؓ کی بنائی ہوئی شوریٰ کمیٹی میں کیوں گئے؟

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت علیؑ سے کہا میں آج آپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ آپ شوریٰ کے جلسہ میں نہ جائیں کیونکہ حضرت عمرؓ نے آپ کا نام سب سے آخر میں رکھا ہے۔ وہ اصل میں آپ کو نکالنا چاہتے ہیں۔ حضرت علیؑ نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب حضرت عثمان کی بیعت ہو چکی تو ابن عباسؓ سے کہا ''تمہارے ذہن سے ایک بات نکل گئی تھی۔ کیا تم نے ان صاحب کو ہم سے بار بار یہ کہتے نہیں سنا تھا کہ ''اللہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ ایک ہی گھرانے میں نبوت اور خلافت دونوں کو جمع کردے'' اس لیے میں نے چاہا کہ اس کو جھوٹا ثابت کردوں۔ اور یہ ثابت ہو جائے کہ ہم خلافت کے اس وقت بھی اہل تھے اور یہ بات کہنے والے نے جھوٹ کہا تھا (اب اس نے خود میرا نام خلافت کے لیے تجویز کیا۔ اس طرح بر خود

غلط (جھوٹا) ثابت ہوگیا) یہ سن کر ابن عباسؓ خاموش ہوگئے۔ (امام جعفر صادقؑ)

کیا وجہ تھی کہ کسی امام نے تلوار اٹھائی اور کوئی خاموش رہا؟ کسی نے علم کی اشاعت کی اور کسی امام نے گھر بیٹھ کر خود کو چھپائے رکھا؟

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جبریلؑ آسمان سے رسولؐ خدا کے پاس ایک صحیفہ (کتاب) لائے۔ اس صحیفے پر سونے کی مہریں تھیں۔ جبرئیل نے فرمایا یہ ہدایت نامہ اصل میں آپ کا وصیت نامہ ہے۔ جو آپ سب سے زیادہ شریف آدمی کو دے دیں۔ رسولؐ خدا نے پوچھا۔ وہ کون ہے؟ جبریلؑ نے کہا علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ آپ علیؑ کو حکم دیں کہ جب آپ وفات پا جائیں تو اس میں سے پہلی مہر کو توڑیں۔ پھر اس میں جو لکھا ہو اس پر عمل کریں۔ حضرت علیؑ نے بعد وفات رسولؐ ایک مہر توڑی جو لکھا تھا اس پر عمل کیا۔ پھر وفات سے پہلے وہ صحیفہ امام حسنؑ کو دیا، انہوں نے دوسری مہر توڑی جو لکھا تھا اس پر عمل کیا۔ وقت وفات انہوں نے وہ صحیفہ امام حسینؑ کے سپرد کردیا۔ انہوں نے مہر توڑی تو اس میں لکھا تھا کہ ''ایک ایسے گروہ کو لے کر نکلو جو تمہارے ساتھ شہید ہونے کو تیار ہو، پھر اپنی جان خدا کے لیے قربان کردو۔'' پھر انہوں نے شہادت سے پہلے وہ صحیفہ امام زین العابدینؑ کے حوالے کیا۔ انہوں نے مہر توڑی تو لکھا تھا تم ''چپ رہو اور گھر میں بیٹھو اور مرتے وقت تک اللہ کی عبادت کرتے رہو'' پھر انہوں نے وہ صحیفہ ایک مرد (امام محمد باقرؑ) کے حوالے کیا۔ انہوں نے مہر توڑی تو لکھا تھا۔ ''تم لوگوں سے میری حدیثیں بیان کرو۔ فتوے دو اور اپنے باپ دادا کے علوم کو پھیلاؤ۔'' انہوں نے جو لکھا تھا کیا۔ پھر انہوں نے وہ صحیفہ ایک مرد (امام جعفر صادقؑ) کے حوالے کیا۔ انہوں نے مہر توڑی تو لکھا تھا کہ ''تم لوگوں سے میری حدیثیں بیان کرو۔

ان کو فتوے دو اور اپنے باپ دادا کے علوم کو پھیلاؤ'' انہوں نے جو لکھا تھا اس پر عمل کیا۔ پھر انہوں نے وہ صحیفہ ایک مرد (امام موسیٰ کاظمؑ) کے حوالے کیا۔ انہوں نے مہر توڑی تو لکھا تھا۔ ''تم لوگوں سے میری حدیث بیان کرو۔ فتوے دو اور تمہارے باپ دادا نے جو فرمایا ہے اس کی تصدیق کرو اور خدا کے سوا

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

کسی سے نہ ڈرو۔" پھر وہ اسی صحیفہ کو ایک مرد (امام علی رضاؑ) کو دیں گے۔ وہ پھر کسی ایک اور مرد (امام محمد تقیؑ) کے حوالے کریں گے۔ اسی طرح یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ (امام جعفر صادقؑ)

(معلوم ہوا کہ ہر امام نے رسولؐ خدا کی وصیت اور خدا کے حکم پر عمل کیا۔ اپنی مرضی سے کچھ نہیں کیا)

حضرت علیؑ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

جناب رسولؐ خدا نے یہ فرمایا کہ اے علیؑ تم سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔ تو حضرت علیؑ نے پوچھا یا رسولؐ اللہ کیا میں آپ سے بھی پہلے جنت میں داخل ہوں گا؟ رسولؐ خدا نے فرمایا ہاں۔ جس طرح دنیا میں تم میرے علمدار ہو اسی طرح آخرت میں بھی تم میرے علمدار ہو گے۔ اور علمدار تو آگے آگے چلتا ہے۔ اے علی! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جنت میں میرے آگے آگے داخل ہو رہے ہو اور تمہارے ہاتھ میں میرا علم ہے۔ جسے لواء الحمد کہتے ہیں اور اس علم کے پھریرے کے سائے میں حضرت آدمؑ اور تمام انبیاءؑ کرام چل رہے ہیں (اور جنت میں داخل ہو رہے ہیں) (بروایت امام حسینؑ)

بتوں کو گراتے وقت رسولؐ خدا علیؑ کے کاندھوں پر بلند کیوں ہوئے؟

اگر رسولؐ خدا علیؑ کے کاندھوں پر بلند ہو کر بت توڑتے تو رسولؐ خدا کو بتوں کے توڑنے کا شرف علیؑ کی وجہ سے ملتا۔ اس طرح علیؑ رسولؐ خدا سے افضل قرار پاتے۔ حالانکہ حضرت علیؑ کو جتنے شرف، عزتیں، کمالات وفضائل اور بلندیاں ملیں وہ سب کی سب جناب رسولؐ خدا کی وجہ سے ملیں تھیں۔ (اسی لیے فتح مکہ کے موقع پر رسولؐ خدا نے علیؑ کو اپنے کاندھوں پر بلند کیا اور بتوں کو توڑنے کی بلندی اور عزت بخشی) جب علیؑ رسولؐ کے کاندھوں پر بلند ہوئے تو علیؑ نے فرمایا میں آپ کے کندھوں پر بلند ہو کر اتنا اونچا ہو گیا ہوں کہ چاہوں تو آسمان کو چھولوں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ چراغ کی لو چراغ ہی سے نکلتی ہے (اگرچہ بظاہر چراغ سے اونچی ہوتی ہے) اس طرح اگرچہ علیؑ رسولؐ کے کاندھے پر ظاہراً رسولؐ سے بلند دکھائی دے رہے ہیں۔ مگر علیؑ کی تمام بلندیاں رسولؐ خدا کی عطا کے سبب سے ہیں جیسے شمع کی لو شمع کی وجہ سے روشن ہے۔ جب فرشتوں نے محمدؐ وآل محمدؐ کے نور کو دیکھا تھا تو خدا سے پوچھا تھا کہ یہ نور کیسا ہے؟ خدا نے فرمایا تھا کہ یہ نور میرے نور سے پیدا ہوا ہے۔ اس کی جڑ (اصل) نبوت ہے اور اس کی شاخ (فرع) امامت ہے۔ نبوت میرے روزے اور میرے رسول محمد مصطفیٰؐ کے لیے ہے اور امامت میری حجت اور میرے ولی علیؑ کے لیے ہے۔ اگر یہ دونوں نہ ہوتے تو میں کسی مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اس طرح غدیر خم کے موقع پر بھی رسول خدا نے علی کے دونوں بازو (پیچھے سے پکڑ کر علی کو اتنا) بلند کیا تھا کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ پھر اس کو خود رسول ہی نے تمام مسلمانوں کا مولیٰ (آقا) حاکم) اور امام قرار دیا تھا-----

پھر امام حسنؑ امام حسینؑ کو بھی رسولؐ خدا نے اپنے کاندھوں پر اٹھایا اور فرمایا تھا کہ یہ دونوں بہترین سوار ہیں۔ ان دونوں کا باپ ان دونوں سے بہتر ہے۔

ایک دن رسولؐ خدا نے سجدے کو بہت لمبا کر دیا تو بعد میں صحابہ نے سبب پوچھا تو فرمایا میرے بچے حسنؑ و حسینؑ میری پشت پر بیٹھ گئے تھے۔ میں نے یہ پسند نہ کیا کہ جب تک وہ خود نہ اتر جائیں، میں ان کو اتار دوں۔ ان سب کاموں سے جناب رسولؐ خدا کا مقصد یہ تھا کہ لوگ آل محمدؐ کی شان وشوکت اور بلندیوں کو سمجھ لیں۔ نیز یہ کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رسول بھی ہیں اور امام بھی ہیں۔ جب کہ علیؑ صرف امام ہیں۔ رسول نہیں ہیں۔ اس لیے علیؑ بارِ نبوت اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے (اسی لیے فتح مکہ کے دن رسول علیؑ کے کاندھوں پر بلند نہیں ہوئے بلکہ علی کو اپنے کاندھوں پر بلند فرمایا) (امام جعفر صادقؑ)

حضرت فاطمہؑ کا نام فاطمہ اس لیے رکھا گیا

کہ فاطمہ کے معنی کاٹ کر علیحدہ کر دینے کے ہیں

ا۔ لوگ اس طمع میں کہ رسولؐ کے وارث بن جائیں، اپنی بیٹیاں رسولؐ کو شادی کے لیے پیش کرتے تھے۔ مگر جب فاطمہؑ پیدا ہو گئیں تو اللہ نے ان کا نام فاطمہؑ اس لیے رکھا کہ رسولؐ کی وراثت فاطمہ کی اولاد میں رکھ دی۔ اس طرح سب کے سب کٹ کے رہ گئے اور ان کی لالچ کی رسی کٹ گئی۔ اس لیے ان کا نام خدا نے فاطمہ رکھا کہ انہوں نے سب کی طمع کاٹ دی۔ فطم (جو فاطمہ کی اصل ہے) کے معنی کاٹ دینے کے ہوتے ہیں۔ (ابوالحسن)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented By: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۔ فاطمہ نام اس لیے بھی خدا نے رکھا کہ فاطمہ ہر طرح کی برائی شر خرابی نجاست سے کٹی ہوئی الگ تھلگ تھیں۔ (امام جعفر صادقؑ)

۱۔ حضرت فاطمہؑ کا نام فاطمہ اس لیے بھی خدا نے رکھا کہ قیامت کے دن ایک محبِّ اہلبیت جو سخت گناہگار ہوگا جہنم میں بھیجا جائے گا۔ جب وہ جہنم کے دروازے پر پہنچے گا تو حضرت فاطمہؑ اس کے ماتھے پر لکھا ہوا پڑھیں گے کہ یہ محبت اہلبیت ہے۔ یہ پڑھ کر فاطمہؑ خدا سے دعا کریں گی اے اللہ! تو نے میرا نام فاطمہ اس لیے رکھا ہے کہ تو نے میری اولاد سے محبت رکھنے والوں کو جہنم سے کاٹ کر الگ کر دیا ہے اور تو اپنے وعدے کے خلاف کبھی نہیں کرتا۔ خدا فرمائے گا اے فاطمہؑ تو نے سچ کہا۔ میں نے ہی تیرا نام فاطمہ رکھا ہے۔ اس لیے میں نے تیری وجہ سے تجھ سے اور تیری اولاد سے محبت رکھنے والوں کو جہنم سے الگ کر کے بالکل آزاد کر دیا ہے۔ میرا وعدہ سچا ہے اور میں کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ میں نے اس کو جہنم جانے کا حکم صرف اس لیے دیا تھا کہ تم اس کی شفاعت کرو اور میں قبول کروں تاکہ تمام میرے فرشتے انبیاء اور اہل محشر سب کے سب جان لیں کہ میرے پاس تمہارا (فاطمہؑ کا) کیا مقام ہے۔ اب تم جس کی پیشانی پر مومن لکھا دیکھو اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کر دو۔ (بروایت امام محمد باقرؑ)

جناب فاطمہؑ کا لقب زہرا اس لیے رکھا گیا کہ جب وہ محراب عبادت میں کھڑی ہوتیں تو ان کا نور آسمان والوں کے لیے اس طرح چمکتا جس طرح زمین والوں کے لیے چاند چمکتا ہے (زہرا کے معنی چمک دمک اور روشنی کے ہیں) (امام جعفر صادقؑ)

حضرت فاطمہؑ اپنے لیے دعا کیوں نہ کرتی تھیں؟

جب امام حسنؑ نے سبب پوچھا کہ آپ دوسروں کے لیے اس قدر دعائیں کرتی ہیں مگر اپنے لیے کیوں دعا نہیں کرتیں؟ تو جناب فاطمہؑ نے فرمایا "بیٹا! پہلے پڑوسی (مراد دوسرے) پھر اپنا گھر"۔
(امام جعفر صادقؑ)

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں — بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو — خدا کے بندوں سے پیار ہوگا
(اقبالؔ)

حضرت فاطمہؑ محدثہ تھیں یعنی فرشتوں سے باتیں کرتی تھیں

کسی نے محمد ابن ابی بکرؓ سے پوچھا کہ کیا فرشتے انبیاء کے سوا کسی اور سے بھی باتیں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا مریم نبی نہ تھیں مگر محدثہ یعنی ملائکہ سے باتیں کرتی تھیں۔ اسی طرح مادر موسیٰ محدثہ تھیں۔ ابراہیم کی زوجہ سارا نے فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور فرشتوں نے ان کو اسحاق نبی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی۔ اس طرح حضرت فاطمہ نبی نہیں تھیں مگر محدثہ تھیں۔ یعنی فرشتوں سے باتیں کرتی تھیں اور فرشتے ان سے باتیں کرتے تھے۔ (محمد ابن ابی بکرؓ)

حضرت فاطمہؑ کیوں راتوں رات دفن کی گئیں؟

اس لیے کہ حضرت فاطمہؑ نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ میں وہ دونوں مرد شریک نہ ہوں۔
(امام جعفر صادقؑ)

رسولؐ خدا نے حضرت ابوبکرؓ سے سورۃ برأت کیوں واپس لے لی؟

جب یہ سورۃ رسولؐ خدا نے حضرت ابوبکرؓ سے واپس لے لیا تو حضرت ابوبکرؓ نے رسولؐ خدا سے اس کا سبب پوچھا تو رسولؐ خدا نے فرمایا خدا نے حکم دیا کہ اس کی (قرآن کی) تبلیغ میں خود کروں یا میرے اہلبیت میں سے کوئی مرد کرے، جو میرا اہل ہو۔ (یعنی میری طرح جو خدا کی آیتوں کا پہنچانے کا اہل ہو۔)

رسولؐ خدا کے بعد خدا کی حجت (دلیل) ائمہ اہلبیتؑ ہیں

رسولؐ خدا تمام مخلوقات پر خدا کی حجت ہیں مگر ان کے بعد کون خدا کی حجت ہے؟ لوگوں نے کہا "قرآن" منصور بن حازم صحابی اور شاگرد امام جعفر صادقؑ نے کہا "مگر قرآن سے تو ہر فقیہہ اپنے اپنے

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

حق میں دلیلیں دلاتا ہے اور غالب آ جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہو کہ قرآن بغیر کسی قیم (معلم) کے اکیلا خدا کی حجت نہیں ہوسکتا۔ تو اب بتاؤ کہ قرآن کا وہ قیم (معلم) کون ہے؟" لوگوں نے کہا۔ "وہ ابن مسعودؓ ہے اور فلاں فلاں ہے۔" منصور نے کہا" کیا یہ لوگ پورے قرآن کے عالم تھے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ ہمیں تو علیؑ کے سوا آج تک کوئی نہیں ملا جو یہ کہہ سکے کہ میں پورے قرآن کا عالم ہوں، کیونکہ جب بھی کوئی مسئلہ سامنے آتا تو ہر شخص یہ کہتا تھا کہ میں اس کا حل نہیں جانتا ہوں۔ صرف علی ابن ابی طالبؑ تھے جو کبھی یہ نہ کہتے تھے کہ میں اس حل نہیں جانتا۔ صرف علی ابن ابی طالب تھے جو یہ کہتے تھے کہ "میں ہر مسئلہ کا حل جانتا ہوں۔" منصور نے کہا" اسی لیے ہم گواہی دیتے ہیں کہ علیؑ ہی قرآن کے قیم (ساتھی، معلم۔ قائم رکھنے والے) ہیں۔ انہی کی اطاعت خدا کی طرف سے فرض ہے۔ اور رسولؐ خدا کے بعد علیؑ ہی تمام لوگوں پر خدا کی حجت ہیں۔ قرآن کا جو مطلب علیؑ نے بتایا ہے وہی حق (درست) ہے۔" یہ دلیل سن کر امام جعفر صادقؑ نے منصور بن حازم سے کہا" اللہ تم پر رحم کرے۔" پھر منصور نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کہ علی ابن ابی طالبؑ اس وقت تک دنیا سے نہیں گئے جب تک خدا کی کوئی حجت زمین پر نہ ہوئی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ حسن ابن علیؑ تھے جن کی اطاعت فرض تھی۔ امام نے فرمایا خدا تم پر رحم کرے۔ منصور نے کہا" پھر امام حسنؑ اس وقت تک دنیا سے نہیں گئے جب تک انہوں نے اپنے بعد کے لیے خدا کی حجت نہیں چھوڑی، جس طرح رسولؐ خدا نے اپنے بعد کے لیے حجت چھوڑی تھی۔ امام حسنؑ کے بعد امام حسینؑ خدا کی حجت تھے۔

ان کی اطاعت فرض تھی۔ بالکل اسی طرح امام حسینؑ اپنے بعد علی ابن الحسین زین العابدینؑ کو چھوڑ گئے۔ وہ بھی خدا کی حجت تھے اور ان کی اطاعت بھی فرض تھی۔ وہ اپنے بعد محمد ابن علی الباقرؑ کو چھوڑ گئے جو خدا کی حجت تھے۔ ان کی اطاعت فرض تھی، امام صادقؑ نے فرمایا" خدا تم پر رحم کرے۔" منصور نے کہا پھر ان کے بعد انہوں نے آپ کو چھوڑا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی حجت ہیں اور آپ کی اطاعت فرض ہے۔ امام صادقؑ نے فرمایا" بس اب خاموش رہو۔ خدا تم پر رحم کرے۔"

ہشام بن حکم (شاگرد امام جعفر صادقؑ) نے امام صادقؑ سے کہا کہ میں نے عمرو بن عبید (قاضی القضاۃ) بصرہ سے اس کی محفل میں پوچھا کیا آپ کی آنکھیں ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آپ کی ناک ہے؟ اس نے کہا ہاں ہیں۔ اس سے میں سونگھتا ہوں۔ میں نے پوچھا کیا آپ کے زبان ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا آپ اس سے کیا کام لیتے ہیں؟ اس نے کہا ذائقے چکھتا ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کے کان ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ ان سے میں آواز سنتا ہوں۔ میں نے پوچھا۔ آپ کے دل (عقل) ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا اس سے آپ کیا کام لیتے ہیں؟ اس نے کہا تمام اعضاء جو معلومات پیش کرتے ہیں، ان میں امتیاز کرتا ہوں کہ کونسی بات صحیح ہے کونسی بات غلط ہے۔ یعنی جو سونگھنے دیکھنے چکھنے سننے میں کچھ شک شبہ ہوتا ہے، تو میں اس شک کو اپنے دل (عقل) کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ تو میرا دل اس شک کو دور کر دیتا ہے۔ میں نے کہا تو پھر قلب (عقل) کا ہونا لازمی اور ضروری ہوا تاکہ شکوک دور کر سکتے تمام اعضاء کو یقین دلا سکے۔ قاضی نے کہا بے شک۔ میں نے کہا "اے بندہ خدا! ابن مروان جب اللہ نے تمہارے اپنے اعضاء کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا تاکہ وہ تم کو صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط بتا دے اور تمہارے شکوک دور کر دے، تو کیا خدا اپنی ساری مخلوقات کو حیرت شک اور اختلاف کے اندر چھوڑ دے گا؟ اور ان کے لیے کوئی امام (ہادی) مقرر نہیں کرے گا؟ تاکہ لوگ اپنے شکوک و شبہات اس کے سامنے پیش کریں؟ اور ان کو دور کر لیں؟ خدا آپ کے اعضاء کے شکوک دور کر نے کے لیے تو امام مقرر کرے اور اپنی ساری مخلوقات کو حیرت میں بغیر امام کے چھوڑے رکھے؟" یہ سن کر عمرو بن عبید (قاضی بصرہ) بالکل چپ ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد مجھ سے کہا کیا تم ہشام ہو؟ میں نے انکار کیا مگر وہ سمجھ گیا۔ کھڑے ہو کر مجھے سینے سے لگالیا۔ پھر مجھے اپنی جگہ بٹھایا اور خود اٹھ کر چلتا بنا۔ جب تک میں بصرہ میں رہا اس نے کسی سے کوئی بات نہ کی۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا" خدا کی قسم یہ استدلال ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔"

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

زمین کبھی خدا کی حجت (امام) سے خالی نہیں رہتی

امام صادقؑ نے فرمایا جب حضرت آدمؑ کی عمر پوری ہوگئی تو خدا نے ان پر وحی کی اب تمہارے پاس جو علم ہے، جو ایمان ہے، جو عقیدے ہیں، جو نبوت کا علم اور خدا کا اسم اعظم ہے اس کو اپنے بیٹے ہبۃ اللہ کے حوالے کردو۔ اس لیے کہ میں زمین کو بغیر کسی عالم (امام) کے نہیں چھوڑوں گا جس سے میری اطاعت (کا طریقہ) اور میرا دین نہ معلوم کیا جا سکے۔ تا کہ وہ (امام) میری اطاعت کرنے والوں کے لیے نجات کا ذریعہ ہو۔ (امام جعفر صادقؑ)

حضرت علیؑ یہ دعا فرمایا کرتے تھے "اے خدا زمین کو کبھی اپنی حجت کے بغیر نہ چھوڑنا۔ چاہے وہ تیری حجت ظاہر ہو یا چھپی ہوئی ہو، تا کہ تیری حجتیں اور دلیلیں باطل نہ ہو سکیں۔"

یعقوب بن سراج نے امام صادقؑ سے پوچھا کیا زمین کسی عالم (امام) کے بغیر رہ سکتی ہے جو زندہ ہو؟ اور لوگ اس سے اپنے مسائل پوچھ سکیں؟ حلال حرام کو جان سکیں؟ امام نے فرمایا "اگر ایسا ہو تو پھر اللہ کی عبادت نہیں ہو سکے گی۔ اگر زمین بغیر امام کے رہ جائے گی تو دھنس جائے گی۔ زمین نہیں رہ سکتی جب تک اس میں کوئی ایسا (خدا کا مقرر کیا ہوا) عالم نہ ہو جو لوگوں کی اصلاح کرے کیونکہ لوگوں کو اصلاح اس کے بغیر نہیں ہو سکتی۔" (امام جعفر صادقؑ)

اللہ زمین کو بغیر اپنے مقرر کیے ہوئے امام کے کیوں نہیں چھوڑتا؟

کیونکہ خدا کے مقرر کئے ہوئے امام کو دینِ خدا میں ہر زیادتی اور ہر کمی کا پورا علم ہوتا ہے۔ تا کہ اگر لوگ دین میں اپنی طرف سے کچھ اضافے کریں تو وہ امام اس اضافے کو رد کر دے۔ اور اگر دین خدا میں کچھ کمی کر دیں تو اس کو مکمل کر دے۔ اگر وہ امام نہ ہوگا تو مسلمانوں کو اپنے دین میں شک وشبہات اور دھوکا ہوگا۔۔۔ اس لیے زمین کبھی ایسے عالم (ہادی) سے خالی نہ رہے گی۔ ضرور کوئی ایسا عالم موجود ہوگا جو دین میں زیادتی اور کمی کا پورا پورا صحیح علم رکھتا ہوگا۔ اگر مسلمان کچھ بڑھا دیں گے تو وہ گھٹا دے گا اور اگر کچھ کمی کر دیں گے کہ تو وہ مکمل کر دے گا۔ تا کہ مسلمانوں کے لیے تمام معاملات مشکوک اور خلط ملط نہ ہو جائیں

(حلال حرام میں فرق نہ کیا جا سکے) (امام جعفر صادقؑ و امام محمد باقرؑ)

امام صادقؑ کے شاگرد ہشام نے کہا کہ امام کا معصوم ہونا ضروری ہے اور اگر وہ سب سے زیادہ بہادر، سب سے بڑا عالم، سب سے زیادہ سخی، سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور انصاف کرنے والا نہ ہوگا، تو وہ خدا کی طرف سے امام بنائے جانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ (ہشام شاگرد امام جعفر صادقؑ)

امام کے معصوم ہونے کی کیا دلیل ہے؟ (امام کے معنی ہی یہ ہیں کہ جو سب سے آگے ہو)

ہشام نے کہا "تمام گناہوں کے ہونے کے چار وجوہات ہوتی ہیں (۱) حرص (۲) حسد (۳) غضب (۴) شہوت۔ یہ چاروں چیزیں امام میں نہیں ہوتیں۔ امام دنیا کا حریص نہیں ہوتا۔ کیونکہ ساری دنیا اس کے زیر حکومت ہوتی ہے۔ وہ سارے مسلمانوں کا خازن ہوتا ہے۔ پھر حرص کیوں کرے گا؟ یہ بھی ممکن نہیں کہ امام حسد کرے کیونکہ اس سے کوئی بلند ہے ہی نہیں جس سے وہ حسد کرے۔ سب اس سے پست ہیں۔ یہ بھی ممکن نہین کہ وہ اللہ کے کاموں کے سوا کسی دنیوی کام یا فائدے کے لیے غضبناک ہو کیونکہ اللہ نے امام پر حدود کو قائم رکھنا فرض کیا ہے۔ اس لیے یہ ممکن نہیں کہ امام اپنی خواہشاتِ نفس کی پیروی کرے یا دنیا کو آخرت پر ترجیح دے۔ اسی لیے خدا نے امام کے دل میں آخرت کی محبت پیدا کر دی ہے۔ جس طرح ہم لوگوں کی نظر دنیا پر رہتی ہے امام کی نظر آخرت پر رہتی ہے۔ کیا تم نے کسی کو دیکھا ہے کہ وہ کسی بدصورت چیز کے لیے کسی خوبصورت چیز کو چھوڑ دے؟ یا کسی کڑوے کھانے کے لیے مزیدار کھانے کو چھوڑ دے؟ کھردرے لباس کے لیے نرم لباس کو چھوڑ دے؟ دنیا کی ختم ہونے والے نعمتوں کے لیے آخرت کی ہمیشہ ہمیشہ قائم دائم رہنے والی نعمتوں کو چھوڑ دے؟" (ہشام شاگرد امام جعفر صادقؑ)

کیا وجہ ہے کہ امامت امام حسینؑ کی نسل میں آئی؟

جناب رسولؐ خدا نے حضرت فاطمہؑ سے کہا بیٹی تیرے بیٹے حسینؑ کو میری امت قتل کرے گی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت فاطمہؑ نے کہا ''بابا پھر مجھے ایسے بیٹے کی ضرورت نہیں ہے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا ''بیٹی فاطمہ مجھ سے خدا نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ (عالمین کی) امامت کو اسی کی نسل میں قرار دوں گا''۔ یہ سن کر جناب فاطمہؑ نے عرض کی ''یارسول اللہ پھر میں راضی ہوں۔''

ام المومنین ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ہرروز جناب رسولؐ خدا آتے تھے اور اپنی زبان امام حسینؑ کے منہ میں دیتے تھے۔ وہ زبان کو چوستے رہتے تھے اور اس طرح ان کا پیٹ بھر جاتا تھا۔ اس لیے امام حسینؑ کا گوشت پوست جناب رسولؐ کے گوشت پوست سے بنا۔ امام حسینؑ نے کبھی اپنی ماں فاطمہؑ کا دودھ نہیں پیا۔

(امام جعفر صادقؑ)

(اس سے ثابت ہوا کہ امام حسینؑ کی قربانی رسولؐ خدا کی قربانی تھی اس لیے امام حسینؑ کا قاتل اور دشمن رسولؐ خدا کا قاتل اور دشمن ہے۔)

کیا وجہ ہے کہ نبی کے بعد ہر امام کی معرفت لازمی ہے؟

اس لیے کہ ان کی معرفت حاصل کئے بغیر صحیح ہدایت نہیں مل سکتی۔ لیکن رسول سے پہلے جتنے ھادی گزرے ہیں ان کی معرفت لازمی نہیں۔ کیونکہ ان کی شریعت مختلف تھی۔ اور آخری نبی کی شریعت مختلف ہے۔

(حنان بن سدیر)

کیا وجہ تھی کہ امام حسینؑ کے ساتھی قتل ہونے کے لیے خود آگے بڑھتے تھے؟

اس لیے کہ ان کے سامنے سے پردے ہٹ گئے تھے۔ وہ اپنی آنکھوں سے جنت کے اندر اپنی منزلیں دیکھ رہے تھے۔ اس لیے ہر شخص چاہتا تھا کہ جلد سے جلد جنت میں اپنی منزلوں پر پہنچ جائے۔

(امام جعفر صادقؑ)

امام مھدیؑ قاتلان حسینؑ کی اولادوں سے کیوں انتقام لیں گے؟

اس لیے کہ امام حسینؑ کے قاتلوں کی اولادیں امام حسینؑ کے قتل پر راضی اور خوش ہیں۔ بلکہ اس پر فخر

کرتے ہیں۔ جو شخص بھی کسی دوسرے کے کام پر راضی ہوتا ہے تو گویا وہ ایسا ہے کہ جیسے وہ کام اس نے خود انجام دیا ہے۔ اگر ایک شخص مشرق میں کسی کو ناحق قتل کرے اور دوسرا آدمی مغرب میں اس قتل پر راضی اور خوش ہو۔ تو اللہ کے نزدیک وہ خوش ہونے والا قتل میں شریک ہے۔ امام مھدیؑ اسی لیے امام حسینؑ کے قاتلوں کی اولادوں (اور طرف داروں) کو قتل کریں گے کیونکہ وہ یزید سے حسینؑ کے قتل کرنے پر راضی تھے۔ (خدا کی ان پر لعنت ہو) (امام جعفر صادقؑ) (نوٹ: انسان کا کسی عمل پر راضی ہونا، یا ناراض ہونا بھی ایک عمل ہے جو ہماری نیتوں کا حصہ ہے)

امام زین العابدینؑ کی عظمت

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا قیامت کے دن خدا کی طرف سے پکارنے والا پکارے گا کہ زین العابدینؑ کہاں ہیں؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا ایک فرزند علی ابن الحسینؑ صفوں کو چیرتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے۔

(جناب رسولؐ خدا)

جب امام زین العابدینؑ کو غسل کے لیے تخت پر لٹایا گیا تو دیکھا کہ آپ کے کندھوں پر اور پیٹ پر گٹے پڑے ہوئے ہیں جیسے اونٹ کے ہوتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ آپ اپنی پیٹ پر لاد لاد کر فقیروں کے گھروں پر خود جا کر سامان پہنچایا کرتے تھے۔ مگر جب آپ کا انتقال ہوا تو وہ سامان آنا بند ہو گیا۔ تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ سامان اور اشرفیوں کی تھیلیاں امام زین العابدینؑ تقسیم کیا کرتے تھے۔

(امام جعفر صادقؑ)

امام زین العابدینؑ کا لقب سجاد کیوں پڑا؟

امام زین العابدینؑ جب کوئی نعمت پاتے یا یاد کرتے تو فوراً سجدہ کرتے۔ کوئی قرآنی آیت (سجدہ) پڑھتے تو سجدہ کرتے۔ جب خدا کسی تکلیف کو دور کرتا تو سجدہ کرتے۔ خدا کسی مکار کی مکاری سے بچاتا تو سجدہ کرتے۔ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو شکر کے سجدے کرتے۔ جب دو آدمیوں کے درمیان

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

صلح کراتے تو سجدہ کرتے، اس لیے آپ کا لقب سجاد پڑ گیا یعنی بہت زیادہ سجدے کرنے والا۔

(بقول امام محمد باقرؑ)

امام محمد باقرؑ کا لقب باقر کیوں پڑا؟

بقر کے معنی چیرنے پھاڑنے اور کھود کھود کر نکالنے والا۔ امام محمد باقرؑ نے علم کو اس طرح چیرا پھاڑا کہ اس کی گہرائیوں تک جا پہنچے۔ اس طرح علم کی گہرائیوں تک جانے کا حق ادا کر دیا اور علم کو اس قدر پھیلایا جو پھیلانے، پہنچانے اور سمجھانے کا حق ہے۔ (جابر جعفیؒ)

امام موسیٰ کاظمؑ کا لقب کاظم، اس لیے پڑا

کہ آپ ہر ظلم اور غصے کو پی جاتے تھے، نیز یہ کہ (ظلم و جبر کی وجہ سے) آپ نے ظالموں کے متعلق سب کچھ جانتے ہوئے اس کا کبھی اظہار نہیں فرمایا۔ اس لیے آپ کا لقب کاظم (یعنی غصے کا پینے والا) ہو گیا۔ (ربیع بن عبدالرحمٰن)

حضرت امام رضاؑ کا لقب رضا اس لیے پڑا

(۱) کہ آپ اللہ کی مرضی پر پوری طرح راضی رہتے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے بعد آنے والے آئمہ اہلبیت کی رضا (مرضی) پر راضی تھے۔ دوسرے یہ کہ آپ کے طرف دار اور مخالفین دونوں آپ کی (حکومت) پر راضی تھے اور یہ بات صرف آپ ہی کے لیے خاص ہے۔

امام رضاؑ نے کیوں مامون کی ولیعہدی قبول کی

مامون نے سب سے پہلے امام رضاؑ سے کہا کہ آپ خلافت کو قبول فرمائیں

امام رضاؑ نے فرمایا اگر خدا نے تم کو خلیفہ بنایا ہے تو یہ خلافت تمہاری ہے۔ اس لیے اب تمہارے لیے یہ جائز ہی نہیں ہے کہ تم اس کو کسی دوسرے کو (خدا کی اجازت کے بغیر) دو۔ کیونکہ یہ خلافت خدا نے تم کو پہنائی ہے۔ اور اگر یہ خلافت تمہاری ہے ہی نہیں، تو پھر تم کو کیا حق ہے کہ تم کسی دوسرے کو عطا کر دو؟ اس

پر، مامون نے کہا تو پھر میری ولیعہدی تو آپ کو لازماً قبول کرنی ہی پڑے گی۔ (اس لیے موت کی دھمکی پر مجبوراً امام رضاؑ نے ولیعہدی کو قبول کیا)

مامون نے امام رضاؑ کو زہر کیوں دیا؟

مامون کی خدمت میں ایک حقیر صوفی کو پیش کیا گیا جس پر چوری کا الزام تھا۔ جب کہ اس کی پیشانی پر سجدوں کا نشان تھا۔ صوفی نے کہا میں نے مجبوراً چوری کی ہے۔ جب خمس اور مالِ غنیمت سے میرا حق نہیں دیا جاتا تو پھر بتاؤ میں کیا کروں؟ پھر اسنے قرآن کی وہ تمام آیتیں پڑھیں جس میں خدا نے خمس میں غریبوں کا حق بیان کیا ہے۔ مامون نے کہا تمہاری ان بے بنیاد باتوں کی وجہ سے میں خدا کی مقرر کی ہوئی سزا ختم نہیں کرسکتا۔

صوفی نے کہا تو پھر پہلے تم اپنے اوپر یہ سزا جاری کرو اور خود پاک ہو کر مجھے سزا دو۔ کیونکہ تم نے بھی مسلمانوں کے مال سے چوری کی ہے۔ مامون نے کہا خدا کی قسم میں ضرور تیرے ہاتھ کاٹوں گا۔ صوفی نے کہا تم میرے ہاتھ کیسے کاٹ سکتے ہو؟ تم تو میرے غلام ہو؟ مامون نے کہا تجھ پر لعنت میں کیسے تیرا غلام ہو گیا؟ صوفی نے کہا تیری ماں مالِ غنیمت دے کر خریدی گئی تھی اس لیے تم تمام مسلمانوں کے غلام ہو۔ جب تک مسلمان تم کو آزاد نہ کر دیں۔ پھر تم نے خمس کا مال بھی نگل لیا۔ نہ آل محمدؐ کا حق دیا نہ میرا حق دیا۔ اس لیے تم خود نجس ہو۔ اور جو چیز خود نجس ہو وہ دوسرے کو پاک نہیں کر سکتی۔ اس لیے تم حدود کو جاری نہیں کر سکتے۔ پہلے خود سزا پا کر پاک ہو جاؤ۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ "تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو۔ (سورہ بقر: ۴۴) یہ سن کر مامون حضرت امام رضاؑ کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں؟ امام رضاؑ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ "کہ دو حق تک پہنچانے والی دلیل خدا ہی کے لیے خاص ہے۔" یہ دنیا اور آخرت دونوں دلیلوں پر قائم ہیں۔ اس شخص نے قرآن سے دلیل پیش کر دی ہے۔ اس لیے اس کا دعویٰ صحیح ہے۔ خلیفہ مامون نے یہ سن کر حکم دیا کہ صوفی کو چھوڑ دو۔ پھر مامون نے لوگوں سے ملنا چھوڑ دیا اور آخر کار امام رضاؑ کو زہر دے کر شہید کیا۔ (محمد بن سنان)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت امام محمد تقیؑ کی تقیؑ اور امام علی نقیؑ کو نقیؑ کیوں کہا گیا؟

امام محمد تقیؑ کو تقی (یعنی محفوظ) اس لیے کہا گیا کہ مامون رشید عباسی کو خلیفہ نے رات کے وقت شراب کے نشے میں آپ کے بستر پر پے درپے کئی وار کئے مگر خدا نے آپ کو اس کے شر سے بچالیا (تقی کے معنی بچا ہوا اور محفوظ ہوتا ہے) اور امام علی نقیؑ کو نقی اس لیے کہا گیا کہ آپ کا کردار صاف ستھرا اور پاک و پاکیزہ تھا۔ (نقی کے معنی پاک و پاکیزہ) (کتاب معانی الاخبار)

خدا نے کیوں آئمہ اہلبیتؑ کو ظاہری غلبہ اور حکومت نہ دی؟

خدا خود سامنے آ کر لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا اس لیے کہ پھر عقل کا امتحان نہ ہوگا، نہ غیب پر ایمان ہوگا۔ خدا انسانوں کی ہدایت کے لیے انسانوں ہی کو مقرر کرتا ہے۔ اگر نبی امام انسان نہ ہوتے بلکہ آگ یا ہوا کے بنے ہوتے تو کوئی ان کے قریب نہ جاتا۔ پھر وہ ہمارے لیے نمونہ عمل نہ بن سکتے۔ اب اگر نبی امام ہر معاملے میں غالب رہتے اور ان پر کوئی مصیبت نہ آتی تو لوگ انہی کو خدا سمجھ لیتے۔ پھر ان کے صبر کے جوہر بھی نہ کھلتے۔ اس لیے خدا نے ان کو اکثر مغلوب رکھا تا کہ صبر و شکر کے جوہر کھلیں۔ ان کی کمال اطاعت ظاہر ہو اور لوگ سمجھ لیں کہ اصل خالق مالک رازق غالب حاکم صرف اور صرف خدا ہے۔ وہی سب کا مدبر پالنے والا مالک ہے۔ لوگ ان کی کمال اطاعت اور پاکیزہ کردار دیکھ کر ان کی اطاعت کریں تا کہ خدا کے انعامات کے مستحق قرار پائیں۔ ان کی دلیلیں سنیں تا کہ ان پر حجت تمام ہو جائے۔ اس کے بعد جو ان کو نہ مانے وہ حجت تمام ہونے کے بعد ہلاک و برباد ہو اور جو ان کے اقوال و اعمال کو سمجھ کر ان کو دل سے مان لے اور ان کی عملاً اطاعت کرے، وہ خدا کی طرف سے حجت تمام ہونے کے بعد ہدایت اور کامیابی پائے۔ (حسین بن روح نائب خاص امام مہدیؑ)

امام مہدیؑ کے غائب ہونے کا سبب

یہ ہے کہ ان کو قتل ہونے کا خوف ہوگا۔ (جناب رسولؐ خدا)

دوسری وجہ امام مہدیؑ کے غائب ہونے کی یہ ہے کہ جب وہ تلوار لے کر اٹھیں تو ان کی گردن پر کسی حکومت کی بیعت نہ ہو۔ (امام علی رضاؑ) (یعنی انہوں نے کسی ظالم حاکم کو حاکم نہ مانا ہو)

خدا نے جو طریقہ تمام انبیاء کرامؑ کی غیبت کا رکھا ہے وہی طریقہ امام مہدیؑ کے لیے ہوگا۔ لازمی ہے کہ تمام انبیاء کرامؑ نے مجموعی طور پر جتنے عرصے غیبت اختیار کی تھی، اتنے عرصے امام مہدیؑ غائب رہیں گے۔ (اسی لیے کہ رسولؐ خدا تمام پچھلے انبیاؑء کے وارث ہیں اور امام مہدیؑ جناب رسولؐ خدا کے وارث اور خلیفہ ہیں) (امام جعفر صادقؑ)

اللہ گناہگار قوموں پر عذاب کیوں نہیں کرتا؟

خدا جب کسی آبادی کو دیکھتا ہے کہ وہاں کے لوگ حد سے زیادہ گناہ کر رہے ہیں۔ مگر ان میں تین آدمی باعمل مومن ہیں تو خدا پوری قوم سے کہتا ہے کہ ”اگر یہ تین مومن نہ ہوتے جو میرے جاہ وجلال، غیض وغضب سے ڈرتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں اور میری مسجدوں کو آباد کرتے ہیں۔ اور سحری کے وقت میرے خوف سے مجھ سے معافیاں مانگتے ہیں (استغفر اللہ پڑھتے ہیں) تو میں تم سب لوگوں پر اپنا عذاب نازل کر دیتا۔ (جناب رسولؐ خدا)

خدا کو راضی کرنے کے بہترین وسیلے

خدا تک پہنچنے کا سب سے افضل ذریعہ جس کو وسیلہ بنانے والے وسیلہ بنائیں

۱۔ وہ خدا اور رسولؐ کو دل سے سمجھ کر ماننا ہے۔

۲۔ اللہ کو خوش کرنے کے لیے جہاد (کوششیں) کرنا ہے۔

یعنی دین خدا کو پھیلانے کے لیے سخت کوششیں کرنا اور بری خواہشات پر قابو پانا ہے۔

۳۔ خلوص دل سے سمجھ کر صرف خدا کو خوش کرنے کے لیے کلمۂ توحید و رسالت پڑھنا ہے

۴۔ نماز اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

اسلام دس (۱۰) حصوں پر مشتمل ہے

جس کے پاس ان دس (۱۰) حصوں میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہے وہ بالکل ناکام ہے۔ اسلام کا سب سے پہلے حصہ

۱۔ اس بات کو سمجھ کر دل سے ماننا اور گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی لائق غلامی نہیں یہی کلمۂ توحید ہے۔

۲۔ نماز ادا کرنا کہ یہی طہارت اور پاکیزگی (کی بنیاد) ہے۔

۳۔ زکوۃ اور فطرہ ادا کرنا کہ حقوق العباد ہیں

۴۔ روزہ رکھنا جو جہنم سے بچانے کی سپر ہے۔

۵۔ حج جو شریعت (کا حکم) ہے۔

۶۔ جہاد (یعنی خدا کی راہ میں سخت کوشش کرنا) کہ یہی مسلمان کی عزت ہے

۷۔ امر بالمعروف (یعنی اچھے کاموں کی لوگوں کو ترغیب دینا) کہ یہ خدا سے وفاداری ہے۔

۸۔ نھی عن المنکر (یعنی لوگوں کو برے کاموں سے روکنا) کہ یہ اتمام حجت ہے

۹۔ جماعت (یعنی مسلمانوں کے ساتھ مل کر زندگی گزارنا) یہی الفت اور محبت ہے۔

۱۰۔ خدا رسولؐ کی عملاً اطاعت کرنا عملاً گناہوں سے بچنا ہے۔

جبرئیلؑ نے کہا دین کی مثال درخت کی سی ہے۔ ایمان اس کی جڑ ہے۔ نماز اس کے رگ اور ریشے ہیں۔ زکوۃ اس کا پانی ہے۔ روزہ اس کی شاخیں ہیں۔

اچھے اخلاق اور اچھی عادتیں دین کے پتے ہیں۔ حرام کاموں سے بچنا اس کا پھل ہے۔ اور بغیر پھل کے درخت مکمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح حرام سے بچے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا (جناب رسولؐ خدا)

(بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا   نہنگ و اژدھا و شیر نر مارا تو کیا مارا؟)

خدا نے حج عمرہ، نماز زکوۃ روزہ اور ہم (محمدؐ و آل محمدؐ کی) ولایت (اطاعت) کو اس لیے تم پر فرض کیا ہے تا کہ تم جنت میں اپنے اپنے درجات بلند کرسکو۔ یہ سب کام اللہ کے رستے کی کنجیاں اور نشانات راہ

ہیں۔ اگر محمدؐ کی اولاد یعنی رسولؐ خدا کے اوصیاء (جانشین ائمہ اہلبیتؑ) نہ ہوتے تو تم اپنے فرائض کو پہچان ہی نہ سکتے۔ کیونکہ یہ لوگ رسول کے علم کا دروازہ ہیں۔ کیا تم کسی شہر میں بغیر دروازہ کے داخل ہو سکتے ہو؟ اسی لیے خدا نے جب علیؑ کو رسول کا جانشین مقرر کر دیا، تب فرمایا آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر کامل کر دیا اور تمہارے لیے دین اسلام پر میں خوش ہوں"

(القرآن سورۃ مائدہ:۳)

پھر خدا نے ہم اہلبیتؑ رسولؐ کے تم پر کچھ حقوق مقرر کئے

۱۔ تا کہ تمہارے بچے حلال زادے ہوں

۲۔ تمہارا مال، کھانا پینا

تمہارے لیے حلال ہو جائے۔ تا کہ تم کو ترقی اور خوشحالی نصیب ہو۔ وہ حق یہ ہے کہ تم ہم سے (سچے دل سے) محبت کرو۔ خدا نے فرمایا "اے رسول کہدو! میں اس رسالت کے کام پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا سوا اس کے کہ میرے قرابتداروں سے محبت کرو" (القرآن سورہ شوریٰ ۲۳)

اب جو ہماری محبت کرنے میں کنجوسی کرے گا وہ خود اپنے کو نقصان پہنچائے گا۔ کیونکہ اللہ کو کسی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خدا تمہارا محتاج نہیں۔ اب تم جو چاہو کرو۔ اللہ اور اس کا رسولؐ بہت جلد اس کو دیکھیں گے۔ (امام حسینؑ)

اس لیے

۱۔ سب سے پہلے نبی اور امام کو پہچانو

۲۔ پھر اس کے بعد ان کے احکام پر عمل کرو۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ بغیر نبی کو پہچانے اور دل سے مانے وہ حلال حرام پر عمل کرلے گا، وہ غلط ہے۔ یا جو یہ سمجھتا ہے کہ حرام حلال پر عمل کرنا کافی ہے۔ گویا اس نے حلال و حرام پر عمل کیا ہی نہیں۔ اس لیے عمل صرف اس وقت قبول ہوتا ہے۔ جب خدا کی ذات کو پہچان کر دل سے مان لیا جائے اور جس کی اطاعت خدا نے فرض کی ہے یعنی محمدؐ آل محمدؐ کی معرفت کے بعد عمل قبول ہوتا ہے۔ کیونکہ محمدؐ و آل محمدؐ وہ واحد ذریعہ ہیں جن سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

خدا کے احکامات کا صحیح علم حاصل ہو سکتا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

کیونکہ خدا صاحب علم و حکمت ہے اس لیے وہ بلا سبب کوئی حکم نہیں دیتا (فضل بن شادان)

سب سے پہلا فریضہ کیا ہے؟

(۱) اللہ اور اس کے رسولؐ اور پھر خدا کے مقرر کیے ہوئے امام کو پہچان کر دل سے ماننا

(۲) پھر جو کچھ خدا کی طرف سے آیا ہے اس کا اقرار کرنا۔

یہ اس لیے کہ جو شخص خدا رسول کا دل سے اقرار نہیں کرتا وہ برے کاموں سے نہیں بچتا اور دوسروں کا حق بھی ادا نہیں کرتا۔ وہ ظلم اور فساد کے ذریعہ اپنی خواہشات کو پورا کرتا ہے۔ ان کاموں سے سارا انسانی معاشرہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ ایک دوسرے کا مال اور عورتیں لوگ چھین لیں گے اور ناحق خون بہائیں گے۔ اس طرح دنیا تباہ اور نسلیں برباد ہو جائیں گی۔۔۔

لوگ چھپ کر خوب ظلم اور گناہ کریں گے کیونکہ ان کو یقین ہوگا کہ ان کو کوئی دیکھنے پکڑنے والا نہیں ہے۔ اس لیے مخلوق کی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک خدا کے وجود کا اقرار کریں جو ہر چیز جانتا ہے۔ جس سے کوئی بات چھپی نہیں ہے۔ (افضل بن شاذن شاگرد امام علی رضاؑ)

خدا کے لیے امام مقرر کرنا کیوں ضروری ہے؟

اگر خدا نبی کے بعد کسی کو اپنے دین کا محافظ، قائم رکھنے والا، ذمہ دار منتظم نہیں بنائے گا، تو رسول کی سنتیں (طریقے) اور خدا کے احکامات کو لوگ تبدیل کر دیں گے۔ بدعتوں اور نئی نئی باتوں کو ایجاد کر کے دین خدا میں اضافے کریں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کے احکامات میں شبہ ہو جائے گا۔ کہ کون سا حکم صحیح ہے؟ اور کون سا غلط ہے؟ دوسرا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگوں میں آپس میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے۔ تیسرا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کا دین شریعت اور احکامات تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

اس لیے ضروری ہے کہ امام کی اطاعت خدا کی طرف سے فرض ہو اور رسولؐ خود اس کا اعلان اور وصیت کریں تاکہ سب اس کو اپنا امام اور رسول کا خلیفہ مان لیں۔ اس کو رسول کا قرابتداروں بھی ہونا

ضروری ہے ورنہ اگر رسول کے غیر سے کسی کو امام یا رسول کا خلیفہ مانا جائے گا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ رسول پر رسولؐ کے غیر کو فضیلت دے رہے ہیں۔ رسول کی اولاد کو رسول کے دشمنوں کا تابع فرمان بنا رہے ہیں۔ (فضل بن شادان شاگرد امام علی رضاؑ)

سوال: اللہ کو بے مثل کیوں ماننا ضروری ہے؟

اس لیے کہ

۱۔ خدا ہے ہی بے مثل

۲۔ تاکہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اور کسی اور کی عبادت کا ارادہ بھی نہ کریں۔

(فضل بن شادان شاگرد امام رضاؑ)

سوال: ہم اللہ کی (رسمی) عبادت کیوں کریں؟

اس لیے خدا نے ہمیں پیدا ہی اپنی عبادت، اطاعت اور اپنی غلامی کے لیے کیا ہے۔

۲۔ تاکہ ہم خدا کو بھول نہ جائیں اور اس کی اطاعت کرنا نہ بھول جائیں۔

۳۔ خدا کے احکامات کی عملاً تعمیل کریں۔

سوال: نماز کا حکم کیوں دیا گیا؟

۱۔ تاکہ ہم خدا کی ربوبیت اور مالکیت کا اقرار کریں۔

۲۔ شرکت سے پاک رہیں

۳۔ خدا کے لیے اپنے دل میں انکساری عاجزی اور خدا کا خوف اور محبت پیدا کر سکیں۔

۴۔ اپنے گناہوں کو یاد کر کے اس کی معافیاں طلب کرتے رہیں۔

۵۔ تمام توقعات صرف اللہ سے وابستہ کریں

۶۔ خدا کی عملاً اطاعت کریں اور برائیوں سے دور رہیں۔ (فضل بن شاذان شاگرد امام علی رضا)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

سوال: اذان کے آخر میں لا الہ الا اللہ کیوں ہے؟

اس لیے کہ اذان اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہیں۔ خدا نے چاہا کہ اذان اللہ کے نام سے شروع ہو اور اللہ ہی کے نام پر ختم ہو۔ (امام علی رضاؑ)

سوال: خدا نے نماز میں قرآن کے پڑھنے کا حکم کیوں دیا؟

تا کہ قرآن متروک نہ ہو جائے (لوگ قرآن پڑھنا ہی نہ چھوڑ دیں۔) (امام علی رضاؑ)

سوال: نماز میں رکعتیں کیوں ہیں؟

اصل نماز تو صرف ایک رکعت ہے۔ مگر خدا کو معلوم تھا کہ انسان ایک رکعت پوری توجہ کے ساتھ ادا نہیں کر سکے گا اور اگر ایک رکعت میں کوئی کمی رہ گئی ہوگی تو وہ نماز ہی نہ ہوگی۔ اس لیے خدا نے کچھ رکعتوں کو بڑھا دیا تا کہ جو کمی رہ جائے وہ دوسری رکعتوں سے پوری ہو جائے۔ (امام علی رضاؑ)

نماز کے آخر میں سلام کیوں رکھا؟

نماز میں داخل ہوتے ہی مخلوق سے بات کرنا حرام ہو جاتا ہے۔ صرف خدا کی طرف توجہ رکھنی ضروری ہے۔ نماز ختم ہوتے ہی مخلوق سے بات کرنا جائز ہے۔ اس لیے خدا نے چاہا کہ مخلوقات سے کلام کو سلام سے شروع کیا جائے۔ یہ سب سے اچھا کلام ہے۔ (امام علی رضاؑ)

نماز جماعت کا حکم اس لیے خدا نے دیا

ا۔ تا کہ خدا کی عبادت کھل کر ہو، چھپ چھپا کر نہ ہو، سب کو نظر آئے

۲۔ لوگ دوسروں کے لیے مسلمان ہونے کی گواہی دے سکیں۔

۳۔ اور لوگ گناہوں سے بچیں (کم سے کم ایک دوسرے کی شرم ہی سے لے)

(امام علی رضاؑ)

نماز کے یہ اوقات کیوں رکھے گئے؟

اس لیے کہ چار اوقات تو سب خوب جانتے ہیں

ا۔ سورج کے نکلنے سے پہلے کا وقت (نماز صبح)

۲۔ سورج ڈوبنے کا وقت (نماز مغرب)

۳۔ دوپہر کو سورج ڈھلنے کا وقت (نماز ظہر)

۴۔ البتہ عصر کا وقت معلوم کرنا قدرے مشکل ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ دوگنا ہو جائے۔

۵۔ آسمان کی سرخی کے ختم ہونے پر عشاء کی نماز رکھی۔ ان تمام اوقات کو عالم جاہل ہر شخص جان سکتا ہے۔ (امام علی رضاؑ)

سنتی نمازیں ۳۴ رکعتیں اس لیے رکھیں

کہ فرض نمازیں جو کل ۱۷ رکعت ہیں ان میں اگر کوئی کمی رہ جائے تو سنتی نمازیں اس کمی کو پورا کر دیں۔ (امام علی رضاؑ)

میت کی نماز اس لیے واجب کی

تا کہ لوگ مرنے والے کی شفاعت کریں اور اس کی مغفرت کے لیے دعا کریں۔ کیونکہ اس وقت سے زیادہ کوئی وقت ایسا نہیں جس میں انسان کو دعا اور شفاعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور میت پر پانچ تکبیریں پانچ نمازوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ نماز میت میں رکوع سجدہ اس لیے نہیں ہے کہ نماز میت کا مقصد خدا کے سامنے انکساری کا اظہار نہیں، بلکہ مقصد مردہ کی شفاعت کرنا ہے۔ اسی لیے بغیر وضو کے بھی پڑھی جا سکتی ہے کیونکہ یہ صرف ایک دعا اور التجا ہے۔ (امام رضاؑ)

روزہ اس لیے واجب کیا

ا۔ تا کہ لوگ بھوکوں کی تکلیف کو محسوس کر سکیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۔روزہ سے انکساری پیدا ہو۔

۳۔بھوک پیاس پر صبر کرنے کے بے حد ثواب کے مستحق بن جائیں۔

۴۔اپنی بری خواہشات پر قابو پا سکیں۔

۵۔خدا کے مقرر کیے ہوئے فرائض کو ادا کرنے کی تکلیف برداشت کر سکیں۔

۶۔قرآن کے ملنے کا شکریہ ادا کریں۔اس لیے کہ قرآن رمضان میں ہی اترا ہے۔

(شاگرد امام علی رضاؑ)

خدا نے صرف ایک حج کیوں واجب کیا؟

اللہ جب کوئی فریضہ مقرر کرتا ہے تو کم سے کم قوت والوں کو سامنے رکھ کر مقرر کرتا ہے۔

(شاگرد امام علی رضاؑ)

حج میں احرام پہننے کا حکم اس لیے دیا

۱۔تاکہ تکبر ختم ہو،انکساری پیدا ہو۔

۲۔لوگ حج کو کھیل کود نہ سمجھیں اور توجہ صرف اللہ کی طرف رہے۔

(فضل بن شاذان شاگرد امام علی رضا)

نوٹ:فضل سے پوچھا گیا کہ کیا یہ اسباب تم نے اپنی طرف سے بیان کیے ہیں۔انہوں نے فرمایا نہیں یہ سب امام رضاؑ سے پوچھ کر ان کی اجازت سے بیان کیے ہیں۔

(فضل میں شاذان)

حیض کا خون حمل قائم ہونے پر کیوں رک جاتا ہے؟

خدا نے حاملہ عورت کے حیض کے خون کو روک لیا تاکہ دودھ بن کر ماں کے پیٹ میں بچے کے لیے غذا بن جائے۔(حضرت علیؑ)

نماز شب پڑھنے سے پہلے مسواک کر لیا کرو

کیونکہ جب تم نماز پڑھتے ہو تو ایک فرشتہ حرف بہ حرف جو تم پڑھتے ہو اس کو لے کر آسمان کی طرف اڑ جاتا ہے۔اس لیے اس وقت تمہارے منہ کو خوشبودار ہونا چاہیے۔ (امام جعفر صادقؑ)

حائضہ عورت پر روزوں کی قضا واجب ہے

کیونکہ روزے سال میں صرف ایک دفعہ رکھے جاتے ہیں۔مگر کی نماز کی قضا واجب نہیں۔کیونکہ نماز ہر دن ہر رات ادا کرنا ضروری ہے۔(خدا نے آسانی کے لیے صرف روزوں کی قضا واجب کی ہے)

(امام جعفر صادقؑ)

سوتے وقت باوضو سونا اس لیے ضروری ہے

کہ مومن کی روح سوتے وقت اللہ تعالیٰ کے پاس ہوتی ہے۔خدا سے ملاقات کرتی ہے۔اور خدا سے برکت حاصل کرتی ہے۔اگر اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو خدا اس کو اپنے ہی پاس روک لیتا ہے ورنہ اپنے امانتدار فرشتوں کے ساتھ واپس بھیج دیتا ہے۔اس لیے اگر پانی نہ ہو تو پاک مٹی پر سونے سے پہلے تیمم ہی کر لینا چاہیے۔ (امام جعفر صادقؑ)

ایک رات بھر بخار کی تکلیف ایک سال کے گناہوں کا کفارہ

اس لیے بن جاتی ہے کہ ایک رات کے بخار کا اثر جسم پر ایک سال رہتا ہے۔ (امام صادقؑ)

مومن کی موت

ایسی ہے جیسے ایک بہت اچھی خوشبو سونگھ کر انسان اونگھ جاتا ہے اور نیند سے اس کی ساری تکان اور تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

کبھی کبھی مومن پر موت کے وقت اس کے گناہوں کی وجہ سے تکلیف دی جاتی ہے تاکہ آخرت میں جب وہ پہنچے تو گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو چکا ہو(تاکہ آخرت کی بے حد سخت سزاؤں سے بچ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

جائے) کافر بدکار کو موت کی تکلیف کبھی کبھی آسان کردی جاتی ہے تاکہ اس کی نیکیوں کا ثواب دنیا میں دے دیا جائے اور آخرت میں وہ صرف عذاب کا مستحق ہو۔ (امام جعفر صادقؑ)

خدا کے تین احسانات اور ان کی وجوہات

۱۔ روح کے نکلنے کے بعد جسم میں بدبو پیدا کردی ورنہ کوئی اپنے عزیز کو دفن نہ کرتا۔

۲۔ مصیبت کے وقت خدا نے صبر و تسلی دیدی ورنہ ہر شخص غم سے مرجاتا۔ اس طرح نسلیں ختم ہوجاتیں۔

۳۔ اناجوں میں رکھنے سے گھن لگ جاتا ہے ورنہ امیر لوگ سونے چاندی کی طرح اناج جمع کرلیتے (اور غریب بھوکے مرجاتے) (امام جعفر صادقؑ)

موت کا اعلان کیوں ضروری ہے؟

تاکہ سارے بھائی جمع ہوکر اس پر نماز پڑھیں۔ تاکہ ان کو اس کا ثواب ملے اور میت کے گناہ معاف ہوجائیں۔ (امام جعفر صادقؑ) (ان کی دعا اور شفاعت کی وجہ سے)

آل محمدؐ کے مخالف کے جنازہ کے آگے آگے نہ چلو

اس لیے کہ عذاب کے فرشتے طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ اس کا استقبال کرتے ہیں۔

(امام جعفر صادقؑ)

میت کی قبر میں قریبی رشتے دار مٹی نہ ڈالیں

اس لیے کہ اس سے دل میں سختی اور بے رحمی پیدا ہوتی ہے۔ اور جس کا دل جتنا سخت اور بے رحم ہوتا ہے اتنا ہی وہ خدا اور اس کی رحمت سے دور ہوتا ہے۔ (امام صادقؑ)

ہم میت پر پانچ تکبیریں اس لیے کہتے ہیں

کہ ہم اسلام کی پانچوں بنیادی تعلیمات کو دل سے مانتے ہیں، جو یہ ہیں۔

۱۔ نماز

۲۔ زکوۃ

۳۔ روزہ

۴۔ حج

۵۔ محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت

اس لیے اسلام کے ہر ستون کے لیے نماز میت میں ایک تکبیر رکھی گئی ہے۔ البتہ آل محمدؐ کے مخالفین کیونکہ صرف چار ستونوں کو مانتے ہیں اس لیے وہ اپنی میت پر صرف چار تکبیریں کہتے ہیں۔

(امام جعفر صادقؑ)

قبر چوکور اس لیے بنائی جاتی ہے۔

کہ انسان جس گھر کو دنیا میں چھوڑ کر آیا تھا وہ بھی چوکور تھا۔ (امام صادقؑ)

جب میت قبر کے پاس لاؤ تو تھوڑی دیر رکھ کر چھوڑ دو

تھوڑا صبر کرو پھر آگے بڑھا کر تھوڑا صبر کرو تاکہ مردہ قبر میں داخلے کے لیے آمادہ (تیار) ہوجائے۔ پھر اس کو قبر کے کنارے پہنچاؤ۔ (امام جعفر صادقؑ)

(شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ۔ اب یہاں سے خود اکیلے ہی چلے جائیں گے ہم)

(دبا کے قبر میں سب چل دئے دعا نہ سلام ذرا سی دیر میں کیا ہوگیا زمانے کو؟)

(قمر جلالوی)

مرتے وقت آنکھ میں آنسو اس لیے آجاتے ہیں

کہ مسلمان رسولؐ خدا کو دیکھتا ہے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا "تم دیکھتے ہو کہ جب کوئی انسان کسی چیز کو دیکھ کر بے حد خوش ہوتا ہے تو خوشی اس کی آنکھ میں آنسو آجاتے ہیں۔" (جناب رسولؐ خدا)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

قبر پر پانی اس لیے چھڑکا جاتا ہے

کہ جب تک قبر گیلی رہتی ہے میت سے عذاب دور رہتا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

(شاید اس لیے کہ پانی خدا کی رحمت ہے)

میت کے دفن کے بعد

کوئی ایک قریبی رشتہ دار قبر پر ہاتھ رکھ کر تلقین زور زور سے پڑھے تا کہ میت سوالوں کا آسانی سے جواب دے سکے۔ (امام جعفر صادقؑ)

کفن کو خوشبو نہ لگاؤ

اس لیے کہ کفن احرام حج کی طرح کی چیز ہے (احرام کو خوشبو لگانا منع ہے) (امام صادقؑ)

اگر کوئی آدمی غیبت یا سفر میں مر گیا ہے

تو اس کی موت کو نہ چھپاؤ تا کہ بیوی عدہ رکھ سکے اور ورثا کو ان کا حصہ مل سکے۔ (امام جعفر صادقؑ)

قبر پر عذاب

چغل خوری اور گھر والوں سے چھپ جانے پر آتا ہے اور قبر میں فشار خدا کی نعمتیں ضائع کرنے کا کفارہ ہوتا ہے۔ (رسولؐ خدا)

سعد بن معاذ عظیم صحابی پر عذاب قبر

اس لیے آیا کہ ان کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا نہ تھا۔ (جناب رسولؐ خدا)

جب کہ رسولؐ خدا نے خود ان کے جنازے کے پیچھے پیچھے چلے، خود رسول نے ان کو قبر میں اتارا اور قبر میں خود رسولؐ خدا نے مٹی بھی ڈالی تھی۔

معلوم ہوا کہ اصل چیز انسان کے اعمال اور اخلاق ہیں۔

۲۔ اور گھر والوں کے ساتھ برا اور ترش سلوک بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ اس سے گھر والوں کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے (اقبالؔ)

جلد دوئم

مسجدوں کی تعظیم کا حکم اس لیے دیا کہ

مسجدیں زمین پر خدا کا گھر ہیں، اس شخص کا کیا کہنا جو اپنے گھر سے طہارت کر کے مسجد میں خدا سے ملاقات کے لیے آئے۔ کیونکہ میزبان کا فرض ہے کہ مہمان کی عزت کرے۔

(حدیث قدسی مروی اور امام جعفر صادقؑ)

حضرت علیؑ محرابوں کو توڑ دیا کرتے تھے

اس لیے کہ محرابیں یہودیوں کے مذبح خانوں کی مانند ہیں۔ (حضرت علیؑ)

نماز میں گردن جھکانے کا مطلب یہ ہے کہ

اے خدا میں تیری یکتائی کو دل سے مانتا ہوں اور ہمیشہ مانتا ہی رہوں گا، چاہے میری گردن ہی کیوں نہ ماردی جائے۔ اور اللہ اکبر کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی کوئی مثل نہیں کہ کسی چیز پر اس کا قیاس کیا جا سکے۔ (حضرت علیؑ)

نماز ظہر عصر اور نماز مغرب وعشاء کو رسولؐ خدا نے ملا کر ادا کیا

حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ کیا کوئی نیا حکم آیا ہے؟ رسولؐ خدا نے فرمایا ''میں چاہتا ہوں کہ اپنی امت کو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

وسعت کشادگی اور آسانی دوں۔ (جناب رسولؐ خدا روایت امام جعفر صادقؑ)

رسولؐ خدا نے ظہر عصر اور مغرب عشاء ایک ساتھ ملا کر بلا عذر پڑھیں تا کہ اگر کوئی امتی پڑھنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہ ہو۔ (حضرت ابن عباسؓ)

نفل نمازیں اس لیے رکھی گئی ہیں

ا۔ کہ اگر فرض نماز میں کوئی کمی رہ جائے تو نفل نمازیں اس کو مکمل کر دیں

۲۔ اور یہ کہ لوگ خود اپنی خوشی سے کتنا اچھا کام کرنا چاہتے ہیں اس کا علم ہو جائے۔ کیونکہ نمازوں کا صرف اتنا ہی حصہ اوپر جاتا ہے جو انسان سمجھ کر پوری توجہ کے ساتھ دل سے ادا کرتا ہے (کیونکہ اس میں کمی اکثر رہ جاتی ہے اس لیے نفل نماز اس کو پورا کرتی ہے) (امام جعفر صادقؑ)

ہتھیار لگا کر نماز نہیں پڑھنی چاہیے

اس لیے کہ نماز عاجزی اور انکساری کے اظہار کے لیے ہے۔ اور اسلحہ سجانا تکبر ظاہر کرتا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

نماز کو سات تکبیروں سے اس لیے شروع کرو

کہ جب رسولؐ خدا کو معراج پر لے جایا گیا اور وہ خدا کی عظمت سے اس قدر قریب ہوئے کہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا، تو اللہ کے حجابوں میں سے ایک حجاب اٹھا۔ اس پر رسولؐ خدا نے ایک تکبیر کہی۔ اس طرح دوسرا تیسرا اور آخر کا ساتوں حجاب اٹھتے چلے گئے اور ہر بار رسولؐ خدا تکبیر کہتے گئے۔ اس لیے نماز کے شروع میں سات تکبیریں کہنی چاہئیں۔ پھر جب رسولؐ خدا نے خدا کی عظمت کی شان کو دیکھا تو گھٹنوں کے بل جھک کر کہا سبحان ربی العظیم وبحمدہ پھر رکوع کر کے کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ خدا کی عظمتوں کا مقام تو اس سے بھی کہیں زیادہ بلند ہے۔ اس کو دیکھ کر رسولؐ خدا منہ کے بل گر گئے اور سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ سات دفعہ فرمایا۔ تب خدا کا رعب اور خوف رک گیا۔ اس لیے نماز میں رکوع اور سجدہ کی سنت جاری ہوئی۔ (امام موسیٰ کاظمؑ)

نماز کے اوقات فلسفہ

جب سورج کا زوال ہوتا ہے تو ہر چیز خدا کی تعریف کرنے لگتی ہے۔ اس وقت خدا مجھ پر (محمد مصطفیٰؐ) پر درود پڑھتا ہے۔ اس لیے جو مومن ظہر کے وقت نماز میں رہے گا خدا جہنم کی آگ اس پر حرام کر دے گا۔ عصر کی نماز اس لیے فرض ہوئی کہ اس وقت حضرت آدم نے پھل کھایا۔ اور خدا نے ان کو جنت سے نکال دیا۔ اسی لیے خدا نے اس وقت میری امت پر نماز عصر واجب کی اور یہ نماز سب سے زیادہ افضل اور پسندیدہ ہے کیونکہ اس وقت خدا نے آدم کی توبہ کو قبول فرمایا اور آدم نے شکر ادا کیا۔

پھر مغرب کے وقت حضرت آدمؑ نے تین رکعت نماز پڑھی۔ ایک رکعت اپنی خطا پر، دوسری رکعت حوا کی خطا پر، اور تیسری رکعت اپنی توبہ قبول ہونے کے شکرانے پر۔ مغرب کے وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں اور خدا کا یہ وعدہ ہے کہ جو مغرب کے وقت دعا کرے گا میں اس کو قبول کروں گا۔ عشاء کی نماز اس لیے فرض کی کہ قبر میں اندھیرا ہوگا۔ اس نماز سے قبر میں اور صراط پر سے گزرتے وقت خدا روشنی عطا فرمائے گا اور خدا اس نمازی کے جسم پر جہنم کو حرام قرار دے گا۔ اور صبح کی نماز کے لیے جلدی کرنا خدا کو بہت پسند ہے۔ اس نماز کی گواہی رات اور دن دونوں کے فرشتے دیتے ہیں۔ (جناب رسولؐ خدا)

تارک الصلوۃ کو کافر اس لیے کہا جاتا ہے

کہ زانی اپنی سخت خواہش کی وجہ سے زنا کرتے ہیں مگر نماز نہ پڑھنے والا اس لیے نماز نہیں پڑھتا کہ وہ نماز (اور خدا کے حکم) کو معمولی حقیر سمجھتا ہے۔ جب کہ زانی صرف لذت حاصل کرنے کے لیے زنا کرتا ہے (خدا کو حقیر سمجھ کر زنا نہیں کرتا) اب کیونکہ نماز کے نہ پڑھنے میں کوئی لذت تو ہے نہیں، اس لیے نماز نہ پڑھنے کا مطلب (خدا کے حکم) نماز کو حقیر اور معمولی سمجھنا ہے۔ اور یہی کفر ہے۔ جب کہ زانی اور شرابی صرف گناہگار ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

سجدہ لمبا کرنا اس لیے اللہ کو پسند ہے

کہ سجدہ سے زیادہ کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو ابلیس کو تکلیف دیتا ہو۔ کیونکہ ابلیس کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس نے نہ کیا اور ذلیل ہوا تھا۔ (وہ آدمی کو سجدہ کرتے اور عزت پاتے دیکھ کر تڑپ تڑپ جاتا ہے)

(گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں   اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا)

(معلوم ہوا کہ تکبر ساری عبادتوں کو بم کی طرح اڑا دیتا ہے)

زمین سے جو چیزیں اگتی ہیں ان پر سجدہ جائز ہے، سوا کھائی اور پہنی ہوئی چیزوں کے

اس لیے کہ سجدہ خدا کے سامنے عاجزی انکساری کا اظہار ہے اور دنیا والے کھانا اور پہننے کی چیزوں کے غلام (دلدادہ) ہیں۔ اس لیے خدا کو سجدہ کرنے والے کے لیے جائز نہیں ہے کہ دنیا والوں کے خداؤں (کھانے کپڑے) پر اپنی پیشانی رکھے۔ اس لیے زمین پر سجدہ سب سے افضل ہے۔

(امام جعفر صادقؑ)

زمین یا مٹی پر سجدہ اس لیے افضل ہے کہ

نماز کے لیے عاجزی انکساری ضروری ہے اور مٹی پر سجدہ کرنے سے خود کو معمولی سمجھنے کا احساس اور اظہار ہوتا ہے۔ (امام صادقؑ)

اگر نماز پڑھتے انسان کے سامنے آگ، چراغ یا تصویر ہو

تو نماز پڑھنا جائز ہے۔ اس لیے کہ اللہ جس کے لیے وہ نماز پڑھ رہا ہے، ان چیزوں سے کہیں زیادہ اس کے قریب ہے۔ (امام صادقؑ) (بشرطیکہ وہ آگ چراغ یا تصویر کو سجدہ نہ کرے)

غفلت تفریح کا وقت یعنی مغرب اور عشاء کے درمیان نفل پڑھنا

اس لیے خدا کو پسند ہے کہ یہ دو چار رکعتیں (غفلت کے وقت خدا کو یاد دلا کر) انسان کو جنت کا مالک بنا دیں گی۔ (امام صادقؑ)

نمازوں کو مختلف جگہوں پر پڑھنا اس لیے خدا کو پسند ہے کہ

قیامت میں کئی جگہیں نمازی ہونے کی گواہی دیں گی۔ (امام صادقؑ)

سیاہ لباس اور ٹوپی میں نماز جائز نہیں

اس لیے کہ سیاہ لباس جہنمیوں کا لباس ہے۔ فرعون کا لباس ہے

رسول خدا سیاہ عمامہ موزہ اور چادر کے علاوہ تمام سیاہ کپڑوں کو مکروہ جانتے تھے۔ (امام جعفر صادقؑ)

ملعون ہے وہ شخص جو مغرب کی نماز میں دیر کرے

وہ بھی صرف روزی کمانے کے لیے (امام صادقؑ)

اسلحہ سامنے رکھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں

اس لیے کہ نماز قبلہ کی طرف پڑھی جاتی ہے اور کعبہ جائے امن ہے (امام صادقؑ)

جب نیند غالب ہو تو نماز نہ پڑھو

اس لیے کہ کیا پتہ تم اپنے خلاف ہی دعا مانگ رہے ہو۔ (نیز یہ کہ نیند کے عالم میں انسان خدا کی طرف توجہ نہیں کر سکتا) (امام جعفر صادقؑ)

مسجد سے نکلتے ہوئے فاسق عابد بن گیا

کیونکہ عابد کو مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنی عبادتوں پر ناز تھا، جب کہ فاسق بدکار مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنے گناہوں پر شرمندہ تھا۔ اس لیے خدا نے فاسق کے گناہ معاف کر دیے۔ اور عابد کو تکبر کی وجہ سے فاسق قرار دیا۔ (امام جعفر صادقؑ)

نماز کو حقیر یا معمولی سمجھنے والا

حوض کوثر پر ہرگز میرے پاس نہ آسکے گا۔ اس طرح پیشاب کو کم نجس سمجھنے والا اور نشہ والی چیز پینے والا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

خدا کی قسم ہرگز میرے پاس نہ آسکے گا۔ (جناب رسول خدا)

نماز عصر کو جان بوجھ کر قضا کرنے والا اپنے اہل وعیال سے محروم

ہوگا۔ جنت میں نہ اس کا گھر ہوگا نہ مال۔ (امام جعفر صادقؑ)

سجدہ شکر اس لیے نماز کے بعد کیا جاتا ہے

کہ خدا نے نماز پڑھنے کی توفیق ہمیں عطا فرمائی۔ اس لیے سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ شکراً للہ (اللہ کے لیے شکر) کہو۔ اس بات پر کہ خدا نے اپنی خدمت کرنے اور فرض ادا کرنے اور شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خدا اس سجدہ شکر کی وجہ سے نماز کی کمی کو بھی پورا کردے گا۔ (امام جعفر صادقؑ)

وہ سبب جس کی وجہ سے انسان نماز تہجد کی عزت سے محروم رہتا ہے

۱۔ اسکو اس کے گناہوں نے قید کردیا ہوتا ہے

۲۔ جھوٹ بولنے کی وجہ سے۔ پھر جب نماز شب سے محروم رہتا ہے تو رزق سے بھی محروم رہتا ہے۔

نماز تہجد کا فائدہ

۱۔ یہ نماز ہر نبی کی خاص سنت ہے۔

۲۔ صالحین کا طریقہ ہے

۳۔ بیماریوں سے جسم کو دور رکھتی ہے۔

۴۔ چہرہ کو نورانی بناتی ہے۔

۵۔ رزق کو کھینچ لاتی ہے۔ (امام صادقؑ)

رات کے درمیانی حصے میں دو (۲) رکعت نماز مجھے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے زیادہ پسند ہے۔

(رسول خدا)

مومن کی رات کی نماز (تہجد) ان گناہوں کو دور کردیتی ہے جو اس سے دن میں کئے ہوتے ہیں جیسا

کہ خدا فرماتا ہے "نماز گناہوں کو دور کردیتی ہیں" (القرآن) (امام جعفر صادقؑ)

جب بندہ نماز تہجد پڑھتا ہے اور سخت نیند میں دائیں بائیں ہلتا ہے، تو خدا فرشتوں سے کہتا ہے کہ "میرے بندے کو دیکھو کہ کس قدر میرے قریب ہونا چاہتا ہے (میرا پسندیدہ بننا چاہتا ہے) کہ جو نماز اس پر فرض بھی نہیں ہے وہ پھر بھی (صرف میرے پسندیدہ بننے کے لیے) پڑھ رہا ہے۔ یہ مجھ سے تین میں سے کسی ایک چیز کا سوالی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ (۱) میں اس کے تمام گناہ معاف کردوں

۲۔ اس کی توبہ قبول کرلوں

۳۔ اس کا رزق بڑھادوں۔ مگر میں تم کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اس کے یہ تینوں کام کردیئے۔

(امام محمد باقرؑ)

جب نماز شب کے لیے کھڑے ہو تو کہو "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا مالک ہے اور تمام رسولوں کا خدا (معبود) ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو زندگی دیتا ہے موت دیتا ہے اور جو لوگ قبروں میں ان سب کو اٹھائے گا۔" اگر یہ کہا تو تم سے شیطانی خیالات اور گندگی دور ہو جائے گی (انشاءاللہ) (حضرت علیؑ)

ہمارے شیعہ رات کا دو تہائی گزرنے کے بعد خدا کی محبت اور رغبت میں یا خدا کی سزاؤں کے خوف سے یا اللہ کی نعمتوں کی تمنا میں خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ خدا نے ان کو اپنے قریب جگہ دی ہے اور اپنی جنتوں میں داخل کیا ہے اور ہر خوف سے بچایا ہے۔ (حضرت علیؑ)

نماز تہجد پڑھنے والوں کا چہرہ سب سے زیادہ بارونق روشن چمکدار خوبصورت اس لیے ہوجاتا ہے کہ وہ خدا سے اکیلے میں ملاقاتیں اور باتیں کرتے ہیں۔ اس لیے خدا ان کو اپنے نور کا لباس پہنا دیتا ہے۔

(امام زین العابدینؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

تسبیح

رسولِ خدا نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا کہ میں تم کو ایسی چیز کیوں نہ بتادوں جو تمہارے لیے خادمہ سے کہیں بہتر ہو۔ جب لوگ سونے لگیں تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ جناب فاطمہؑ نے تین مرتبہ فرمایا "میں اللہ رسول کے حکم پر راضی اور خوش ہوں۔" (حضرت علیؑ)

اذان میں سے حی علی الخیر العمل کیوں نکالا گیا؟

ا۔ اس کا ظاہری سبب تو یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے سوچا کہ لوگ نماز پر بھروسہ کر کے جہاد نہ ترک کردیں

۲۔ لیکن اس کا اصلی اور حقیقی سبب یہ ہے کہ خیر العمل (بہترین عمل) سے اصل مراد آلِ محمدؐ کی ولایت (حکومت، تابعداری، محبت) ہے۔ اصل مطلب یہ تھا کہ لوگ یہ کلمہ سن سن کر اہلبیتؑ رسول کی طرف نہ جھک جائیں اور ان کی طرف لوگوں کو نہ بلانے لگیں (جبکہ غدیر کے موقع پر رسولؐ خدا کو علی کی ولایت کا اعلان کرنے کا خدا نے حکم دیا، تو رسولِ خدا نے حی علی الخیر العمل کہہ کر لوگوں کو جمع فرمایا تھا۔)

(امام جعفر صادقؑ)

زکوۃ کیوں واجب کی گئی؟

ا۔ زکوۃ فقراء کی خوراک اور دولتمندوں کے مال کو زیادہ کرنے کے لیے واجب کی گئی

۲۔ دوسرے لوگوں کا امتحان لینے کے لیے (کہ وہ خدا سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا مال سے؟)

اسی لیے خدا نے فرمایا "ہم تمہارے مال اور جان سے تمہارا امتحان لیں گے" (القرآن) مال کے امتحان سے مراد زکوۃ نکالنا بھی ہے۔ اور جان سے امتحان لینے کا مطلب یہ ہے کہ

ا۔ خدا کے احکامات کو ادا کرنا ۲۔ اور مصیبتوں پر صبر پر قائم رہنا

۳۔ خدا کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا

۴۔ کمزوروں مسکینوں پر زیادہ سے زیادہ مہربانی کرنا، ان کو اپنے برابر کرنے کی کوشش کرنا اور دینی

کاموں میں فقراء کی مدد کرنا

۳۔ زکوۃ کا تیسرا مقصد یہ ہے کہ امیر لوگ خدا کی نعمتوں کا عملی شکریہ ادا کریں، غریبوں کی مالی مدد کر کے

(٦) امراء کو یہ خوف ہو کہ اگر انہوں نے زکوۃ نہ دی تو خدا ان کو فقیر کردے گا، اس لیے وہ زکوۃ دیں اور اپنے رشتہ داروں کی مدد کریں اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ (امام علی رضاؑ)

زکوۃ لینا اس کے لیے حلال ہے

جس کے پاس کوئی روزگار (کام) نہیں ہے، اگرچہ اس کے پاس 500 روپیہ ہیں، مگر وہ بے روزگار ہے (جب کہ روزگار کا متلاشی بھی ہے)

لیکن جس کے پاس 500 درہم ہوں مگر روزگار بھی ہو۔ اس کے لیے زکوۃ لینا جائز نہیں۔ کیونکہ اس کے پاس کوئی کام کرنے کو ہے جس سے وہ اپنا خرچہ چلائے گا۔ (امام صادقؑ)

(معلوم ہوا زکوۃ بے روزگاروں کو دی جاسکتی ہے بشرطیکہ وہ روزگار کی تلاش میں بھی ہوں)

پانچ آدمیوں کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی؟

ا۔ بیٹا، بیٹی

۲۔ والدین

۴۔ بیوی

۵۔ غلام (نوکر) کیونکہ وہ خود ان کے نان نفقہ کا ذمہ دار ہے (جو ان سب کو دینے کے بعد بچے گا اس کا ڈھائی فیصد زکوۃ دینا ہوگا۔) (امام جعفر صادقؑ)

میں خمس کیوں وصول کرتا ہوں

میں چاہتا ہوں کہ تم پاک رہو (امام جعفر صادقؑ) (معلوم ہوا کہ خمس ادا کرنے سے انسان کا مال اور روح سب پاک ہوجاتی ہے۔)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

روزہ کیوں واجب کیا؟

۱۔ تاکہ انسان بھوک پیاس کی تکلیف کو محسوس کر کے فقراء مساکین کے درد کو سمجھ سکے

۲۔ خدا کے سامنے خود کو ذلیل کمزور عاجز سمجھے (تکبر سے دور رہے)

۳۔ اپنے اعمال کا محاسبہ کرے

۴۔ خدا کے حکم پر بھوک پیاس برداشت کر کے صبر کرنے کا عظیم ثواب کا مستحق بن جائے

۵۔ بری خواہشات پر قابو پا کر ان سے بچے

۶۔ خدا کے اجر کا انتظار کرنے کی صلاحیت پیدا کرے

۷۔ اس کو معلوم ہو جائے کہ بھوک پیاس کیا ہے؟ تاکہ فقراء کی مدد کرے

۸۔ اور آخرت کی بھوک پیاس کو یاد کر کے بھی فقراء کی مدد کرے۔ (امام علی رضاؑ)

روزہ دار کا اجر کیا ہوگا؟

خدا اس کو سات (۷) نعمتیں لازماً دے گا۔

۱۔ اس کے جسم سے حرام مال اور غذا پگھل کر نکل جائے گی

۲۔ خدا کی رحمت سے قریب ہو جائے گا۔

۳۔ اس کے روزے اس کے باپ آدم کے گناہ کا کفارہ بن جائیں گے۔

۴۔ خدا اس کی موت کی تکلیف آسان کر دیگا۔

۵۔ قیامت کی بھوک پیاس سے خدا امان دے گا۔

۶۔ جہنم سے خدا اس کو آزاد کر دے گا

۷۔ جنت کی پاکیزہ لذیذ غذائیں کھلائے گا۔

(جناب رسول خداؐ)

اللہ نے میری امت کو ایک تحفہ دیا ہے

جو پہلے کسی کو نہیں دیا

سفر میں روزہ افطار کروایا اور سفر میں نماز قصر کروائی

اب جو ایسا نہیں کرے گا گویا اس نے خدا کا تحفہ خدا کو واپس کر دیا۔ (جناب رسول خداؐ)

مومن کی عزت

جو شخص کسی مومن کے پاس جائے جب کہ وہ سنتی روزہ سے ہو اور مومن کے کہنے پر مومن کی خاطر روزہ افطار کرے۔ اس کے لیے دو ثواب ہیں

۱۔ روزے کی نیت کا ثواب

۲۔ مومن کو خوش کرنے کا ثواب (امام جعفر صادقؑ)

کسی مومن کی خاطر روزہ افطار کر لینے کا ثواب روزے کے ثواب سے ستر (۷۰) گناہ زیادہ ہے۔ یا نوے ہے (امام جعفر صادقؑ) (جس قدر نیت خدا کو خوش کرنے کی ہوگی اتنا ہی عمل کا ثواب زیادہ ہوگا۔)

شب قدر ہر سال آتی ہے

اگر شب قدر اٹھ جائے تو سمجھ لو کہ قرآن اٹھ گیا۔ (امام جعفر صادقؑ)

خدا کی رحمت عید کی رات اترتی ہے کیونکہ مزدور کی مزدوری، مزدور کے کام ختم ہونے پر دی جاتی ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

گناہ کبیرہ یعنی بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟

۱۔ سب سے بڑا گناہ کبیرہ شرک کرنا ہے۔ کیونکہ شرک پر خدا جنت کو حرام کر دیتا ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے (القرآن سورہ مائدہ:۷۲)

۲۔ اللہ کی رحمت اور معافیوں سے مایوس ہو جانا۔ خدا نے فرمایا "میری رحمت سے ناامید نہ ہو اس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

لیے کہ اللہ کی رحمت سے صرف کافر نا امید ہوتا ہے'' (القرآن سورہ یوسف:۸۷)

۳۔ اللہ کی سزاؤں سے بے خوف ہو کر خود کو محفوظ سمجھنا کیونکہ خدا نے فرمایا ''ایسے لوگ گھاٹا اٹھانے والے ہیں'' (القرآن۔اعراف ۹۹)

۴۔ والدین کی نافرمانی۔کیونکہ اللہ نے والدین کے نافرمان کو سرکش شقی، بد بخت اور نافرمان فرمایا ہے (القرآن سورہ مریم:۳۲)

۵۔ ناحق قتل کرنا۔خدا نے فرمایا ''اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا'' (نساء:۹۳)

۶۔ پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگانا۔ان کے لیے خدا نے فرمایا: ان پر دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت ہے اور ان پر سخت عذاب ہوگا۔'' (سورہ نور:۲۳)

۷۔ یتیموں کا مال کھانا۔خدا نے فرمایا: ''جو یتیموں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ جہنم کی آگ سے بھرتے ہیں۔'' (سورہ نساء:۱۰)

۸۔ میدان جہاد سے بھاگ جانا۔خدا نے فرمایا ''جسے جہاد کے دن پیٹھ دکھائی سوا اس کے کہ کسی دستے سے ملنے کی خاطر پلٹا ہو، تو وہ یقیناً اللہ کے غضب میں آ گیا۔اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔'' (انفال:۱۶)

۹۔ سود کھانا۔خدا نے فرمایا ''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن کھڑے بھی نہ ہو سکیں گے'' (سورۃ بقرہ:۲۷۵)

۱۰۔ جادو کرنا (یا کرانا) خدا نے فرمایا ''جس نے ان (جادو) کی برائیوں کو خریدا، وہ آخرت میں بد نصیب ہے'' (سورۃ بقرہ:۱۰۲)

۱۱۔ زنا کرنا۔خدا نے فرمایا: ''قیامت کے دن اس کی سزا دوگنی کر دی جائے گی اور وہ ذلیل ہو کر جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔'' (فرقان:۶۹)

۱۲۔ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا۔خدا نے فرمایا: ''جو اپنی قسموں پر تھوڑی سی رقم لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں'' (القرآن آل عمران:۷۷)

۱۳۔ خیانت کرنا۔خدا نے فرمایا ''جو خیانت کرے گا وہ اس چیز کو لے کر آئے گا جو اس نے خیانت سے ماری ہوگی۔'' (آل عمران:۱۶۱)

۱۴۔ زکوۃ نہ دینا خدا نے فرمایا: ''اس کے سونے چاندی سے ان کی پیشانیاں اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔'' (توبہ:۳۵)

۱۵۔ جھوٹی گواہی دینا یا سچی گواہی کا چھپانا۔خدا نے فرمایا: ''جس نے اس کو چھپایا اس کا دل گناہگار ہوا۔'' (بقرہ:۲۸۳)

۱۶۔ شراب پینا۔خدا نے اس کو بت پرستی کے برابر قرار دیا ہے۔

۱۷۔ جان بوجھ کر نماز نہ پڑھنا۔رسول خدا نے فرمایا جو جان بوجھ کر نماز نہ پڑھے گا تو اللہ اس کا ذمہ دار ہے نہ اللہ کا رسول (الحدیث)

۱۸۔ عہد کر کے توڑ دینا

۱۹۔ رشتہ داروں سے تعلق توڑ لینا۔خدا نے فرمایا ''یہی ہیں جن کے لیے لعنت ہے۔'' (رعد:۲۵)

قطع رحم یعنی عزیزوں رشتہ داروں سے تعلقات ختم کر دینا۔خدا نے فرمایا ''یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے لعنتیں ہیں اور ان کے لیے آخرت میں خرابی ہی خرابی ہے۔'' (القرآن سورہ رعد:۲۵)

(امام جعفر صادقؑ)

امام جعفر صادقؑ کی زبان سے یہ تفصیلات اور دلائل سن کر وقت کا سب سے بڑا مفتی اعظم عمرو بن عبید روتا چیختا یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ ''جو شخص اپنی رائے سے فتویٰ دے وہ ہلاک ہوا اور جو شخص آپ ائمہ اہلبیتؑ سے علم میں کا مقابلہ کرے وہ برباد ہوا۔''

حلال حرام سے افضل اور بہتر کوئی چیز نہیں ہے جس کا سوال کیا جائے

(امام جعفر صادقؑ) (کیونکہ یہ سوال وہی کرے گا جو خدا کی اطاعت کرنا چاہے گا اور خدا کی اطاعت کرنے سے بہتر کوئی چیز نہیں کیونکہ یہی مقصد تخلیق ہے اور تمام کامیابیوں کی چابی ہے)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

عالم اور عابد کا فرق

قیامت کے دن عابد سے کہا جائے گا کہ تم جنت میں جاؤ مگر عالم سے کہا جائے گا کہ تم ٹھہرو۔ تم نے جن جن لوگوں کو علم وادب سکھایا ہے (نیکی کا راستہ دکھایا ہے) ان کی شفاعت کرو۔ (اور ان کو اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ)۔ (امام صادقؑ)

خدا نے حضرت داؤدؑ کو وحی کی

کہ اپنے اور میرے درمیان ایسے عالم دین کو نہ رکھو جو دنیا پر عاشق ہو، کیونکہ وہ تم کو میری محبت کے راستے سے روک دے گا۔ (اور دنیا کی محبت میں گرفتار کر دے گا) ایسے دنیا پرست علماء میرے عاشق بندوں کو میرے راستے میں لوٹ لیتے ہیں۔ میری کم سے کم سزا یہ ہوگی کہ ایسے دنیا کے عاشق علماء کے دلوں سے اپنی محبت اور مناجاتوں (دعاؤں) کی لذت کو نکال دوں گا۔ (امام صادقؑ)

مکہ کا نام مکہ اس لیے رکھا گیا

۱۔ کہ لوگ کعبہ کے پاس آکر سیٹیاں بجاتے تھے جیسا کہ قرآن نے مشرکوں کے لیے کہا" ان (مشرکوں) کی نماز کعبہ کے نزدیک صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا ہے۔ (القرآن انفال: ۳۵)

(امام علی رضاؑ)

(عربی میں مکاء کے معنی سیٹی بجانا ہے۔ مکاء سے مکہ بن گیا)

۲۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کعبہ کے گرد اور اس کے اندر لوگوں کی بڑی بھیڑ ہوتی ہے۔ (امام صادقؑ)

۳۔ بیت اللہ کی جگہ کو بکہ کہتے ہیں کیونکہ یہاں آکر لوگ بکا کرتے ہیں (روتے ہیں) اور کعبہ کے علاوہ پوری آبادی کو مکہ کہتے ہیں۔ (امام جعفر صادقؑ)

کعبہ کو کعبہ اس لیے کہا گیا

کہ یہ چوکور ہے۔ امام سے پوچھا گیا کہ کعبہ اور بیت المعمور اور عرش چوکور کیوں ہیں، جو کعبہ کے محاذ

میں آسمان کعبہ کے مقابل ہیں؟ امام نے فرمایا اس لیے کہ جن کلمات پر اسلام کی بنیاد ہے وہ چار (۴) ہیں

۱۔ سبحان اللہ (یعنی اللہ ہر عیب سے پاک اور ہر کمال سے متصف ہے)

۲۔ الحمد للہ (یعنی تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں)

۳۔ لا الہ الا اللہ (کوئی لائق عبادت اور لائق غلامی نہیں سوا اللہ کے)

۴۔ واللہ اکبر (اور اللہ وہم وگمان میں آنے سے بھی بہت بلند ہے) (امام جعفر صادقؑ)

کعبہ کا نام بیت العتیق کیوں رکھا گیا؟

اس لیے کہ یہ گھر آزاد ہے، خدا کے سوا کوئی اس کا مالک نہیں (امام محمد باقرؑ) (عتیق کے معنی آزاد)

حج اور طواف کعبہ کیوں کیا جاتا ہے؟

(۱) جب خدا نے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول کرنے کا ارادہ فرمایا تو جبریل کو آدمؑ کے پاس بھیجا۔ جبریل نے آدمؑ سے کہا سلام علیکم یا آدمؑ۔ اے مصیبتوں پر صبر کرنے والے اور اپنی غلطی پر توبہ کرنے والے! آدم! مجھے اللہ نے تیرے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ تجھے سعی اور طواف کعبہ کا طریقہ سکھا دوں (تا کہ خدا تیری توبہ قبول کرلے) پھر جبریل نے ان کو طواف اور حج کا طریقہ سکھایا۔ (امام جعفر صادقؑ)

(۲) جب فرشتوں نے خدا پر اعتراض کیا کہ تو آدمؑ کو اپنا خلیفہ بنا رہا ہے۔ یہ تو زمین پر قتل وغارت کرے گا ہم تو تیری تسبیح کرتے ہیں۔ اس لیے ہم کو اپنا خلیفہ بنادے۔ تو خدا نے جواب دیا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اس جواب پر ملائکہ سمجھ گئے کہ خدا ہم سے ناراض ہوگیا ہے۔ انہوں نے عرش کے نیچے پناہ لی۔ اور عرش کا طواف کرنے لگے۔ اللہ نے ان کو حکم دیا کہ میرا ایک گھر بناؤ (جس کو بیت المعمور کہتے ہیں اور جو کعبہ کے مقابلہ پر ہے چوتھے آسمان پر) یہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے آتے ہیں۔ قیامت تک آتے رہیں گے۔ وہ سب اس گھر کا طواف کرتے ہیں۔

پھر خدا نے فرشتوں کے طواف کی وجہ سے وہ پردہ ہٹا دیا جو خدا اور فرشتوں کے درمیان ان کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

اعتراض کی وجہ سے ڈال دیا گیا تھا (یعنی ان کی خطا معاف کردی) پھر خدا نے آدمؑ کو حکم دیا کہ ایسا ہی میرا گھر زمین پر بناؤ تاکہ اسی طرح زمین پر بھی میری عبادت کی جائے۔ پھر کعبہ کا طواف واجب کیا (تاکہ آدم کی اولاد کے گناہ اس طواف کے ذریعہ معاف کردیئے جائیں) (امام جعفر صادقؑ)

(رحمت حق بہانمی جوید۔۔۔۔۔رحمت حق بہانہ میں جوید)

(یعنی خدا کی رحمت قیمت نہیں مانگتی۔۔۔۔خدا کی رحمت بہانہ ڈھونڈتی ہے)

میں گناہگار، سیہ کار، خطا کار مگر

کس کو بخشے تیری رحمت جو گناہگار نہ ہو؟)

حج کی مصلحت اور فلسفہ یہ ہے کہ

۱۔ مسلمان مشرق ومغرب سے آکر جمع ہوں۔

۲۔ ایک دوسرے کو پہچانیں۔

۳۔ تجارتی نفع حاصل کریں۔

۴۔ سواریاں چلانے والوں کو فائدہ ہو۔

۵۔ رسولؐ خدا کے آثار دیکھیں اور یاد رکھیں

۶۔ لوگوں کی توجہ خدا کی طرف ہو تاکہ ان کے گناہ معاف ہوں۔ (امام جعفر صادقؑ)

صفا کا صفا اور مروہ کا مروہ نام اس لیے پڑا

کہ حضرت آدمؑ کو خدا نے مصطفیٰ (پاک اور منتخب) کیا تھا۔ کیونکہ آدمؑ صفا کے پہاڑ پر اتارے گئے تھے اس لیے اس پہاڑ کا نام صفا ہو گیا۔ اور حوا عورت تھیں اور عورت کو عربی میں مروۃ کہتے ہیں کیونکہ دوسرے پہاڑ پر حوا اتریں اس لیے اس کا نام مروہ ماخوذ از مروۃ رکھا گیا۔

(امام جعفر صاقؑ)

خدا کو زمین پر سب سے زیادہ پسند سعی کی جگہ ہے

اس لیے سعی کرتے ہوئے ظالم جابر متکبر بھی ذلیل کر دیا جاتا ہے (کیونکہ دوڑنے میں ذلت ہے۔ اس لیے خدا کو سعی کی جگہ سے زیادہ کوئی جگہ عبادت کے لیے پسند نہیں تاکہ انسان کے اندر سے تکبر کے جراثیم نکل جائیں) (امام جعفر صادقؑ)

(معلوم ہوا خدا کو عاجزی انکساری سب سے زیادہ پسند ہے اور تکبر سب سے زیادہ ناپسند ہے۔)

منیٰ کو منیٰ کو اس لیے کہتے ہیں

کہ اس مقام پر جبریلؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا تھا کہ یہاں آپ جو تمنا خدا سے مانگنا چاہیں وہ مانگ لیں (قبول ہوگی) حضرت ابراہیمؑ نے تمنا کی کہ اللہ اسماعیلؑ کو ذبح کرانے کے بجائے دنبہ بھیج دے، جس کو اسماعیل کے بجائے ذبح کرنے کا حکم دے۔ ان کی یہ تمنا یہاں پر قبول ہوئی اس لیے منیٰ نام پڑ گیا۔ (منیٰ تمنا سے ماخوذ ہے۔ اس لیے منیٰ میں اپنی جو تمنائیں خدا سے مانگی جائیں گی وہ قبول ہوں گی (انشاءاللہ)

(امام علی رضاؑ)

عرفات کا نام عرفات اس لیے پڑا

کہ جبریلؑ نے حضرت آدمؑ کو عرفات میں لاکر زوال آفتاب کے وقت کہا کہ اے ابراہیمؑ! یہاں آپ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں اور حج کے ارکان کو پہچانیں۔ آدمؑ نے یہاں اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور حج کے طریقوں کو بھی پہچانا، اس لیے اس جگہ کا نامؑ عرفات پڑ گیا۔ (امام جعفر صادقؑ)

جانوروں کی قربانی کا سبب

(۱) یہ ہے کہ خدا نے چاہا کہ غریبوں کو گوشت کھانے کو ملے۔ ان کو آسانی اور خوشی حاصل ہو۔

(۲) نیز رسول خدا نے فرمایا کہ تم اپنی قربانی کے جانوروں کی خوب دیکھ بھال کرو اس لیے کہ صراط پر یہی تمہاری سواریاں ہوں گی۔ (امام علی رضاؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

حج کے بعد محمدؐ و آلِ محمدؐ کی زیارت اس لیے واجب ہے

کہ امام نے فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی حج کرے تو اس کو ہماری زیارت پر ختم کرے کیونکہ

۱۔ یہی حج کی تکمیل ہے۔

۲۔ نیز جناب رسولؐ خدا نے امام حسنؑ سے فرمایا کہ جو شخص میری زندگی میں یا میرے بعد میری یا تمہاری یا تمہارے باپ اور بھائی کی زیارت کرے گا، تو مجھ پر فرض ہوگا کہ میں قیامت میں اس سے ملاقات کروں اور اس کو اس کے گناہوں سے نجات دلاؤں۔ (امام صادقؑ از جناب رسولؐ)

ہماری زیارت کرنے کا وہی ثواب ہے جو رسولؐ خدا کی زیارت کرنے کا ثواب ہے۔

(امام جعفر صادقؑ)

رسولؐ خدا نے فرمایا جو حج کرے اور میری زیارت نہ کرے اس نے مجھ پر جفا کی۔ میں قیامت کے دن اس پر جفا کروں گا۔ جو میری زیارت کے لیے آئے گا میری شفاعت اس کے لیے لازمی ہوگی اور جس کے لیے میری شفاعت لازمی ہے اس کے لیے جنت لازمی ہے (جناب رسولؐ خدا) (کیونکہ خدا نے رسول کی شفاعت قبول کرنے کا وعدہ فرمالیا ہے)

مومن کی موت پر زمین و آسمان کے فرشتے روتے ہیں

زمین کا وہ ٹکڑا بھی روتا ہے جس پر وہ عبادت کرتا تھا۔ آسمان کے وہ دروازے روتے ہیں جن سے اس کا اچھا عمل اوپر جاتا تھا۔ اسلام میں ایسی دراڑ پڑ جاتی ہے جو بند نہیں ہوتی۔ کیونکہ تمام مومنین اسلام کا قلعہ ہیں جیسے کسی شہر کے چاروں طرف دیوار میں ہوں۔ (امام علی رضاؑ)

علیؑ رسولؐ خدا کے وصی اور خلیفہ ہیں

رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے پوچھا کہ بتاؤ موسیٰ کا وصی (خلیفہ) کون تھا؟ حضرت علیؑ نے فرمایا یوشع بن نونؑ۔ رسولؐ خدا نے فرمایا وہ اس لیے موسیٰؑ کے وصی تھے کہ وہ اس زمانے کے سب سے بہترین

انسان اور سب سے زیادہ عالم تھے پھر جناب رسول خدا نے فرمایا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اس زمانے میں علیؑ سب سے بہتر، سب سے افضل ہیں۔ اس لیے وہی میرے ولی عہد وصی اور وارث (خلیفہ) ہیں"

(جناب رسولؐ خدا)

حضرت فاطمہؑ بنت اسد کی وفات پر

رسولؐ خدا نے خود ان کو دفن کیا۔ اپنی قمیص کا کفن دیا۔ قبر میں اتر کر لیٹ گئے۔ لوگوں نے اس قدر اہتمام کا سبب پوچھا تو فرمایا "میرے بچپن میں ہی میرے بزرگ (ماں باپ) مر چکے تھے تو فاطمہ بنت اسد اور ابو طالب نے مجھے پالا پوسا۔ یہ دونوں ہر طرح مجھے آرام، وسعت، کشادگی اور آسائش دیتے۔ اپنی اولاد پر ہر معاملے میں مجھے ترجیح دیتے۔ اس لیے میں نے چاہا کہ خدا ان کی قبر کو وسیع اور کشادہ کر دے۔ (رسولؐ خدا)

دنیا کو دنیا اور قیامت کو قیامت کیوں کہتے ہیں؟

رسولؐ خدا سے پوچھا گیا تو فرمایا دنیا دنی (گھٹیا ادنیٰ معمولی) چیز ہے۔ اس لیے اس کو دنیا کہتے ہیں اور قیامت کو قیامت اس لیے کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ساری مخلوقات خدا کے سامنے حساب دینے کھڑی ہوگی۔ (قیام کے معنیٰ کھڑا ہونا) (جناب رسولؐ خدا)

شراب کو اس لیے حرام کیا

کہ شراب سے عقل اور سمجھ میں خرابی پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان خدا کا انکار کرتا ہے۔ رسولؐ کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ قتل ناحق، تہمت اور زنا کرتا ہے۔ حرام کاموں سے نہیں بچتا۔ اس لیے ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (امام موسیٰ کاظمؑ)

شراب پینا انسان کو اس حال کا بنا دیتا ہے کہ وہ نہ خدا کو پہچانتا ہے اور نہ یہ جانتا ہے، کہ اس کا پیدا کرنے والا، پالنے والا مالک کون ہے؟ (امام صادقؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

اگر کوئی مجبوری بھی ہوتب بھی شراب نہ پیو۔ اس لیے کہ اس سے سوائے برائی کے اور کسی چیز میں اضافہ نہ ہوگا۔ بلکہ شراب پینا مجبوراً بھی اس کو قتل کردے گا۔۔ اس لیے ایک قطرہ بھی نہ پیئے۔

(امام صادقؑ)

قتل کرنا اس لیے حرام ہے کہ

اس کے عام اور حلال ہونے میں مخلوق کی تباہی بربادی اور فنا ہے۔

۲۔ نظام چاہے سیاسی ہو یا معاشی تباہ ہو جاتا ہے

۳۔ خدا نے فرمایا کہ "جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ پھر اس پر اللہ کا غصہ و غضب ٹوٹے گا اس پر خدا کی لعنتیں برسیں گی۔ خدا نے اس کے لیے بہت بڑی سزا تیار کر رکھی ہے۔" (امام صادقؑ)

ماں باپ کی نافرمانی

اس لیے حرام ہے کہ اس کی وجہ سے

۱۔ انسان سے خدا کی اطاعت کی توفیقات چھین لی جاتی ہیں۔

۲۔ والدین کی عزت کرنے سے خارج ہو جاتا ہے۔

۳۔ یہ سخت کفران نعمت ہے (کیونکہ ماں باپ خدا کی بہت بڑی نعمت ہیں)

۴۔ انسان اس سے ناشکرا بن جاتا ہے

۵۔ یہ قتل نسل کا سبب بنتا ہے

۶۔ یہ قطع رحم ہے۔

۷۔ نتیجتاً والدین کی دلچسپی اولاد میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس لیے پھر وہ اولاد کی صحیح تربیت پر توجہ نہیں دیتے

۸۔ انجام یہ ہوتا ہے کہ اولاد نیکی کو چھوڑ دیتی ہے

۹۔ اس لیے والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ خدا والدین کے نافرمانوں کو بدبخت فرماتا ہے

(امام علی رضاؑ)

زنا کو خدا نے حرام اس لیے کیا ہے

کہ

۱۔ اس کی وجہ سے لوگ قتل کیے جاتے ہیں۔

۲۔ نسب ختم ہو جاتا ہے۔

۳۔ بچوں کی تربیت کا نظام ہی ختم ہو جاتا ہے۔

۴۔ میراث میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۵۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی خرابیاں ہیں۔ مثلاً دنیا میں انسان کی خوبصورتی اور رونق ختم ہو جاتی ہیں۔

۶۔ حلال رزق ملنا بند ہو جاتا ہے۔

۷۔ بہت جلد فنا کر دیا جاتا ہے۔

۸۔ خدا اس سے بہت سخت اور بدترین حساب لے گا۔

۹۔ خدا رحمان رحیم ہونے کے باوجود اس پر سخت غصہ ہوگا۔

۱۰۔ ہمیشہ ہمیشہ کی جہنم ہے۔ (حضرت علیؑ)

عورتوں اور خاص کر شوہردار عورتوں پر تہمت لگانا اس لیے حرام ہے

کہ

۱۔ اس سے نسب میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ میراث کا نظام باطل ہو جاتا ہے۔

۳۔ بھلائی ختم ہو جاتی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

۴۔اور بہت سی خرابیاں ہیں جو سب کی سب تباہی کی طرف لے جاتی ہیں۔ (امام علی رضاؑ)

جس نے ظلم کے ساتھ یتیم کا مال کھایا

گویا

ا۔اس نے اس کو قتل کرنے میں مدد کی۔کیونکہ یتیم کو اس مال کی سخت ضرورت تھی اس لیے جس نے اس کا مال کھایا گویا اس نے یتیم کو قتل کیا۔

۲۔اس کو فاقے کروائے۔

۳۔خدا نے اس کے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں سزاؤں کا وعدہ کیا ہے۔ (امام علی رضاؑ)

جانوروں میں جن کے کچلی کے دانت ہیں

اور چڑیوں میں جن کے نیچے دانت ہیں وہ حرام ہیں۔جو پرندے پر چلا کر اڑے اس کو کھاؤ اور جو پر پھیلا کر اڑے اس کو نہ کھاؤ۔خرگوش حرام ہے کیونکہ اس کے پنجے درندوں کی طرح کے ہیں اور اس کو عورتوں کی ماہواری کی طرح خون آتا ہے۔

سود اس لیے حرام ہے

کہ اگر اس کو حلال کیا جاتا تو لوگ تجارت (کام) کرنا چھوڑ دیں گے اور کیونکہ پھر ان کو کام کرنے کی کوئی ضرورت ہی باقی نہ رہے گی۔خدا نے سود حرام اسی لیے کیا تا کہ لوگ خرید وفروخت (تجارت) کی طرف مائل ہوں۔

۲۔دوسرے یہ کہ لوگ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کو اور احسان کرنے کو نہ چھوڑیں

۳۔سود میں مال کی بربادی ہے۔

۴۔اس لیے جب پوری طرح ثابت ہو جائے کہ یہ سود ہے، پھر سود لینا حرام ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سود لینے والا خدا کے حکم کو معمولی اور حقیر سمجھتا ہے۔اسی کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں اور یہ کفر کی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حدوں میں داخل ہے۔

۵۔سود نیکی احسان کو ختم کرتا ہے اور مال کو تباہ کرتا ہے۔

۶۔سود لینا ظلم ہے جس کا نتیجہ فنا ہے۔ (امام علی رضاؑ)

بد اخلاق کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی

اس لیے کہ وہ ایک گناہ سے نکلتے ہی دوسرے گناہ (کسی دوسری بد اخلاقی) میں داخل ہوتا رہتا ہے۔

(امام جعفر صادقؑ)

بیل اس لیے سر نہیں اٹھاتا

کہ وہ اللہ سے شرماتا ہے کیونکہ جب سے موسیٰ کی قوم نے خدا کو چھوڑ کر بیل پوجنا شروع کیا، بیل نے اپنا سر شرم سے جھکا لیا۔ (امام علی رضاؑ)

مکھی کو خدا نے اس لیے بھی پیدا کیا ہے

تا کہ وہ ظالموں جابروں منکروں کو ذلیل اور تنگ کرے۔ (امام جعفر صادقؑ)

صابر انسان کی تین نشانیاں ہیں

ا۔صابر وہ ہے جو سستی نہ کرے

۲۔کاموں سے اکتائے نہیں

۳۔خدا سے مشکل کاموں پر شکایت تک نہ کرے۔اس لیے کہ اگر وہ سستی کرتا ہے تو اللہ کی دی ہوئی قوت کا حق ادا نہیں کرتا۔اگر کام سے اکتاتا ہے تو خدا کی نعمت (کام اور روزگاری) کا کفر نعمت کرتا ہے (اس لیے کہ بے روزگاری خدا کا عذاب ہے اور روزگار خدا کی نعمت) اور خدا سے روزگار ملنے پر بھی شکایت کرنا اپنے رب کی نافرمانی (اور ناشکری) ہے۔ (رسول خداؐ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عورت مرد کو اس لیے چاہتی ہے

کہ عورت مرد سے پیدا ہوئی ہے۔ مرد کیونکہ زمین سے پیدا ہوا ہے اس لیے مرد کو زمین سے محبت ہوتی ہے۔ (امام صادقؑ)

نکاح پر گواہی اس لیے قرار دی گئی ہے

تا کہ میراث ثابت ہو سکے۔ (امام محمد باقرؑ)

مرد کے یہ کہنے پر کہ میری بیوی باکرہ نہیں ہے

شرعی سزا نہیں دی جائے گی کیونکہ بغیر مجامعت کے بھی عورت کی بکارت (پردہ) ختم ہو سکتا ہے (کھیل کود وغیرہ سے) (امام محمد باقرؑ)

مردوں پر مہر ادا کرنا اس لیے واجب ہے

ا۔ کہ عورت کے نان نفقہ کا ذمہ دار بھی مرد ہوتا ہے۔

۲۔ عورت نے اپنا نفس (جان) مرد کے حوالے کرتی ہے۔

۳۔ بہت سے حالات میں عورت نوکری اور تجارت نہیں کر سکتی۔ (مثلاً دوران حمل)

۴۔ نکاح بھی ایک قسم کی خرید و فروخت کا معاہدہ ہے۔ اور خرید و فروخت بغیر قیمت ادا کئے نہیں ہوتی۔ (امام رضاؑ)

اگر کوئی لڑکا لڑکی گھر میں ہو تو اس کے سامنے

مجامعت کا عمل نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے بچوں میں زنا کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (امام صادقؑ)

عورت کو ایک مرد کے نکاح میں ہوتے ہوئے دوسرا نکاح جائز نہیں

کیونکہ پھر بچے کی شناخت نہ ہو سکے گی کہ بچہ کس شوہر کا ہے؟ اس طرح میراث کا نظام ختم ہو جائے

گا۔ جب کہ اگر مرد ایک وقت میں چار نکاح بھی کر لے تو ساری کی ساری اولادیں اس کی ہی طرف منسوب ہوں گی۔ (امام علی رضاؑ)

زنا کے ثبوت کے لیے چار گواہ اس لیے ضروری ہیں

کہ شادی شدہ عورت مرد اگر زنا کریں تو ان کو سنگسار کیا جاتا ہے اور یہ بہت زیادہ سخت سزا ہے۔ یہ قتل بھی ہے۔ اس لیے زنا کے ثابت کرنے کے لیے چار چشم دید گواہ درکار ہیں۔ کیونکہ اس میں دو قتل کئے جاتے ہیں۔

۲۔ زنا ثابت ہونے پر بچے کا نسب اور میراث کا نظام باطل ہو جاتا ہے۔

۴۔ زنا ثابت ہونے پر مرد عورت دونوں پر حد جاری ہوتی ہے جبکہ قتل کی صورت میں صرف قاتل پر حد جاری ہوتی ہے۔ (اس لیے قتل پر دو اور زنا پر چار گواہ لازمی ہیں) (امام رضاؑ)

خدا اپنی سزاؤں کو اس لیے ٹال ٹال دیتا ہے

کہ فرماتا ہے کہ اگر زمین پر ا ایسے لوگ نہ ہوتے جو میرے جلال (شان و شوکت) اور غصے سے ڈرتے ہیں اور

۲۔ میری مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔

۳۔ اور سحری کے وقت مجھ سے معافیاں طلب کرتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ نہ ہوتے تو تو میں اپنا عذاب نازل کر چکا ہوتا۔ (امام موسیٰ کاظمؑ)

جب لوگ ایسے ایسے گناہ ایجاد کر لیتے ہیں

جو پہلے رائج نہ تھے تو خدا بھی ان لوگوں کو ایسی ایسی نئی نئی سزائیں دیتا ہے جن کو پہلے کے لوگ جانتے بھی نہ تھے (نئے گناہوں پر نئی نئی سزا۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی) (امام علی رضاؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

مومن ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں

اس لیے جائے گا کہ اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ رہے گا تو ہمیشہ ہمیشہ خدا کی اطاعت کرتا رہے گا اور کافر کی نیت یہ ہوتی ہے کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ رہے گا تو ہمیشہ ہمیشہ اللہ کی نافرمانی کرتا رہے گا۔ اس لیے مومن اپنی نیت کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیگا۔ خدا نے فرمایا ہر شخص اپنی شاکلہ (نیت) پر عمل کرتا ہے، (القرآن سورۃ بنی اسرائیل: ۸۴) امام نے فرمایا شاکلہ (طریقہ) سے مراد نیت ہے۔ (امام صادقؑ)

مومن کا نام مومن اس لیے رکھا گیا

کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس لیے مومن اللہ کی پناہ اور امان میں رہتا ہے (مومن کے معنی امن وامان میں ہونا) جو شخص کسی مومن کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات کہتا ہے یا اس کی کوئی حاجت پوری کرتا ہے یا اس کے دکھ درد کو دور کرتا ہے، تو اللہ کی رحمت اس کے سر پر منڈلاتی رہتی ہے اور اس کی حاجتیں پوری کرتی رہتی ہے۔

۲۔ مومن کو مومن اس لیے بھی کہتے ہیں کہ لوگ اپنی جان مال (عزت آبرو) کو اس کی طرف سے امن وامان میں سمجھتے ہیں (محفوظ سمجھتے ہیں) (رسولؐ خدا)

مسلمان وہ ہے

جس کے ہاتھ اور زبان سے سب سلامت (محفوظ) رہیں۔ (جناب رسولؐ خدا)

مہاجر وہ ہے

جو تمام برائیوں سے دوری اختیار کرلے، خاص طور پر وہ کام جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے۔

(جناب رسولؐ خدا)

جو شخص مومن کو ذلیل کرے

یا دھتکار دے، دھکے دے یا اس کے منہ پر طمانچہ مارے یا اس کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کرے جو اس کو ناپسند ہو، تو فرشتے اس پر لعنتیں بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ مومن کو راضی نہ کرلے اور اس کا حق ادا نہ کر دے۔ اس لیے کسی کے متعلق فیصلے کرنے میں جلدی نہ کرو

اگر تم کو اس کے مومن ہونے کا پتہ نہ ہو، تو بھی اس کے ساتھ نرمی کرو۔ اس لیے کہ جلدی کرنا شیطان کا اسلحہ ہے اور اللہ کو نرمی اور میانہ روی سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے۔

(جناب رسولؐ خدا)

خنّاس کو خنّاس اس لیے کہتے ہیں

کہ شیطان (ابلیس) انسان کے دل کو لقمہ بنالیتا ہے۔ (دل پر قبضہ جمالیتا ہے) لیکن جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو وہ دل کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اور بار بار پیچھے ہٹنے والے کو خنّاس کہتے ہیں۔

(جناب رسولؐ خدا)

قرض لینے سے اس لیے بچو

کہ اس کی وجہ سے

۱۔ دن میں ذلت

۲۔ اور رات میں فکر اور پریشانی ہوتی ہے۔

۳۔ اس کو دنیا میں بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔

۴۔ (اور اگر ادا نہ کیا تو) آخرت میں قرضہ ادا کرنا پڑتا ہے

۵۔ جب تک قرض ادا نہیں کرلیتا، انسان کی جان نہیں چھوٹتی بلکہ قرض کے بوجھ میں دبی رہتی ہے۔

(جناب رسولؐ خدا بروایت امام محمد باقرؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

گناہوں کا راز کیوں فاش ہو جاتا ہے

ہر بندے پر چالیس (۴۰) پردے پڑے ہیں۔

جب تک وہ چالیس گناہان کبیرہ نہیں کر لیتا اس کے پردے نہیں اٹھتے۔ ہر گناہ پر ایک پردہ اٹھتا ہے جب وہ چالیس گناہان کبیرہ کر لیتا ہے تو ۴۰ پردے اٹھ جاتے ہیں، پھر خدا فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کو اپنے پروں سے ڈھک لو۔ مگر جب بندہ کوئی گناہ نہیں چھوڑتا اور لوگ اس کے برے کاموں کی بھی تعریف کرنے لگتے ہیں تو فرشتے خدا سے کہتے ہیں کہ مالک یہ تو کوئی گناہ کرنا چھوڑتا ہی نہیں۔

اب تو ہم کو بھی اس کو چھپانے سے شرم آنے لگی ہے۔ تب خدا حکم دیتا ہے کہ تم اپنے بازو اس کے اوپر سے ہٹا لو۔ اب اگر وہ ہم اہلبیت کا دشمن نہیں ہوتا ہے، تو خدا آسمانوں کے پردے تو ہٹا دیتا ہے، مگر زمین کے پردے ڈالے رکھتا ہے۔ پھر جب فرشتے خداوند عالم سے کہتے ہیں کہ مالک یہ تو بالکل ہی بے پرواہ ہو چکا ہے۔ تو خدا فرماتا ہے کہ اگر مجھے اس کی کوئی پرواہ ہوتی تو میں تم سے ہرگز نہ کہتا کہ تم اس پر سے اپنے بازو (پر) ہٹا لو۔ (حضرت علیؑ)

غیبت کرنا زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے

کیونکہ جب زنا کرنے والا خدا سے توبہ کرتا ہے تو خدا اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے مگر جب غیبت کرنے والا توبہ کرتا ہے تو خدا اس وقت تک اس کی توبہ قبول نہیں کرتا جب تک وہ آدمی اس کو معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہوتی ہے۔ (جناب رسول خداؐ)

حضرت جعفر طیارؑ نے فرمایا

۱۔ میں نے کبھی کبھی شراب نہیں پی اس لیے کہ مجھے معلوم تھا کہ شراب پینے سے میری عقل ختم ہو جائے گی۔

۲۔ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اسلیے کہ جھوٹ سے مردانگی (بہادری) میں کمی آتی ہے

۳۔ میں نے کبھی زنا نہیں کیا اس لیے کہ میں جانتا تھا کہ اگر میں ایسا کروں گا تو میری (عورتوں کے ساتھ بھی) ایسا ہی کیا جائے گا

۴۔ میں نے بت کبھی نہیں پوجے اس لیے کہ وہ مجھے کوئی (فائدہ) نقصان نہیں پہنچا سکتے۔" رسول خداؐ نے یہ سن کر ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اللہ پر لازم ہے کہ تم کو دو بازو عطا کرے اور تم جنت میں جہاں چاہو اڑو فرشتوں کے ساتھ، خدا نے وحی کی ہے کہ میں جعفرؑ کا ان چاروں باتوں کی وجہ سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (بروایت امام محمد باقرؑ)

اپنے سے کم دولتمند کو دیکھو گے

تو خدا کی قسمت (تقسیم) پر قناعت کرو گے۔ نتیجتاً خدا سے زیادہ رزق ملنے کے مستحق بن جاؤ گے۔

(دنیا اور آخرت میں) اللہ کے وعدوں پر یقین کے ساتھ تھوڑا عمل کرنا بے یقینی کے ساتھ زیادہ عمل کرنے سے بہتر ہے۔

کوئی تقویٰ (برائی سے بچنا) اچھے اخلاق سے بہتر نہیں ہے۔

کوئی تھوڑا سا مال جو قناعت کے ساتھ ہو، سے زیادہ کوئی فائدہ پہنچانے والی چیز نہیں ہے۔

اور کوئی جہالت تکبر سے زیادہ نقصان دہ نہیں ہے۔

اللہ کا ہاتھ ان لوگوں کے سروں پر ہوتا ہے جن لوگوں کے احسانات اور بھلائیوں کا لوگ انکار کرتے ہیں۔ خدا رحمت کے ساتھ ان کے سروں پر اپنا ہاتھ پھیرتا ہے۔

ہم محمدؐ و آل محمدؐ کے احسانات کا کوئی شکریہ ادا نہیں کرتا۔ مومن بھی مکفر ہیں۔ کیونکہ ان کے احسانات کا بھی کوئی شکریہ ادا نہیں کرتا۔ (مکفر اس کو کہتے ہیں کہ جس کے احسانات اور بھلائیوں کا انکار کیا جائے۔ احسان نہ مانا جائے)

جو شخص خدا کی خوش کرنے کے لیے کام کرتا ہے اس کا ثواب دینا اللہ کی ذمہ داری ہے۔ اور جو شخص

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

لوگوں کو خوش کرنے کے لیے کوئی کام کرتا ہے تو اس کا ثواب دینا لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ اور ہر ریاکاری شرک ہے۔ (امام صادقؑ)

مومن کو اس کے گناہوں کی سزا جلدی مل جاتی ہے

کیونکہ خدا مومن کی بھلائی چاہتا ہے۔ اس لیے گناہ کرتے ہی اس کو سزا دے دیتا ہے۔ اس طرح اس کو معافی مانگنا یاد دلاتا ہے۔ خدا جس کی بھلائی (ہدایت اس کی ہٹ دھرمی اور ظلم کی وجہ سے) نہیں چاہتا اس کو اس کے گناہ پر جلد سزا نہیں دیتا۔ پھر وہ معافی مانگنا بھول کر گناہوں پر گناہ کرتا ہی چلا جاتا ہے۔ خدا فرماتا ہے ''ہم ان کو بہت آہستہ آہستہ اس طرح (جہنم میں) لے جائیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔'' (القرآن سورہ اعراف:۱۸۲) (امام جعفر صادقؑ) (پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی)

خدا نے گائے بھیڑ بکری اونٹ کی کثرت کی وجہ سے

ان کا کھانا حلال قرار دیا ہے۔ (امام علی رضاؑ)

(کیونکہ ان جانوروں کی نسلیں بہت تیزی سے بڑھتی ہیں)

میراث میں بیٹی کا حصہ بیٹے سے آدھا اس لیے رکھا گیا ہے

۱۔ عورت کی جب شادی ہوتی ہے تو وہ مہر لیتی ہے

۲۔ عورت مرد کی عیال ہے۔ یعنی مرد پر فرض ہے کہ اس کی تمام ضرورتیں پوری کرے۔ جب کہ عورت پر کسی کی ضروریات پوری کرنا فرض نہیں۔ اس لیے بیٹے کے حصے سے بیٹی کا حصہ آدھا رکھا گیا ہے۔ (امام علی رضاؑ)

دنوں، ساعتوں، پہاڑوں وغیرہ کو برا نہ کہو

کیونکہ

۱۔ یہ سب اللہ کے محکوم ہیں

۲۔ دوسرے یہ کہ یہ دن رات بار بار تم لوگوں پر ہی پلٹ پلٹ کر آئیں گے اور آتے ہی رہیں گے۔ (رسولؐ خدا)

اگر زمین پر کوئی خدا کا ولی (دوست) نہ ہوگا تو سب جہنم میں بھیج دیئے جائیں گے

شیاطین کہتے ہیں کہ ہماری بقا اور زندگی خدا کے اولیاء کی وجہ سے ہے۔ اس لیے شیطان اپنے کارندوں سے کہتا ہے کہ خدا کے اولیاء کو قتل نہ کرو۔ مگر جب کوئی خدا کا ولی پیدا ہوتا ہے تو ابلیس بری طرح چیختا ہے کہ اب یہ خدا کی طرف لوگوں کی ہدایت کرے گا۔ (مگر اپنے لشکر کو اس کو قتل کرنے سے روک دیتا ہے) (امام جعفر صادقؑ)

جو رسولؐ خدا کا ذکر کرے گا اس کی نیکیوں میں دس (۱۰) نیکیاں

لکھی جائیں گی۔ جس طرح جو خدا کا ذکر کرتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں کیونکہ خدا نے اپنے رسول کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ ساتھ کیا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

خدا کو معلوم ہے کہ مومن کے لیے گناہ کرنا اس کے تکبر سے بہتر ہے

کیونکہ اگر وہ بالکل گناہ نہ کرے گا تو اس میں تکبر (غرورِ زہد) پیدا ہو جائے گا۔ اور گناہ کرنا تکبر سے بہتر ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی مومن کبھی گناہ نہ کرتا۔ (امام جعفر صادقؑ)

(غرورِ زہد نے سمجھا دیا ہے ملاں کو   کہ مرد سادہ پہ اپنی زباں دراز کرے) (اقبالؔ)

ملک الموت کا کمال

خدا نے انسان کو پیدا کرنے کے لیے جبرئیلؑ سے زمین کی مٹی منگوائی تو زمین نے جبرئیلؑ سے کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ مجھ سے مٹی نہ لو۔ جبرئیلؑ نے واپس جا کر خدا سے کہا کہ زمین تو خدا کی پناہ مانگ رہی ہے۔ خدا نے اسرافیل سے مٹی لانے کو کہا، پھر میکائیل سے کہا، سب نے وہی جواب آ کر سنایا۔ آخر میں خدا نے ملک الموت کو بھیجا اب جو زمین نے خدا کی پناہ چاہی تو ملک الموت نے کہا کہ میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

بھی خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں بغیر تجھ سے مٹی لیے خدا کے پاس خالی ہاتھ نہ جاؤں گا۔ (اسی لیے خدا نے ملک الموت کو انسانوں کی روحیں زمین سے کھینچ لانے پر مقرر کردیا) (امام جعفر صادقؑ)

گناہوں کے فوری اثرات ونتائج

رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جب

۱۔ میرے بعد زنا عام ہوگا تو کثرت سے فوری اور اچانک موتیں ہوں گی۔

۲۔ جب ناپ تول میں کمی کی جائے گی تو قحط پڑے گا اور روزی کم ہوگی

۳۔ جب زکوۃ نہ دی جائے گی تو زمین سے زراعت اور معدنیات کی برکتیں روک لی جائیں گے

۴۔ جب خدا کے احکامات کا حق ادا نہ کیا جائے گا تو لوگ ظلم اور ظالم کا ساتھ دیں گے۔

۵۔ جب عہد اور وعدے توڑے جائیں گے تو خدا ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کردے گا۔

۶۔ جب رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کئے جائیں گے تو سارا مال بدمعاشوں کے ہاتھ آجائے گا۔

۷۔ جب اچھائیوں کی طرف نہیں بلایا جائے گا اور برائیوں سے نہیں روکا جائے گا اور ہم اہلبیتؑ کے اماموں جیسے اچھے لوگوں کی عملاً پیروی نہیں کی جائے گی تو اللہ بدترین لوگوں کو اس قوم پر مسلط کردے گا۔ پھر نیک لوگ دعائیں کریں گے تو بھی دعا قبول نہ ہوگی۔ (جناب رسولؐ خدا)

۸۔ وہ گناہ جو نعمتوں کو بدل (ختم) کردیتا ہے۔ وہ خدا رسولؐ سے بغاوت ہے۔

۹۔ وہ گناہ جن سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے وہ ناحق قتل ہے

۱۰۔ وہ گناہ جس سے خدا کا عذاب ٹوٹ پڑتا ہے وہ ظلم کرنا ہے (حق نہ ادا کرنا ہے)

۱۱۔ وہ گناہ جس سے انسان کا پردہ فاش ہوجاتا ہے وہ شراب پینا ہے

۱۲۔ وہ گناہ جس کی وجہ سے جلد فنا اور بربادی آتی ہے، وہ خون کے رشتہ داروں سے تعلقات توڑنا

اور ان کا حق نہ ادا کرنا ہے۔

۱۳۔ وہ گناہ جس سے دعائیں رد ہوجاتی ہیں وہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے۔

(امام جعفر صادقؑ)

حضرت آدمؑ کے اشعار کا ترجمہ

جب آدم زمین پر اترے اور یہاں کی فضا دیکھی اور پھر جب ان کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی کو قتل کردیا تو آدم نے یہ شعر کہے۔ ''زمین اور اس کے رہنے والے بدل گئے۔ زمین کا چہرہ غبار آلود ہوکر بد صورت ہوگیا۔ ہر مزیدار چیز کڑوی ہوگئی۔ خوبصورت چہرے مرجھا گئے''

ان شعروں کے جواب میں ابلیس نے دو شعر کہے

''تم زمین کے رہنے والوں کا ذکر چھوڑو۔ تمہارے لیے تو کھلی ہوئی جنت کی فضا بھی تنگ تھی۔ مگر وہاں تم لوگ میری مکاریوں سے بچے ہوئے تھے۔ اب یہاں میں تم کو نہ چھوڑوں گا، جب تک تم سے جنت کو نہ چھڑوادوں۔ اس لیے اگر خدا کی رحمت تمہارا ساتھ نہ دے تو تم میری مکاریوں سے بچ کر جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتے۔ (حضرت علیؑ)

(رحمت کا تیری امیدوار آیا ہوں　　منہ ڈھانپے کفن سے شرمسار آیا ہوں
چلنے نہ دیا بار گنہ نے پیدل　　اس واسطے کاندھوں پہ سوار آیا ہوں
میں گناہگار سیہ کار خطارکار مگر　　کس کو بخشے تیری رحمت جو گناہگار نہ ہو؟)

حضرت آدم کی جنت

(جس میں ان کا خدا کی اطاعت کا امتحان لیا گیا تھا)

دنیا کے باغوں میں سے ایک گھنا باغ (جنت) تھا۔ جس پر سورج چاند طلوع غروب ہوتے تھے۔ اگر وہ جنتِ خلد ہوتی تو آدم اس میں سے کبھی نکالے نہ جاتے۔ (امام جعفر صادقؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrilibrary.com

ناصبی شیعوں کا دشمن ہوتا ہے، آل محمدؑ کا نہیں

کوئی مسلمان ایسا نہیں ملے گا جو کہے کہ میں محمدؐ و آل محمدؑ سے دشمنی رکھتا ہوں۔ اصل میں ناصبی وہ ہوتا ہے جو تم شعیان علی کا دشمن ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ جانتا ہے کہ تم ہم (آل محمدؑ) سے محبت کرتے ہو۔

(امام جعفر صادقؑ)

ایسے ناصبی لوگ جب بھی نماز پڑھتے ہیں تو خدا ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے حق سے انکار کرتے ہیں اور ہماری باتوں کو جھوٹ سمجھتے ہیں۔ (امام رضاؑ)

دولت مند جو ہمارا دوست ہو اور رحمدل ہو، اپنے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو

اور مال اچھے کاموں پر خرچ کرتا ہو، خدا اس کا اجر اس کو دو مرتبہ دے گا۔ کیونکہ خدا نے خود فرمایا تمہارے مال اور تمہاری اولاد میں یہ صلاحیت اور طاقت نہیں ہے کہ وہ تم کو ہمارا مقرب (پسندیدہ) بنا سکیں۔ مگر ہاں جس نے خدا رسولؐ کو دل سے مانا اور نتیجتاً اچھے اچھے کام کیئے ان کے لیے ان کے کاموں پر دوہرا اجر ہے اور وہ لوگ جنت کے جھروکوں میں (امن و سکون سے) رہیں گے (سورہ سبا: ۳۷)

(امام جعفر صادقؑ)

خدا نے مومن سے عہد لیا ہے کہ لوگ اس کی بات قبول نہ کریں گے

اس کے سچ کو بھی جھوٹ سمجھا جائے گا۔ وہ اپنے دشمن سے انصاف نہیں پائے گا۔ اس لیے مومن کا غم اور غصہ کبھی ٹھنڈا نہ ہوگا جب تک وہ اچھی طرح ذلیل نہ کر دیا جائے۔ مومن کے، منہ کو لگام دے گی گئی ہے۔

(امام جعفر صادقؑ)

(نوٹ: یہ مومن کا امتحان ہے جس پر اس کو بے حد و بے حساب اجر دیا جائے گا۔ جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے۔

نوٹ: خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ ہم صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر عطا کریں گے

نیز قرآن میں صبر کرنے والوں کے لیے فرمایا گیا ہے" ان لوگوں پر اللہ کے درود (خاص الخاص انعامات ہیں، خدا کی خاص رحمتیں ہیں، اور لوگ ہدایت یافتہ ہیں) (القرآن)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented By: https://jafrililibrary.com

اسی مصنف کے قلم سے

١۔ قرآن مبین: قرآن مجید کا آسان ترین واضح اردو ترجمہ
٢۔ خلاصۃ التفاسیر: مختلف مکاتب فکر کی تفاسیر کا خلاصہ با تفسیر اہل بیتؑ (٣٠ جلد)
٣۔ اصول کافی کا منتخب آسان ترین ترجمہ (اردو، انگریزی)
٤۔ روح قرآن: قرآن مجید کے موضوعات کا خلاصہ
٥۔ روح اور موت کی حقیقت
٦۔ کلامِ شاہ بھٹائی: اردو ترجمہ کا انتخاب اور ترتیب
٧۔ قرآن مجید کا لفظی انگریزی ترجمہ
٨۔ شیعہ عقائد و اعمال کا تعارف سنی کتابوں سے (اتحاد بین المسلمین کی ایک عملی کوشش)
٩۔ قرآن مجید کے (٣٠) اہم ترین سورتوں کی تفسیر
١٠۔ قرآن مجید کے سو (١٠٠) موضوعات کی تفسیر موضوعی
١١۔ اثبات و معرفتِ خدا (جدید علوم کی روشنی میں)
١٢۔ ائمہ اہلبیتؑ کی معرفت اہلسنت کی کتابوں سے
١٣۔ حضرت امام مہدیؑ کی معرفت اور ہماری ذمہ داریاں
١٤۔ انتخاب صواعق محرقہ (ولایت علیؑ ابن ابی طالب)
١٥۔ اصول دین (تفسیر موضوعی)

اکیڈمی آف قرآنک اسٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ
B-285 بلاک 13 فیڈرل بی ایریا، کراچی فون 6364519

Presented By: https://jafrililibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/